THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Friday, the June 3, 2022
(318th Session)
Volume II, No. 07
(Nos. 01-17)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume II	SP.II(07)/2022
No.07	15

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 2
2. Questions and Answers 4
3. Leave of Absence 76
4. Presentation of Report of the Standing Committee on Maritime Affairs regarding details of Gwadar Port Development Plan 77
5. Presentation of Report of the Standing Committee on Power regarding increase in fuel price adjustment on electricity bills 77
6. Presentation of Report of the Standing Committee on Commerce regarding the number of delegations that visited abroad for promotion of trade during last three years 78
7. Presentation of Report of the Standing Committee on Rules of Procedure and Privileges regarding the breach of privilege by CDA on account of non-compliance to the directions of the Senate Standing Committee on Interior 78
8. Presentation of Report of the Standing Committee on Human Rights regarding The National Commission on the Rights of Child (Amendment) Bill, 2022 79
9. Presentation of Report of the Standing Committee on National Health Services, Regulations and Coordination regarding non-implementation of quota in medical colleges for the students of Balochistan and erstwhile FATA 79
10. Presentation of Report of the Standing Committee on National Health Services, Regulations and Coordination regarding steps taken by the Government to substantially increase the number of seats in the medical colleges for the students of erstwhile FATA 80
11. Presentation of Report of the Standing Committee on National Health Services, Regulations and Coordination regarding observance of hunger strike by the students in Balochistan 81
12. Presentation of Report of the Standing Committee on Federal Education and Professional Training, National Heritage and Culture regarding The Smart University of Sciences and Technology Bill, 2022 81
13. Discussion on the Adjournment Motion regarding the unprecedented increase in fuel prices and other utilities by the Government 83
    - Senator Kamil Ali Agha 83
    - Senator Shaukat Fayyaz Ahmed Tareen 88
    - Senator Mushtaq Ahmed 94
    - Dr. Aisha Ghaus Pasha, MoS for Finance and Revenue 97
    - Senator Engineer Rukhsana Zuberi 102

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES
Friday, the June 3, 2022

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at thirty minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Muhammad Sadiq Sanjrani) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ۝ وَّاَنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ ۭ وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ۝

ترجمہ: یہ قرآن وہ رستہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھا ہے اور مومنوں کو جو نیک عمل کرتے ہیں، بشارت دیتا ہے کہ ان کے لیے اجرِ عظیم ہے۔ اور یہ بھی (بتاتا ہے) کہ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے لیے اللہ نے دکھ دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور انسان جس طرح (جلدی سے) بھلائی مانگتا ہے، اسی طرح برائی بھی مانگتا ہے۔ اور انسان جلد باز (پیدا ہوا) ہے۔

(سورہ بنی اسرائیل، آیات ۹ تا ۱۱)

Mr. Chairman: Thank you. Question Hour.

(Interruption)

Mr. Chairman: Sir, Question Hour. Leader of the Opposition.

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم (قائد حزب اختلاف): جناب! کل رات پاکستان کے عوام پر پٹرول، بجلی کی صورت میں جو شب خون مارا گیا ہے، پوری قوم سراپا احتجاج ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ براہ مہربانی ہمارے Adjournment Motion کو لیں۔۔۔۔

جناب چیئرمین: کتنے دن Adjournment Motion لیں؟ ہر دن Adjournment Motions ہی چل رہے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب! اس وقت کوئی business House میں نہیں ہو سکتی، یہ پاکستان کے عوام کے حقوق کا مسئلہ ہے۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین: میری عرض سن لیں۔ میں Question Hour اور پانچ منٹ کے business کے بعد اس پر دونوں اطراف سے بحث کراتا ہوں۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: میری گزارش ہے کہ اس پر بعد میں بحث کرائیں گے۔ اس طرح پھر بات لمبی ہو جائے گی۔ میں بتادوں کہ پانچ پانچ منٹ سے زیادہ وقت بھی نہیں دوں گا تاکہ سب کو وقت مل سکے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، بالکل ہو گی، آپ کو پورے دو گھنٹے دیں گے، جب تک آپ نہیں کہیں گے، جائیں گے نہیں۔

(اس موقع پر اپوزیشن اراکین نے ایوان سے واک آؤٹ کیا)

جناب چیئرمین: وزیر برائے خوراک زراعت ملک سے باہر ہیں، اس لیے ان سوالات کو defer کر دیں۔ میڈم شازیہ صاحبہ بھی موجود نہیں ہیں، ان کا بھی defer کر دیں۔ وہ اندرون سندھ چلی گئی ہیں۔ اعوان صاحب! جاکر اپوزیشن کو مناکر لے آئیں۔ تارڑ صاحب! آپ لے کر آرہے ہیں، ٹھیک ہے۔ Question Hour.

Questions and Answers

جناب چیئرمین: سوال نمبر۵۱، سینیٹر ڈاکٹر زرقا سہروردی تیمور

*Question No. 51 Senator Dr. Zarqa Suharwardy Taimur:

Will the Minister for Overseas Pakistanis and Human Resource Development be pleased to state:

(a) whether it is a fact that Pakistan is signatory to ILO Convention 29 on bonded labour, if so;

(b) what obligations are binding upon the signatories under P29 of Protocol 2014?

Mr. Sajid Hussain Turi: (a) ILO Convention No. 29 relates to Forced labour and Pakistan ratified ILO Convention-029-Forced Labour Convention,1930 (No. 29) in 1957.

(b) Government of Pakistan has not ratified the P-29, Protocol of 2014 to the Forced Labour Convention, 1930 which was adopted by the international Labour Conference in 2014. The Protocol is in fact extension of the main ILO Convention- C-029-Forced Labour Convention, 1930 (No. 29).

The protocol obligates states parties to provide protection and appropriate remedies, including compensation, to victims of forced labour and to sanction the perpetrators of forced labour. It also obligates states parties to develop a national policy and plan of action for the effective and sustained suppression of forced or compulsory labour.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر ڈاکٹر زرقا سہروردی تیمور: جناب! ضمنی سوال یہ ہے کہ ILO کی protocols کو ہم ratify کرتے ہیں، migrant workers اور ہر قسم کے workers سے ہماری بات

ہوتی ہے۔ Human trafficking میں بھی ایک worker استعمال ہوتا ہے، ہمارے ملک سے بچیوں کو لے کر جایا جاتا ہے۔ ہماری حکومت ان لوگوں کو جن کو human trafficking میں استعمال کیا جاتا ہے، کیا protection دیتی ہے؟ They are our migrated workers, they come back to Pakistan تو اس قسم کے workers کو ہم کیا protection دے سکتے ہیں؟

Mr. Chairman: Honourable Minister of State for Law.

سینیٹر شہادت اعوان (وزیر مملکت برائے قانون): السلام علیکم، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب! سب سے پہلے یہ کہ ایک general question کیا گیا، ڈاکٹر صاحبہ نے یہ دیکھا ہوگا کہ آئین پاکستان Article 11 (3) forced labour کو prohibit کرتا ہے، پہلی بات تو آئین میں ہے۔ اس کے علاوہ جتنی بھی bounded labour ہے، اس کی abolition کے لیے Act, 1992 ہے جس کے..... Rules 90, 95

Mr. Chairman: Welcome Naek Sahib. Yes.

سینیٹر شہادت اعوان: جناب! اس کے علاوہ زراعت میں، بھٹوں پر اور مختلف جگہوں میں forced labour کے حوالے سے پاکستان پوری ایشیا میں واحد ملک ہے جس میں سب سے زیادہ قوانین ہیں۔ Human trafficking کے حوالے سے ہمارے پاس ایک ہی law ہے جو کہ FIA کا scheduled offence ہے۔ ہمارے پاس بہت زیادہ قوانین ہیں، ہم اس کو cater کر رہے ہیں۔ اگر کہیں کوئی کمی ہو تو ڈاکٹر صاحبہ ہمیں point out کریں گی، ہم اس کو بھی دیکھیں گے۔

جناب چیئرمین: سواتی صاحب، ضمنی سوال پوچھیں۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب! وزیر مملکت برائے قانون "سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے"، کیا کریں گے۔۔۔۔

جناب چیئرمین: اس وقت چار وزراء بیٹھے ہیں۔ تارڑ صاحب وزیر بھی ہیں۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب! کیا وزیر صاحب یہ بتانا پسند کریں گے، میں ان سے پوچھتا ہوں مگر تھوڑی سی جھجک آتی ہے کہ ہماری قومی پالیسی کیا ہے اور اس بارے میں plan of action کیا ہے؟

Mr. Chairman: Honourable Minister of State for Law.

سینیٹر شہادت اعوان: جناب! میری گزارش یہ ہوگی کہ چونکہ سواتی صاحب خود ساڑھے تین سال کی پچھلی حکومت میں وزیر رہے ہیں۔ ہر وزیر کو پتا ہونا چاہیے کہ حکومت کی پالیسی کیا ہے۔ ہم نے تیس، پینتیس دنوں میں ان کی کسی پالیسی کو review نہیں کیا، ابھی تو ہم اس کو study کر رہے ہیں۔ انہوں نے کوئی ایسی چیز point out نہیں کی، جہاں انہوں نے کوئی خامیاں چھوڑی ہیں، ہم ان کو دیکھیں گے اور cater کریں گے۔ یقین کریں کہ اس ملک کے لیے جس چیز کی ضرورت ہوگی، ہم بہت سے دوست متحد ہیں، ان شاء اللہ تعالیٰ ہم ملکی مفاد میں بہتر کام کریں گے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی محترمہ سینیٹر رخسانہ زبیری صاحبہ، ضمنی سوال کریں۔

سینیٹر انجینیئر رخسانہ زبیری: جناب چیئرمین! شہادت اعوان صاحب پہلے بھی legislation کے حوالے سے ایوان میں lead کر رہے ہیں، اب ماشاء اللہ وزیر ہیں۔ ہم یہ چاہیں گے کہ جب یہ review کر رہے ہوں، ہم بہت زیادہ legislation میں پھنس چکے ہیں، there is a lot of legislation جس پر عمل نہیں ہو رہا ہے۔ Human trafficking کی بات ہوئی، ہماری خواتین جو دارالامان وغیرہ میں ہیں، they are not protected, there have been cases جہاں پر ان کی Superintendent نے آ کر کہا کہ بہت سے مسائل ہیں، forced marriages ہو رہی ہیں اور کیا کیا ہو رہا ہے۔ اسی طرح جو خواتین جیل میں ہیں، they suffer, یہ وہ خواتین ہیں جو Government custody میں ہیں، حکومت کی protection میں ہیں، وہاں بھی وہ محفوظ نہیں ہیں۔ So something has to be done, looked after them as human beings and as citizens of this country. They should get their rights.

جناب چیئرمین: آپ اپنی Minister Sahib suggestions کو دے دیں، noteتو کر لیے ہوں گے۔ جی وزیر صاحب بتائیں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: (قائد ایوان): جناب والا! یہ ایک provincial subject ہے لیکن as a Pakistani ہم یہ سمجھیں گے کہ جہاں پر بھی ہماری جیلیں ہیں کیونکہ ہماری خواتین judicial custody میں ہیں، میں نہیں سمجھتا کہ اس قسم کی کبھی کوئی complaint ہوئی ہے۔ Professional Training, National Heritage and Culture اور جہاں تک دارالامان کی بات ہے social welfare departments چاروں صوبوں میں اس کو دیکھتے ہیں۔ خواتین ہمارے معاشرے کا 40% حصہ ہیں۔ ہمارے دلوں میں ان کی عزت ہے۔ ہماری مائیں، بہنیں، بیٹیاں ہیں، میں سمجھتا ہوں ان کے لیے کافی قوانین بھی ہیں۔ صوبوں کا یہ حق بنتا ہے کہ ہم ان کی proper care کریں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ہمارا یہ دینی فرض بھی بنتا ہے ہم اس پر توجہ دے رہے ہیں۔ مزید اس کی دیکھ بھال کریں گے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر حاجی ہدایت اللہ خان صاحب۔

*Question No. 62 Senator Fawzia Arshad:

Will the Minister for Federal Education, Professional Training, National Heritage and Culture be pleased to state the details of Deeni Madaris being registered with the Ministry of Federal Education and Professional Training, indicating implements (if any)?

Rana Tanveer Hussain: 11500 Madaris has been registed so far.

جناب چیئرمین: سپلیمنٹری۔

سینیٹر ہدایت اللہ خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین! میں نے محترم وزیر صاحب سے سوال پوچھا تھا اس کا جواب نہیں دیا گیا بلکہ SOPs بیان کر دیئے گئے ہیں۔ دراصل سوال یہ تھا کہ COVID کی منفی رپورٹ آنے کے پانچ دن کے بعد ٹیچرز کو ڈیوٹی پر بلایا گیا جس سے تمام بچوں کی زندگیوں کو خطرات لاحق ہوئے ہیں۔ بتایا جائے کہ اس کے بعد کتنے بچوں کے positive case report کئے گئے ہیں اس کا جواب نہیں دیا گیا۔

جناب چیئرمین: وزیر برائے تعلیم۔ جی رانا صاحب۔

رانا تنویر حسین: شکریہ جناب چیئرمین! معزز سینیٹر نے جو بات کی ہے میرے خیال میں وہ clarity کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ شاید وہ confused ہو رہے ہیں۔ Negative آنے کے بعد نہیں positive آنے کے بعد پانچ دنوں کی بات ہے جو انہوں نے پوچھا ہے۔ وہ negative کہہ گئے کہ negative آنے کے بعد پانچ دن انہوں نے کوئی ڈیوٹی دی ہے۔ پانچ دن کے بعد جب positive آیا ہے یہ asymptomatic کے متعلق فارمولا ہے جو health advisory میں لکھا ہوا ہے۔ اگر مریض asymptomatic ہے اور positive ہے تو پانچ دن میں اس کو کوئی ایسے symptom نہیں آتے، بخار نہیں ہوتا تو اس کو آپ ڈیوٹی پر بلا سکتے ہیں لیکن وہ ساری پابندیاں کرے گا ماسک پہنے گا، sanitizer استعمال کرے گا۔ ہم نے جب یہ کیا تو اس کے بعد کسی بھی بچے کی کوئی ہمیں شکایت نہیں ملی کہ کس وجہ سے ہوا ہے۔ باقی اگر کوئی positive ایسا ہے جس کو symptoms ہیں، بخار ہے، زکام ہے، کھانسی ہے اس کا رزلٹ منفی آنے تک ڈیوٹی نہیں دی جاتی۔

جناب چیئرمین: سینیٹر فدا صاحب سپلیمنٹری۔

سینیٹر فدا محمد: شکریہ، کیا وزیر صاحب یہ بتا سکتے ہیں کہ وفاق میں جتنے مدرسے ہیں ان کے حوالے سے کیا تدابیر اختیار کیے گئے ہیں اور کیا طریقہ کار ہے؟

جناب چیئرمین: جی وزیر برائے تعلیم۔

رانا تنویر حسین: جناب والا! آپ پورا بتائیں Professional Training, National Heritage and Culture.

جناب چیئرمین: اب میں پورا بتاؤں گا Professional Training, National Heritage and Culture

رانا تنویر حسین: آپ میری domain کو کم کر رہے ہیں۔ شکریہ، جو انہوں نے بات کی ہے اس وقت تو relevant نہیں ہے لیکن میں بتانا چاہتا ہوں جتنے بھی ہمارے تعلیمی ادارے ہیں، سکول ہیں اس میں strictly ہم نے وزارت صحت کی طرف سے جو advisory آتی رہی کووڈ کے متعلق وہ ہم نے strictly implement کی ہے۔ بچوں کے متعلق، ٹیچروں کے متعلق اور اس کا جو ماحول تھا، جب بند کرنے پڑے ہم نے بند کر دیئے، جب جزوی بند کرنا پڑا، تعداد کم

کرنی پڑی وہ ہم نے 50% کر دی۔ وہ سب اقدامات ہم نے کئے ہیں کیونکہ COVIDکا وقت تھا وہ over all پاکستان میں اچھا رہا ہے۔ خاص طور پر ہمارے اداروں میں کوئی ایسی صورتحال پیش نہیں آئی جس سے ہمیں پریشانی ہو۔

جناب چیئرمین: سینیٹر زرقا صاحبہ۔

سینیٹر زرقا سہروردی تیمور: جناب چیئرمین! میرا سوال نہیں ہے، comments ہے ہمارے وزیر مملکت شہادت اعوان صاحب نے فرمایا کہ خواتین چالیس فیصد ہیں۔ وزیر صاحب you are a lawyer

جناب چیئرمین: سپلیمنٹری سوال کوئی اور ہو گیا ہے۔

سینیٹر زرقا سہروردی تیمور: جناب چیئرمین! this is very, very importantانہوں نے خواتین کی آبادی کو چالیس فیصد بنا دیا۔ پہلے 52 سے 48 فیصد کر دیا۔

جناب چیئرمین: شکریہ، سینیٹر رانا مقبول صاحب۔

سینیٹر رانا مقبول احمد: جناب والا! وزیر تعلیم صاحب کی یہاں پر موجودگی کو غنیمت سمجھتے ہوئے ان کے پاس feedback تو ہوگا بہت زیادہ لوگ ابھی بھی ماسک لگاتے ہیں، بچے بھی لگاتے ہیں تو کیا Healthوالوں نے آپ کو اچھی طرح brief کر دیا ہے کہ اب بھی اس کی ضرورت ہے، ابھی بھی کوئی apprehension ہیں کہ یہ دوبارہ آسکتا ہے۔

جناب چیئرمین: ویسے تو یہ Healthوالوں کا سوال ہے لیکن پھر بھی رانا صاحب پرانے سیاست دان ہیں، ہر منسٹری کو جانتے ہیں۔ اتنی لمبی ان کی منسٹری کا نام ہے۔ جی رانا صاحب

رانا تنویر حسین: آپ نے صحیح کہا کہ میرے منسٹری کے متعلق سوال نہیں ہے کیونکہ رانا نے پوچھا، رانا نے رانا سے پوچھا تو میں جواب دوں گا۔ ماسک اس وقت mandatory نہیں ہے لیکن اگر کوئی پہننا چاہے، precautionary measures لینا چاہے لوگ لیتے ہیں، پہنتے ہیں بلکہ دنیا میں کافی ملکوں نے کہہ دیا بے شک نہ پہنیں۔ اچھی بات ہے، crowd میں پہننا چاہیے، ماسک پہننا mandatory نہیں لیکن ہم کوشش کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: مزاری صاحب نے پہنا ہے۔

رانا تنویر حسین: میں بھی پہن کر آیا تھا لیکن وہ راستے میں گر گیا ہے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر بہرہ مند تنگی۔

*Question No. 55 Senator Bahramand Khan Tangi:

Will the Minister for Communications be pleased state whether it is a fact that the Peshawar-Islamabad Motorway (M-I) is in dilapidated condition at a number of places, if so, the steps taken / being taken by the Government for rehabilitation of the same?

Mr. Asad Mahmood: National Highway Authority (NHA) has launched certain Periodic Maintenance Schemes to attend and rectify the pavement of Islamabad-Peshawar Motorway M-1. The year; AMP wise detail is attached at Annex-A.

In this regard, it is stated that some of the contractors are at the stage of award or mobilization and some contractors didn't executed the work and went into default.

NHA has terminated the contracts but the contractor has entered into litigation and obtained standing orders, however, NHA has been engaging in fresh procurement and to initiate the maintenance activities to these locations.

NATIONAL HIGHWAY AUTHORITY
Office of the General Manager (Maint.) M-1
Brahma Bahtar

Annex-A

Sr.	Contract No.	Location	Contractor	Status
AMP 2018~19				
1.	PM-2018-19-M1-01	Km 460~505 (NBC & SBC)	M/s Hilton Const. & Engineers	Due to the default of contractor, Contract has been terminated on the recommendation of The Engineer.
2.	PM-2018-19-M1-02	Km 387~406, Km 454~460 (NBC) & Km 386~416, Km 454~460 (SBC)	M/s Nauman Construction Co.	Due to the default of contractor, Contract has been terminated on the recommendation of The Engineer.
3.	PM-2018-19-M1-03	Km 350~380 & Km 350~369 (NBC & SBC)	M/s Nauman Construction Co.	Due to the default of contractor, Contract has been terminated on the recommendation of The Engineer.
AMP 2019~20				
1.	PM-2019-20-M1-02	Km 377+500~421 (NBC & SBC), Km 421~432+400 (NBC & SBC) & Km 433+300~460 (NBC & SBC)	M/s Nauman Construction Co.	Due to expiry of Bid Validity, the procurement process could not be completed, therefore contract will be re-tendered.
AMP 2020~21				
1.	PS-M1-20-3001	Km 420~460 (NBC & SBC)	-	Forwarded to NHEB for approval.
2.	PS-M1-20-3002	Km 460~505 (NBC & SBC)	-	Forwarded to NHEB for approval.

جناب چیئرمین: سپلیمنٹری۔ اس کا جواب اعوان صاحب آپ دیں گے۔ اعوان صاحب بالکل تیار ہیں۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: میرا سوال rehabilitation کے بارے میں تھا۔ جو جواب دیا گیا ہے I am not satisfied اس لیے کہ اس نے کچھ default کی بات ہے۔ کچھ کنٹریکٹر کے بارے میں کہا ہے کہ ابھی یہ process میں ہے۔ وزیر صاحب یہ بتائیں کہ اس کی completion کب ہو گی۔ جو کنٹریکٹر default میں ہیں ان کے نام کیا ہیں ان کو بلیک لسٹ کیا ہے یا نہیں۔

جناب چیئرمین: وزیر مملکت برائے قانون۔

سینیٹر شہادت اعوان: جناب والا! میرے معزز سینیٹر تنگی صاحب نے جو سوال پوچھا ہے، اس میں جو سڑکوں کی صورت حال کے بارے میں پوچھا ہے کہ کیا ہے، کیا نہیں۔NHA کی سڑکوں کے بارے میں ان کا سوال تھا۔ یہ سوال فروری میں پوچھا گیا تھا۔ گزشتہ 2019, 2020, 2021 کی کارکردگی کے بارے میں انہوں نے پوچھا تھا۔ اس میں ہم نے ان کو بتایا ہے جو کنٹریکٹر ہیں جن کو کنٹریکٹ دیا گیا تھا وہ اس معیار پر پورے نہیں اترے۔ ہم نے ان کے خلاف ایکشن لیا وہ litigationمیں چلے گئے۔ عدالتوں میں litigation pending ہے لیکن اس کے باوجود جہاں پر ممکن ہوا ہم نے ٹینڈر کیا ہے۔ میں ان کو یقین دہانی کرواتا ہوں ان شاء اللہ تعالیٰ اس سال میں آنے والے بجٹ میں اس قسم کی صورت حال جہاں جہاں کچھ کمی بیشی رہ گئی ہو اس کو ان شاء اللہ پورا کریں گے۔ میرے خیال میں تنگی صاحب روزانہ سفر کرتے ہیں یہ جاتے ہیں اور وہاں سے دوسرے دن واپس آتے ہیں۔ ان کو سڑکوں کا بہتر طور پر اندازہ ہے۔ ہم نے چارٹ دے دیا ہے اس میں جتنی بھی سڑکیں تھیں ان کا ہم نے اسلام آباد پشاور کا، M-1 کا سسٹم منسلک کر دیا ہے۔ میں ان کو یقین دہانی کرواتا ہوں کہ حکومت اس پر توجہ دے گی اور یہ مسئلہ حل ہوگا۔

جناب چیئرمین: بہرہ مند تنگی صاحب کہتے ہیں ایک اور سپلیمنٹری۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب والا! میرا سوال یہ تھا کہ جس کنٹریکٹر کو ہم نے rehabilitation کے لئے award کیا ہے ان کو default کیا ہے یا نہیں۔ اس کے بارے میں ہمیں بتائیں، ابھی جو process میں ہے، کب تک مکمل ہوگا۔ میں ابھی کل آیا تھا اور شام کو واپس چلا گیا، ابھی صبح آیا ہوں، ابھی شام کو واپس جاؤں گا۔

I know everything about the....

جناب چیئرمین: آپ اتنی traveling کیوں کرتے ہیں؟ آپ کی صحت کے لیے ٹھیک نہیں ہے، آپ اسلام آباد میں رہا کریں، Session کے دوران رہیں، اگر چھٹی ہو تو avail کریں۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: وہاں پر عوام کے مسائل ہوتے ہیں ان کو resolve کرنے کے لیے بھی میں گاؤں جاتا ہوں۔

جناب چیئرمین: خرچہ بھی ہوتا ہے دیکھیں ناں ابھی کہہ رہے ہیں۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب والا! ان contractors کے بارے میں بتائیں جو لوگ default ہو گئے ہیں ان کا کیا ہوگا؟

جناب چیئرمین: معزز وزیر برائے پارلیمانی امور۔

جناب مرتضٰی جاوید عباسی (وزیر برائے پارلیمانی امور): بہت شکریہ، جناب چیئرمین! معذرت کے ساتھ میں ہسپتال میں تھا تھوڑا late ہو گیا، میں نے اطلاع بھی دی تھی۔ میں سوال کے بارے میں بتاؤں department کی طرف سے بڑی negligence ہے، 2018-19, 2019-20 and 2020-21 تین بار annual maintenance plan کے تحت تین قسم کے tenders ہوتے ہیں، تین بار tenders ہوئے ہیں اور آج تک ان پر عمل درآمد نہیں ہو سکا، 2018-19 کا بھی escalation کے حوالے سے court case ہے، 2019-20 اور جو 2020-21 کا ہے جس پر ابھی کام ہونا تھا اس پر بھی عمل درآمد نہیں ہو سکا، اب جا کر جو تیسرا tender ہے اس پر جا کر NHA کی contractor کے ساتھ out of court settlement ہوئی ہے، اس پر وزارت نے موجودہ حکومت کے دور میں اس پر inquiry کا order دیا ہے کہ تین سالوں سے 2018-19 سے لیکر اب 2022 ہے، annual maintenance plan کے تحت جو tenders ہوتے ہیں اور contractors court میں جاتے ہیں اور پشاور ہائی کورٹ میں ایک case pending ہے اور اس پر عمل درآمد نہیں ہو سکا۔ معزز ممبر کی بات بالکل درست ہے، اب وزارت نے اس کی inquiry کا order کیا ہے، مجھے امید ہے ان شاء اللہ تعالیٰ اس پر عمل درآمد بھی شروع کریں گے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد اعظم خان سواتی صاحب سپلیمنٹری۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب چیئرمین! یہ سوال مرتضٰی عباسی صاحب سے بھی connected ہے، اس پر travel کرتے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: سینیٹر عطاء الرحمٰن صاحب بیٹھ جائیں، جی۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: محسن عزیز صاحب نے Calling Attention Notice پر بھی ایوان کی توجہ مبذول کروائی تھی، اس پر بڑی discussion ہوئی ہے، کیا ہزارہ

موٹروے جو اس وقت بری حالت میں ہے، اس کو درست کرنے کا، اس کی مرمت کرنے کا، اس کو ٹھیک کرنے کا بھی کوئی ارادہ ہے یا نہیں ہے؟

جناب چیئرمین: معزز وزیر برائے پارلیمانی امور، خود بھی ہزارہ سے ہیں، ابھی بتائیں گے اور میں چاغی کی بھی ایکrequestان کے سامنے رکھوں گا۔

جناب مرتضٰی جاوید عباسی: نمبر ایک، اس صورتحال کو سامنے رکھتے ہوئے وزارت نے اس پر فوری طور پرinquiryکاorder دیا ہے۔ نمبر دو، میں نے پہلے بھی عرض کیا جو سپلیمنٹری سینیٹر محمد اعظم خان سواتی صاحب نے کیا ہے کہ وزارت کو بڑی تشویش ہے کہ یہ چار سالوں سے repair, maintenance and annual maintenance plan ہے اس پر عمل درآمد نہیں ہو رہا، میں وزارت کی طرف سے ان کو یقین دلاتا ہوں بجٹ کے بعد فوری اس پر عمل درآمد ہوگا۔

جناب چیئرمین: معزز سینیٹر بہرہ مند خان تنگی صاحب۔

*Question No. 56 Senator Bahramand Khan Tangi:

Will the Minister for Federal Education, Professional Training, National Heritage and Culture be pleased to state:

(a) whether it is a fact that in universities education is being imparted through semester system wherein the class teachers prepare and mark the examination papers of their students, if so, the details thereof;

(b) whether it is also a fact that recently a number of cases have been surfaced in different universities in which the teachers used the above stated system of preparation and marking of exam papers for blackmailing the students; and

(c) whether there is any proposal under consideration of the Government to introduce a system for preparation and checking of exam papers by a third

party / another university in order to put an end to the blackmailing of students by their teachers, if so, the details thereof?

Rana Tanveer Hussain: (a) All HEIs follows the HEC "Policy Guidelines for Implementation of Uniform Semester System in HEIs of Pakistan". Section 11.1 of the guidelines read as "in each semester, students may be required to appear in quizzes, tests, midterms, final examinations, presentations (individual/group), group discussion, and submit projects/assignments/lab reports etc. These assessment marks (to be determined by the teacher concerned) will have different weightage contributing towards the overall assessment in percent marks".

However, involvement of external examiner in examination paper setting exercise is also practiced by a few HEIs, as in case of NFC-Institute of Engineering and Technology, Multan.

(b) The Question was circulated to total 39 Federally Chartered public and private sector universities across the country, out of which 31 universities have responded the question. A total of 30 universities have responded that the no such case surfaced, except Federal Urdu University of Arts, Science & Technology (FUUAST), Karachi, which has resolved such cases in favor of students in consultation with its statutory bodies

(c) Such proposal is under consideration/in practice by the following universities:

1. International Islamic University, Islamabad.
2. Federal Urdu University of Arts, Science & Technology, Karachi.

3. Health Services Academy (HSA) Islamabad.

4. NFC-Institute of Engineering and Technology, Multan (in practice).

Mr. Chairman: Any Supplementary?

سپلیمنٹری تو آپ کے پاس نہیں ہوگا؟

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب چیئرمین! ہے۔

جناب چیئرمین: جی کرلیں۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب چیئرمین! بہت important سوال ہے، مجھے خوشی ہے کہ وزیر صاحب بھی بیٹھے ہیں، میرا سوال وزیر صاحب سے ہے کہ جو universities ہیں ان میں exam کا جو semester system ہے اس semester system میں وہی teachers papers بھی بناتے ہیں، marking بھی کرتے ہیں، وہی teachers ان کو classes میں بھی پڑھاتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میرا وزیر صاحب سے سوال ہے، financial corruption, moral corruption, liking and disliking corruption ہے اور اس کے ساتھ ساتھ بچوں، بچیوں کو blackmail بھی کرتے ہیں۔ میرا وزیر صاحب سے سوال ہے کہ کوئی ایسا system جو کہ third-party کے ذریعے، third institution کے ذریعے اگر ان کی marking ہو یا پرچہ بنانے کی بات ہو تو اس سے بچے اور بچیاں blackmailing سے بچ سکتے ہیں، اس پر وزیر صاحب نے جواب دیا ہے کہ ابھی تک کراچی میں ایک case آیا ہے اور وہ بھی student کے حق میں فیصلہ دیا گیا ہے۔ میں صرف marking کی بات نہیں کر رہا، یہاں پر بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی میں بھی بہت cases آچکے ہیں اور اسی طرح بہت cases report نہیں ہوئے لیکن universities میں یہ system ہے، میری وزیر صاحب سے request ہے کہ HEC ایسا system یا قانون سازی کرے کہ تمام universities میں جو papers بناتے ہیں اور جو marking ہوتی ہے وہ third party سے ہو تاکہ بچے بچیاں blackmailing سے بچ جائیں۔

جناب چیئرمین: معزز وفاقی وزیر برائے تعلیم۔

جناب رانا تنویر حسین: جناب چیئرمین! آپ تو serious ہو گئے ہیں، آپ اپنی آسانی کے لیے نام لے لیا کریں، آپ بہت serious ہو گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: میں تو پھر رانا صاحب ہی کہوں گا، جی رانا صاحب۔

جناب رانا تنویر حسین: شکریہ، جناب چیئرمین! میں معزز سینیٹر صاحب سے متفق ہوں، مجھے جب یہ سوال brief کیا گیا تو میری بھی یہی feeling and thinking ہے، میرا تو یہ ہی خیال تھا کہ اس میں واقعی اسی استاد کے ذریعے assessment کرنا جو وہیں پر اپنے students کو پڑھا رہا ہے یا ان کا teacher ہے، شاید اس میں کچھ قباحتیں آ سکتی ہیں۔ انہوں نے جو financial, moral and blackmailing کی بات کی، HEC نے جب 32 universities کو letters لکھے کہ اگر آپ یہ 3rd party سے کروانا چاہتے ہیں تو 31 نے کہا کہ نہیں ہم existing system and prevailing system کے ساتھ comfortable ہیں، ایک نے اس کو 3rd party سے adopt کیا لیکن میں سمجھتا ہوں یہ ہونا چاہیے، میں نے آنے سے پہلے یہ instructions دی ہیں onward یہ 3rd party ہی کرے گی، teachers خود نہیں کریں گے کیوں کہ میں سمجھتا ہوں اس سے merit ensure نہیں ہو رہا، میں نے instructions دے دی ہیں، میرے خیال سے ان کی تسلی ہو جائے گی، میرے خیال سے ان کی بات درست ہے، میں نے HEC accordingly کو instructions دے دی ہیں کہ آپ future میں 3rd party سے ہی کریں گے۔

جناب چیئرمین: معزز سینیٹر قراۃ العین مری صاحبہ سپلیمنٹری۔

سینیٹر قراۃ العین مری: شکریہ، جناب چیئرمین! جواب میں وزیر صاحب بتا رہے ہیں یہ جو سینیٹر تنگی صاحب کا سوال ہے انہوں نے اپنی 39 federally chartered universities کو circulate کیا جس میں سے 31 نے جواب دیا کہ ہمارے پاس ایسا کوئی case نہیں آیا ہے، چار مہینوں میں آٹھ federally chartered universities نے ministry کو جواب دینا مناسب نہیں سمجھا، ان آٹھ universities میں cases آئے یا نہیں آئے، جواب نہ دینے پر انہوں نے کیا رویہ اختیار کیا what was the punitive measure taken when universities did not respond, وزیر صاحب یہ بتا دیں۔

جناب چیئرمین: معزز وفاقی وزیر برائے تعلیم۔

جناب رانا تنویر حسین: یہ بات بلکل ٹھیک ہے، میں assure کرتا ہوں کہ میرے ہوتے ہوئے آئندہ ایسا نہیں ہوگا کہ کوئی جواب نہ دے یا اس قسم کا کرے، ان شاء اللہ ان کو کبھی نہیں ایسا جواب ملے گا کہ جواب نہیں آیا، یہ معاملہ ٹھیک ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: سینیٹر رخسانہ زبیری صاحبہ۔

سینیٹر انجینئر رخسانہ زبیری: جناب چیئرمین! یہ بہت important سوال ہے، میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گی کیا پورے examination and administration system کو online کرنے کا کوئی programme ہے؟ دوسری بات یہ ہے کہ complete syllabus اس پر base ہو کر کے question ہو سکتے ہیں۔ ابھی ہمارے پاس جو system ہے وہ selective ہے اور selective ایک ہی امتحان کا پرچہ بنتا ہے اگر complete curriculum کو focus کریں گے تو اس میں سے وہ multiple choice question کر سکتے ہیں ہر بندے کے پاس different combination آسکتا ہے جس میں نہ تو copying ہو سکتی ہے اور نہ blackmailing ہو سکتی ہے so we need to use technology ہم صرف یہ telephone use کرتے ہیں، its not enough.

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، very good suggestion معزز وزیر برائے تعلیم۔

جناب رانا تنویر حسین: اس میں کوئی شک نہیں جو future ہے وہ technology کا ہے اور اس کی طرف بڑھنا چاہیے، COVID میں ہمارا اچھا experience ہوا، ہم E-learning, distance learning پر چلے گئے اور ہمارے پاس Allama Iqbal Open University and Virtual University کے ذریعے پہلے بھی یہ system تھا لیکن ہم نے ان کو upgrade کیا اور ہمیں اس کا بڑا فائدہ بھی ہوا کہ جو بچے اسکول نہیں آرہے تھے لیکن availability کی بات ہے کہ کیا جو rural area میں ہیں یا کسی دور دراز علاقے میں ہیں، under developed area میں ہیں، کیا وہاں پر ان کو کوئی access ہے؟ دوسرا یہ substitute نہیں ہو سکتا physical education دینے کے

لیے جو وہاں پر teacher ہوتا ہے socially بھی بہت چیزیں ہوتی ہیں کہ ان کو اکٹھے ہونا چاہیے اور discussions کرنی چاہئیں۔

ہم بہت پیچھے ہیں اور فن لینڈ کا education model ہمارے سامنے ہے ہمیں بھی books less پڑھانے اور رٹا لگانے کی بجائے اُس نظام کو adopt کرنا چاہیے۔ آج یقیناً ہم اُن ممالک سے بہت پیچھے ہیں۔ ہم نے کافی ملکوں سے تعلیم کو جدید طریقے ہائے کار کے تحت فروغ اور تعلیم کی جدید تقاضوں پر فراہمی کیلئے مدد کی بات کی ہے۔ ہماری حکومت کی کوشش ہے کہ ہم تعلیم کے نظام کو جدید تقاضوں کے مطابق فعال کر سکیں۔ کچھ ممالک ہم سے بہت پیچھے تھے لیکن انہوں نے technology کا استعمال کیا ہے اور اب ہم سے بہتر ممالک کی list میں شامل ہو چکے ہیں۔ آج ہم اُن تمام ممالک سے technology کے حصول کے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں۔ آپ آئندہ دنوں میں دیکھیں گے کہ چیزیں مزید بہتر ہوں گی۔ آج ہمارا زیادہ focus curriculum پر ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ curriculum improve ہو، نہ کہ پہلے کی طرح اس کی quality میں مزید کمی ہو۔ ان شاء اللہ، آپ بہت کم عرصہ میں تعلیم کے شعبے میں visible changes دیکھیں گے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر عابدہ محمد عظیم صاحبہ۔

*Question No. 58 Senator Abida Muhammad Azeem:

Will the Minister for Federal Education, Professional Training, National Heritage and Culture be pleased to state the total number of the reader's club cards issued to the students by the National Book Foundation during last 3 years with year wise breakup indicating also the price value of books they can buy through the said card?

Rana Tanveer Hussain: The detail of Members of Readers Club enrolled during the last three years is set out below:

Year	Members enrolled

2018 — 19	26706
2019 — 20	10634
2020 — 21	7344

Only citizens of Pakistan can become the membership of Readers Club. Expatriates are entirely precluded from becoming the members of Readers Club. A member of the Readers Club was entitled to buy books of his choice at 50% discount subject to a maximum ceiling of Rs.6000/= (Rupees Six Thousand only) during a financial year, from the bookshops on the panel of Readers Club.

2. The year-wise/city-wise enrolment of membership of Readers Club is enclosed as Annex-I.

ANNEX – I

NATIONAL BOOK FOUNDATION
ISLAMABAD

YEAR – WISE/CITY – WISE DETAIL OF ENROLMENT OF READERS CLUB MEMBERS

S. No.	City	2018 – 19	2019 – 20	2020 – 21
1.	Islamabad/Rawalpindi	8176	2647	1700
2.	Wah Cantt.	650	200	150
3.	Gujranwala	126	102	100
4.	Jhelum	33	64	65
5.	Murree	42	82	50
6.	Muzaffarabad (AJK)	550	300	225
7.	Mirpur (AJK)	283	140	125
8.	Gilgit	598	300	200
9.	Hunza	200	200	175
10.	Skardu	171	173	175
11.	Lahore	2272	801	600
12.	Sargodha	83	100	50
13.	Sialkot	400	100	50
14.	Gujrat	150	100	50
15.	Kasur	38	32	24
16.	Kushab	3	4	0
17.	Multan	800	300	250
18.	Bahawalpur	80	48	36
19.	Rahim Yar Khan	95	53	50
20.	Sahiwal	11	12	0
21.	Dera Ghazi Khan	75	50	50
22.	Khanewal	5	13	0
23.	Mianwali	12	5	0
24.	Faisalabad	700	245	175
25.	Jhang	90	63	50
26.	Karachi	2500	851	525
27.	Hyderabad	550	250	175
28.	Mirpur Khas	50	50	50
29.	Sukkur	750	300	200
30.	Pannu Aqil	50	50	50
31.	Larkana	600	250	175
32.	Jacobabad	200	100	75
33.	Khairpur	200	70	69
34.	Peshawar	2300	800	500
35.	Abbotabad	796	250	200
36.	Mangora	53	50	50
37.	Mansehra	64	74	50
38.	Besham (Shangla)	50	30	0
39.	Dera Ismail Khan	400	175	125
40.	Quetta	2500	1200	750
	Total:	**26706**	**10634**	**7344**

Mr.Chairman: Any supplementary?

سینیٹر عابدہ محمد عظیم: جناب! میرا منسٹر صاحب سے سوال ہے کہ ممبران کی تعدا د 26706 سے کم کرکے 7344 کیوں کی گئی؟ ہونا تو چاہیے تھا کہ ممبران کی تعداد 26,706 سے بڑھا کر 50,000 کی جاتی اور کتابوں کی خرید کی مد میں رقم کو 6000 سے بڑھا کر 12,000 کیا جاتا، میری آپ کے توسط سے درخواست ہو گی کہ اس پر inquiry کی جائے کہ ممبران کی تعداد میں کمی کیوں ہوئی اور رقم کہاں خرچ ہوئی؟

جناب چیئرمین: رانا تنویر حسین، وفاقی وزیر برائے تعلیم۔

رانا تنویر حسین: میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہم نے ممبران کی رکنیت Readers Club کے تحت پروگرام میں بند کر دی ہے۔ میں ایوان کو آگاہ کرنا چاہوں گا کہ پہلے کیا ہو رہا تھا؟ اس پروگرام کے تحت رجسٹرڈ ممبران، book readers ہم سے 50% discount لے کر خود ہی avail کر رہے تھے اور اس کا benefit لوگوں تک نہیں پہنچ رہا تھا اس لیے ہم نے اس نظام کو مکمل طور پر بند کر دیا۔ آج کل ایک open policy ہے۔ کوئی ممبر شپ لینے کی ضرورت نہیں اور کوئی بھی فرد Book Foundation میں جا کر 50% discount پر these books are available to everybody, so I think this policy is good, پہلے ان کا بجٹ 18 کروڑ تھا اب 10 کروڑ تک آ چکا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم نے ایک اچھا اقدام لیا اور عام آدمی کے لیے availability ہے اور اب عام آدمی کسی سے blackmail بھی نہیں ہو گا۔ جیسا میں نے بتایا، ممبران ہم سے کتابیں 50% discount پر خریدتے تھے اور لوگوں تک اس سہولت کا فائدہ نہیں پہنچتا تھا۔ ہم نے mafia کو ختم کیا ہے اور وہ جو خود ہی register, member بن جاتے تھے اور وہاں سے تمام سہولت لے کر open market میں کتابیں فروخت کر دیتے تھے۔ میں اس اقدام کو appreciate کرتا ہوں اور اپنی وزارت کے افسران کو سراہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر عرفان الحق صدیقی صاحب۔ سپلیمنٹری سوال کریں۔

سینیٹر عرفان الحق صدیقی: جناب! شکریہ۔ منسٹر صاحب نے کچھ وضاحت کر دی ہے لیکن منسٹری کی طرف سے جو جواب ہمیں ملا ہے اُس میں یہ چیز واضح نہیں کی گئی اور اس میں بتایا گیا ہے کہ 6000 کی limit اس کارڈ کے ذریعے استعمال کی جا سکتی ہے۔ میں گزارش کرنا چاہ رہا تھا کہ 6000

کی limit برسوں پرانی ہے۔ آج کل بہت مہنگائی ہو چکی ہے اور بہت مشکل کے ساتھ اس میں ایک کتاب ملتی ہے۔ دوسری بات، انہوں نے کہا کہ ہر ایک کے لیے اس سہولت کو انہوں نے open کر دیا ہے اور اب کارڈ کی کوئی ضرورت نہیں رہی۔ اگر ایسا ہے تو پھر اس کارڈ کی سہولت کی اسکیم کو ختم کر دینا چاہیے اور اعلان کر نا چاہیے کہ کوئی بھی شخص 50% less پر کسی بھی National Book Foundation Centres سے کتاب خرید سکتا ہے۔ تیسری بات جو اس کے ساتھ منسلک ہے کہ اگر کوئی booksellers آتے ہیں اور 50% discount پر کتابیں خرید لیتے ہیں تو اس میں حرج کیا ہے؟ میں ایک کتاب دوست ہوں۔ میں کتاب کو ہر stall پر دیکھنا چاہتا ہوں۔ اگر booksellers ان تمام designated centres سے کتاب 50% discount پر خرید کر آگے مارکیٹ میں 40%, 30% and 20% پر فروخت بھی کر دیتے ہیں اور کوئی فرد اُن سے کتاب خرید بھی لیتا ہے تو کتاب کی تشہیر کے لیے اور کتاب کو گھروں تک پہنچانے کے لیے اس میں حرج کیا ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس اسکیم کو 50% discount ہر فرد کے لیے عام کر دیں اور اس میں کوئی پابندی نا ہو، چاہے کوئی publisher خریدے، چاہے اس کو کوئی individual خریدے۔

جناب چیئرمین: ایک بہت اچھی suggestion ہے۔ جی منسٹر برائے تعلیم۔

رانا تنویر حسین: سینیٹر عرفان الحق صدیقی صاحب educationist ہیں اور ان کی باتیں بہت اچھی ہیں۔ میں partly ان سے اتفاق کر رہا ہوں اور ہم 6000 روپے کی limit میں اضافہ کر دیتے ہیں تاکہ لوگ اس سہولت سے مستفید ہو سکیں۔ انہوں نے کہا کہ Book Stalls پر کتابیں نظر آنی چاہیئں۔ ہم اس تجویز پر بہت خوش ہیں لیکن انہیں 50% discount میں سے کچھ عوام تک pass on ضرور کرنا چاہیے اس بارے میں booksellers ہمیں کوئی mechanism دے دیں اور ہم دیکھ لیں گے کہ کیسے make sure ہو سکے گا کہ booksellers عوام تک 50% discount میں سے آدھا discount, pass on کر سکیں ۔ میرے خیال میں یہ ایک بہت زیادتی ہوگی کہ booksellers ہم سے 50% discount لیں اور اس کا 100% لے کر اپنے پاس رکھ لیں۔ میں ان کے ساتھ بیٹھنے کو تیار ہوں۔ آپ کوئی طریقہ کار وضع کر دیں۔

جناب چیئرمین: ہم آپ کو سینیٹر عرفان الحق صدیقی صاحب کی suggestions بجھوادیں گے۔ بہت شکریہ۔ سینیٹر کیشو بائی صاحبہ پلیز۔

سینیٹر کیشو بائی: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ فاضل وزیر سے میرا سوال ہے کہ ممبر شپ ہر سال مسلسل کم ہوئی ہیں۔ اگر ہم سالانہ دیکھیں تو 19-2018 میں ممبران کی تعداد 26,706 تھی، مالی سال 2019-2020 میں اس میں مزید کمی ہوئی اور ممبران کی تعداد 10,634 ہو گئی اور پھر مالی سال 2020-2021 میں ان ممبران کی تعداد 7344 کر دی گئی۔ میں فاضل وزیر سے پوچھنا چاہوں گی کیا آپ نے اخبار میں اس اسکیم کی تشہیر کی تھی یا نہیں؟

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔ آپ نے کسی اخبار میں کوئی اشتہار دیا تھا؟ کیا میں پھر سے سوال کروادوں۔ جی سینیٹر کیشو بائی آپ کیا پوچھنا چاہ رہی ہیں۔

سینیٹر کیشو بائی: میں فاضل وزیر سے پوچھنا چاہ رہی تھی کہ اس اسکیم کو avail کرنے کے لیے کوئی اشتہار دیا گیا تھا؟

جناب چیئرمین: جی بتائیں۔

رانا تنویر حسین: جناب! آپ بتادیں فاضل سینیٹر صاحبہ کیا پوچھنا چاہ رہی ہیں۔

جناب چیئرمین: ان کا سوال ہے کہ آپ نے ممبران کی رکنیت کو کم کرنے کے لیے کوئی اشتہار دیا تھا۔

رانا تنویر حسین: کیا کم کرنے کے لیے؟

جناب چیئرمین: جی سینیٹر صاحبہ کیا کم کرنے کے لیے۔ آپ اپنا سوال دوبارہ پوچھ لیں۔

سینیٹر کیشو بائی: ممبران کی تعداد میں مسلسل کمی کیوں ہوئی؟ اگر ہم سالانہ دیکھیں تو 19-2018 میں ممبران کی تعداد 26,706 تھی، مالی سال 2019-2020 میں اس میں مزید کمی ہوئی اور ممبران کی تعداد 10,634 ہو گئی اور پھر مالی سال 2020-2021 میں ان ممبران کی تعداد 7344 کر دی گئی۔ میں فاضل وزیر سے پوچھنا چاہوں گی کیا آپ نے اخبار میں اس اسکیم کی تشہیر کی تھی یا نہیں؟

جناب چیئرمین: ممبران کی تعداد میں اضافہ کے لیے منسٹری نے کوئی advertise اخبار میں دی تاکہ اس میں اضافہ ہوسکے۔

رانا تنویر حسین: انہوں نے میرا سوال ٹھیک طرح سے نہیں سنا ہوگا۔ ہم نے اس پروگرام کو مکمل طور پر بند کر دیا ہے۔ ہم نے readers club کے تحت چلنے والا programme کو مکمل طور پر بند کر دیا ہے۔ ہمارے عرفان صدیقی صاحب نے کہا ہے کہ اس کی تشہیر کریں کہ پروگرام بند کر دیا گیا ہے اور ساتھ تجویز بھی دے رہے ہیں کہ ممبران کی بجائے open کر دیں اور discount بھی دیں۔ سینیٹر صاحب کی دونوں تجاویز ایک دوسرے کے ساتھ contradict کر رہی ہیں۔ Readers Club کے تحت پروگرام ہم نے مکمل طور پر بند کر دیا ہے اور اگر bookstalls پر کتابیں دیکھنا چاہتے ہیں تو مجھے اس کا mechanism بتا دیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے وزیر صاحب۔ سینیٹر محسن عزیز صاحب۔

سینیٹر محسن عزیز: آپ کا بہت شکریہ۔

*Question No. 59 Senator Mohsin Aziz:

Will the Minister for Communications be please to state:

(a) whether it is a fact that the international ranking of Pakistan Post moved up from 94 to 62 during the last three years; and

(b) the steps taken or being taken by the present Government to improve performance of Pakistan Post?

Mr. Asad Mahmood: (a) Yes.

(b) Pakistan Post has devised following strategies / plan to improve the performance during last three years.

- Digitization of Mail Hubs.
  All Mail Hubs have been digitized. Now all booked mail is scanned and can be tracked at official website of Pakistan Post i.e. www.ep.gov.pk
- Model Mail Hub in Islamabad and Renovation in others locations.

We set up a model Mail Hub in Islamabad and necessary renovation and furnishing of around 28 mail hubs is in progress.

- Prime Minister's Home Remittance Initiative in Collaboration with NBP.

  PPOD has launched Prime Minister's Home Remittance Initiative in 500 Post Offices in collaboration with National Bank of Pakistan for an economical solution to facilitate overseas Pakistanis to send their hard earned money to their loved ones in Pakistan.

- Improvement of UPU Ranking of Pakistan Post from 94 to 62

  In 2018 Pakistan Post ranked at 94th position in Universal Postal Union that is ranked up during last 03 years to 62nd position in 2021.

- EMS Plus

  PPOD launched this new Service for foolproof and quick delivery of International Mail collaboration with leading international couriers.

- Securing Bulk users Business especially the Government Departments.

  PPOD has secured bulk user business during last three years and now most of government organizations/ departments are preferring "Pakistan Post" for receipt and delivery of their important official documents.

- Digital Franchise Post Offices

  Digital Franchise Post Offices (DFPOs) were launched through Pakistan Post Foundation in

major cities of the Country. Up till now IDs for 3379 Digital Franchised Post Offices stand issued and more than 700 DFPOs are made functional. Additional revenue of Rs. 53.13 million has been earned without spending anything from PPOD budget.

- Logistics Project- A reputed International firm KPMG has been hired as Transaction Advisor. Agreement with KPMG has been signed on 01-01-2022. It will complete the required Task in 40 weeks. First deliverable i.e. Inception Report has been submitted by KPMG on 18-02-2022.
- Revival of Electronic Money Orders (EMO)
  EMO service had to be suspended a few years back because of software issues. Now this service has been revived with new features indigenously.
- UMS Plus - on the pattern of EMS Plus spade work of a new service has been completed. It aims to target the segment of market which is quality conscious.
- Dispatch of Passports to Expats through PPOD since November 2021 - Previously this was being done by DHL. Enhanced Revenue to the tune of Rs. 15 billion in 03 years as compared to corresponding period of previous 03 years.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر محسن عزیز: میں نے اپنا سوال اس سال 22 فروری کو سیکرٹریٹ میں جمع کروایا تھا۔ جناب! ذرا! جواب تو دیکھیں کہ عمران خان کی حکومت کا کیا جواب آیا؟ تین ساڑھے تین سال کے

دور حکومت میں ہماری ranking 94 سے 62 کی پوزیشن پر چلی گئی ہیں۔ہماری حکومت میں digitize mail hub شروع کیا گیا تھا، پھر mode hub شروع کیا گیا اس کے بعد digital franchise post offices کا آغاز عمل میں لایا گیا اور پھر ہم نے home remittances 500 post offices میں شروع کیے۔

جناب! اس میں ہماری کارکردگی پر تعریف تو بنتی ہے۔ایک نعرہ تو بنتا ہے کہ عمران خان زندہ باد! اگر ہمارے پاس مزید تین سال کا دورانیہ ہوتا تو اس کے بعد ان شاء اللہ 62 ranking مزید بہتر ہو کر 32 تک آجاتی۔

جناب چیئرمین: آپ کا سوال کیا ہے؟آپ اپنا سوال پوچھیں۔

سینیٹر محسن عزیز: جناب! ایک تعریف تو بنتی ہے۔ جہاں اچھا کام ہوا ہے تو پھر تعریف تو کرنی چاہیے۔تعریف بنتی ہے، بخیلی نہیں کرنی چاہیے بلکہ تعریف کرنی چاہیے۔ بس میں یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ ساڑھے تین سال کے دور حکومت میں مراد سعید صاحب نے 62 ranking کر دی اور پاکستان ایک بہتر سمت پر گامزن تھا۔آپ دیکھیں تو صحیح بیرونی طاقتوں نے پاکستان کے ساتھ کیا کیا؟ پاکستان کی ترقی کو روک دیا۔

جناب چیئرمین: آپ کا شکریہ۔آپ اپنا سوال کریں۔

سینیٹر محسن عزیز: میرا سوال ہے، یہ تو تھوڑی سی بات کرنی تھی خیر۔آپ ناراض تو ناں ہوں۔ یہ ایک سچی بات ہے۔

جناب چیئرمین: آپ کا شکریہ۔آپ اپنا سوال کریں پلیز۔جی سینیٹر محسن عزیز صاحب۔

سینیٹر محسن عزیز: جب میرے کانوں میں آواز آتی ہے تو میں disturb ہو جاتا ہوں۔

جناب چیئرمین: اچھا بتائیں۔

سینیٹر محسن عزیز: بات یہ ہے کہ ہم نے تو یہ کر دیا۔آپ لوگ کیا کریں گے؟ اگر آپ رہ گئے تو۔آج جن حالات میں ملک چل رہا ہے آپ کا رہنا تو بہت مشکل ہو گا۔

جناب چیئرمین: آپ سوال پوچھیں۔

سینیٹر محسن عزیز: آپ کیا کریں گے۔آپ اس کو مزید کس طرح بہتر کریں گے۔

Mr. Chairman: Honourable Minister for Parliamentary Affairs.

جناب مرتضیٰ جاوید عباسی: جناب چیئرمین! ان کا صرف supplementary بنتا تھا لیکن انہیں پوری تقریر کرنے کا موقع دیا گیا۔ اگر اس منسٹری کی پچھلے تین سالوں کی کارکردگی چاہیے تو وہ ایک لمبی فہرست ہے۔ بہر حال postal services میں اچھے اقدامات کیے گئے ہیں اور مزید بہتری کے لیے موجودہ حکومت E-Commerce online mail کے حوالے سے کام کر رہی ہے ، logistic project کے حوالے سے نیا project شروع کر رہی ہے کہ 40 weeks میں ایک mechanism بنا کر دیا جائے تا کہ ہم international competition میں اپنی mail service کو مزید بہتر بنا سکیں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر نزہت صادق صاحبہ سپلیمنٹری سوال کریں۔

سینیٹر نزہت صادق: جناب چیئرمین! Honourable Minister صاحب نے لکھا ہے کہ "Model Mail Hub in Islamabad". Where exactly is this in Islamabad, is this the one in F-7? اس کے علاوہ انہوں نے کہا ہے کہ "around 28 mail hubs are in progress" یہ بھی کیا اسلام آباد میں ہی ہیں اور کہاں پر ہیں؟

Mr. Chairman: Honourable Minister for Parliamentary Affairs.

جناب مرتضیٰ جاوید عباسی: جناب چیئرمین! یہ دونوں اسلام آباد میں ہیں اور دونوں functional ہیں اور دونوں کے addresses اس میں دیے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر دنیش کمار صاحب، سپلیمنٹری سوال کریں۔

سینیٹر دنیش کمار: جناب چیئرمین! Pakistan Post کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ وہ بین الاقوامی ranking میں 94 سے 62 پر آ گیا ہے۔ محسن عزیز صاحب نے مراد سعید صاحب کی بہت تعریف کی ہے، وہ تو لاڈلے وزیر تھے، یہاں آتے ہی نہیں تھے، اس ایوان کو عزت نہیں دیتے تھے۔

جناب چیئرمین: آپ سپلیمنٹری کریں۔

سینیٹر دنیش کمار : میرا سپلیمنٹری سوال یہ ہے کہ اگر پاکستان پوسٹ اتنا بہتر ہوا ہے تو آیا یہ نقصان سے نکلا ہے یا ابھی تک بدستور نقصان میں جارہا ہے؟

Mr. Chairman: Honourable Minister for Parliamentary Affairs.

جناب مرتضیٰ جاوید عباسی: جناب چیئرمین! اس کے لیے انہیں specific question کرنا پڑے گا۔ میں postal servicesکے بارے میں ایوان کی توجہ دلاؤں گا کہ پچھلے دور میں بہت سے post officesبند کر دیے گئے تھے اور postal bankingکو ختم کرکے ایک کمرشل بنک کے حوالے کر دیا گیا۔ صرف digitalizationکے حوالے سے بہتری آئی تھی ۔ان شاء اللہ تعالیٰ اسے reviewکیا جائے گا۔ پاکستان کے remote areasکے لیے جو bankingکی سہولت تھی اسے دوبارہ revisitکیا جائے گا، تجویز زیر غور ہے اس کو بحال کیا جائے گا۔اس سلسلے میں ایک بہت بڑا scandalبھی تھا، اس کی بھی دوبارہ انکوائری کرائی جائے گی۔

جناب چیئرمین: سینیٹر نصیب اللہ بازئی صاحب، سپلیمنٹری سوال کریں۔

سینیٹر نصیب اللہ بازئی: جناب چیئرمین ! میرے سوال کا تعلق اس سوال سے نہیں ہے لیکن میں منسٹر صاحب کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں۔ جناب چیئرمین ! آپ کے علاقے کا ایک روڈ زیارت بلانوش سے دالبدین ہے۔ NHA اس کا tenderنہیں کر رہا ہے، PSDP نے کر دیا ہے ۔ منسٹر صاحب NHA کو حکم صادر فرمائیں کہ اس کا tender جلد از جلد کریں، جتنا جلدی ہوسکے اس پر کام ہونا چاہیے کیونکہ اگلا بجٹ بھی آرہا ہے۔PSDP میں یہ finalہو چکا ہے۔

Mr. Chairman: Honourable Minister for Parliamentary Affairs.

جناب مرتضیٰ جاوید عباسی: جناب چیئرمین ! ان کا سوال relevantنہیں ہے لیکن مجھے ذاتی طور پر اس projectکے بارے میں معلوم ہے۔ جناب چیئرمین ! میں آپ کی وساطت سے ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ بہت سی جو schemes reflectہوئی تھیں ، پچھلی حکومت نے اس کے لیے allocationنہیں کی تھی۔ PSDP میں اور اس مرتبہ کے بجٹ میں financial

constrains ہیں لیکن پچھلے دو سال سے اس اسکیم کے لیے financial allocation نہیں ہوئی جس کی وجہ سے یہ کام نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین: جاوید مرتضیٰ صاحب! یہ میرے علاقے میں ہے، اس پر میں نے خود allocation رکھوائی ہوئی ہے، آپ صرف tender کردیں۔ چاغی کے عوام مجھے جینے نہیں دیں گے، یہ کام کروادیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ بلوچ بہت سخت لوگ ہیں۔

جناب جاوید مرتضیٰ عباسی: ٹھیک ہے جناب۔

Mr. Chairman: Next Question No.60, Senator Zeeshan Khanzada.

*Question No. 60 Senator Zeeshan Khanzada:

Will the Minister for Overseas Pakistanis and Human Resource Development be pleased to state:

(a) the country wise details of the skilled Manpower of Pakistan exported to other countries under Government to Government agreement during last three years as compared to the
2015-18;

(b) whether there is any new agreements under consideration with other countries especially in the middle east; and

(c) whether any briefing / guidelines are being provided to the Pakistanis going aboard under such agreements regarding their desired conduct during their stay in foreign country?

Mr. Sajid Hussain Turi: (a) The country wise details of manpower exported to other countries under Government-to-Government agreements the required information is as under;

Country	Number of persons sent abroad				
	2015	2016	2017	2018	Total
South Korea	700	602	607	778	2687
Saudi Arabia	185	223	113	77	598
Kuwait	2	3	0	0	5
Total	887	828	720	855	3290

Country	Number of persons sent abroad				
	2019	2020	2021	2022 till March	Total
South Korea	493	49	63	270	875
Saudi Arabia	50	37	6	16	109
Kuwait	0	404	1553	122	2079
Total	543	490	1622	408	3036

(b) Draft MoUs on Manpower Export with several countries like Germany, Romania, Portugal, Denmark, Belgium, Iran, Italy, Libya, Lebanon, Kuwait, Azerbaijan & Uzbekistan are in pipeline.

(c) It is informed that Bureau of Emigration & Overseas Employment provides separate Pre-Departure briefing to intending emigrants for every country of destination. The briefing includes labour laws, dos and don'ts information about culture, climate etc. regarding the countries of destinations (CODs) in Urdu language. BE&OE keeps updating the briefing material as per

changing laws and regulations of the destination countries.

Pre-departure briefing/soft skill training is provided to those workers who proceed abroad through Overseas Employment Corporation.

Mr. Chairman: Any supplementary question? Yes, Senator Zeeshan Khanzada sahib.

سینیٹر ذیشان خانزادہ: جناب چیئرمین! سوال میں پوچھا گیا ہے کہ باہر ممالک میں جو ہماری skilled labour جاتی ہے، ان کی کیا تعداد ہے اور کن کن ممالک میں جاتی ہے۔ جواب میں صرف تین ممالک کا بتایا گیا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا واقعی skilled labour تین ممالک میں جا رہی ہے؟ اگر ایسا ہے تو یہ کیوں ہے کیونکہ اور بھی ممالک ہیں۔ ہمیں جو skilled and unskilled کی تعداد بتائی جاتی ہے وہ تو لاکھوں میں ہوتی ہے، مگر میں جو دیکھ رہا ہوں یہ تو بہت کم ہیں۔ اس بارے میں بتائیں کہ ایسا کیوں ہے؟

Mr. Chairman: Honourable Minister for Parliamentary Affairs.

جناب مرتضیٰ جاوید عباسی: جناب چیئرمین! government to government agreement کے مطابق بہت کم ممالک ہوتے ہیں، اسی حوالے سے جواب دیا گیا ہے۔ یہ درست کہہ رہے ہیں کہ 2015 سے 2018 تک 3290 تھے اور 2018 سے 2022 تک 3036 تھے، یہ تعداد اس لیے کم ہے کہ یہ government to government agreement کے تحت ہے۔ اگر unofficially government to government agreement سے ہٹ کر دیکھا جائے تو 2015 سے 2018 تک 26 لاکھ لوگ مختلف ممالک میں گئے ہیں اور 2018 سے 2022 تک 13 لاکھ لوگ مختلف ممالک میں گئے ہیں، اس میں کمی کی ایک وجہ COVID بھی ہے۔ یہ تعداد کم نہیں ہے اس میں دنیا کے سو سے زائد ممالک شامل ہیں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر دنیش کمار صاحب، سپلیمنٹری سوال کریں۔

سینیٹر دنیش کمار: جناب چیئرمین! وزیر صاحب نے ٹھیک کہا کہ government to government agreement کے تحت گئے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا ہے کہ اس کے علاوہ لوگ لاکھوں کی تعداد میں جا رہے ہیں اور گورنمنٹ انہیں سہولت بھی دیتی ہے۔ مگر مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بیرون ممالک میں جو workerحضرات جاتے ہیں اس میں بلوچستان کو نظرانداز کیا جاتا ہے، اخبارات میں پنجاب، KPاور سندھ کے لیے اشتہار آتا ہے۔ منسٹر صاحب اگر ان workersکی تفصیل دیکھیں تو بلوچستان سے انہیں دوربین سے دیکھنے پر بھی کوئی بندہ نظر نہیں آئے گا۔ اس کے بارے میں کوئی actionلیں اور ہمیں بتائیں کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے۔

Mr. Chairman: Honourable Minister for Parliamentary Affairs.

جناب مرتضیٰ جاوید عباسی: جناب چیئرمین! یہ ایوان بالا ہے اور کسی صوبے کے حوالے سے یہ تاثر دینا درست نہیں ہے۔ میرے پاس لسٹ ہے اور میں بہت سے ممالک کی مثال دے سکتا ہوں۔ عمان میں overseas 90% بلوچ ہیں، UAEمیں کم تعداد ہے لیکن مسقط میں بلوچستان کے کافی لوگ ہیں، اس میں کوئی قدغن نہیں ہے۔ Government to government agreementمیں یا جو promotersلے کر جاتے ہیں اس میں کسی صوبے کی کوئی restrictionنہیں ہے۔ میں منسٹری کی طرف سے معزز ممبر صاحب کو assuranceدیتا ہوں کہ اللہ کے فضل و کرم سے اس حکومت کے دور میں آئندہ بلوچستان کے لوگوں کو ترجیح دی جائے گی۔

جناب چیئرمین: سینیٹر روبینہ خالد صاحبہ، سپلیمنٹری سوال کریں۔

سینیٹر روبینہ خالد: جناب چیئرمین! یہاں پر skilled labourکی بات ہو رہی ہے تو یہ figuresہمارے لیے کوئی surprisingنہیں ہونے چاہییں کیونکہ skilled labour پاکستان کے اندر بھی availableنہیں ہیں۔ جب آپ اپنے گھر کی constructionکرتے ہیں تو آپ کو کوئی proper plumber, electricianنہیں ملتا کیونکہ اب labourبڑی specified and skilledہو گئی ہے اور ہر چیز کے لیے الگ skillہے۔ Unfortunately we have not invested enough in skills training, جو ہم نے کیا بھی ہے۔

جناب! Minister صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، میرے خیال میں technical training ان کے پاس ہے اور اس کو education سے منسلک کر دیا گیا ہے۔ ہمارا یہ بہت بڑا المیہ ہے کہ وزیر صاحب نے جو بات کی کہ ہم لاکھوں میں manpower بھیج رہے ہیں۔ یہ وہ labour ہے جو hard work کرنے کے لیے جاتے ہیں اور skilled labour پاکستان میں اندرونی طور پر بھی short ہے تو ہم باہر کیا بھیجیں گے تو اس پر we need to work.

جناب چیئرمین: آپ کی بڑی اچھی suggestion ہے۔ جی قابل احترام وفاقی وزیر برائے تعلیم۔

رانا تنویر حسین: قابل احترم سینیٹر صاحبہ نے بالکل ٹھیک کہا ہے کہ یہ دنیا میں دوسری تعلیم سے زیادہ بہتر ہے۔ جیسے بڑی بڑی companies Amazon or Google وغیرہ ہیں، وہ technical and skilled لوگوں کو لے رہی ہیں بجائے اس کے کوئی Ph-D یا دوسرے لوگ ہوں۔ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں سعودی عربیہ اور یو اے ای میں اور UK and European countries ہیں، انہوں نے یونیورسٹیوں کو اتنا upgrade کیا ہے بلکہ سعودی عربیہ نے ہمیں کہا ہے کہ 2030 کا جو vision ہے، ہم اس کے تحت آپ کی آئندہ کوئی labour force نہیں لے سکتے unless skilled, technical and trained لوگ ہوں۔ انہوں نے یہ ٹھیک بات کی ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ ہمیں علیحدہ علیحدہ ہر شعبہ کے لیے چاہییں، جیسے petroleum, energy or دوسرے شعبے ہیں۔ ہمیں اس کے تحت پتا کرنا پڑے گا کہ ہم diploma level کو degree level پر لے کر آئیں۔ ہمارے پاس National Skill University ہے، NU Tech. ہے جو Science and Technology میں establish کی تھی، وہ بھی degree level کی ہے۔ ان کو اس standard پر لانا ہے جو دنیا میں acceptable ہو۔ ہم Germany سے assistance مانگ رہے ہیں کہ ہمیں consultancy دیں۔ میں سعودی عرب بیہ گیا تھا تو ہم سے سعودی عربیہ نے وعدہ کیا ہے کہ ہم آپ کو ایک state of the art university بنا دیتے ہیں یا آپ کی universities کو upgrade کر دیتے ہیں۔ ان کے ساتھ ایک agreement کیا ہے جو skilled ہیں، ہم آپس میں certify کریں گے کہ یہ اس level کے

ہیں۔ان کی یہ بات ٹھیک ہے کہ ہمیں اس طرف جانا ہے اور ہمیں universities میں ایک ایک شعبہ بنانا چاہیے کیونکہ اس میں future ہے۔

جناب چیئرمین: Technical Education ہے۔

رانا تنویر حسین: جی، جی skilled education ہے۔

جناب چیئرمین: قابل احترام فوزیہ ارشد صاحبہ، وہ تشریف نہیں لائیں۔ قابل احترام سینیٹر مشتاق احمد صاحب، آپ کا سوال ہے۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! سوال نمبر 63 ہے۔

*Question No. 63 Senator Mushtaq Ahmed:

Will the Minister for Inter Provincial Coordination be pleased to state:

(a) the number of employees in PCB recruited on regular, contract and adhoc basis during the last five years indicating their salaries, allowances, and other perks availed by them; and

(b) whether it is a fact that salaries of contractual, adhoc and daily wages employees of PCB are not been increased, if so, reasons thereof and if so, date thereof?

Mr. Ehsaan-ur-Rehman Mazari: (a)

Year	Regular	Contract	Total
2017-18	3	70	73
2018-19	4	38	42
2019-20	2	70	72
2020-21	3	54	57
2021-22	6	118	124
G.Total	18	350	368

* There is no adhoc appointment in PCB.

The details of salaries, allowances, and other perks of employees in PCB recruited on regular, contract and

adhoc basis during the last five years is at Annex-"A" & "B".

(b) It is not a fact that salaries of contractual employees in PCB are not been increased. The salaries were increased in the following months in each financial year:

Year	Count
2017-18	July-17
2018-19	July-18
2019-20	July-19
2020-21	July-20
2021-22	July-21

Annex 'A'

PCB Regular Employees

			Terms at Time of Joining		
Sr.No	Designation	D.O.J	Basic Salary	Allowances	Gross Salary
1	Head Player Acquisition & Management	6-Sep-17	265,455	34,546	300,001
2	Manager Anti-Corruption	28-Nov-17	84,545	15,455	100,000
3	ASST. MANAGER ACCOUNTS	18-Jan-18	54,545	10,455	65,000
4	Director Media & Communication	1-Mar-19	1,120,909	177,091	1,298,000
5	Assistant Manager Taxation & Special Reporting	7-Mar-19	59,091	10,909	70,000
6	ASST. MANAGER FINANCE	22-Feb-19	59,091	10,909	70,000
7	ASST. MANAGER ACCOUNTS	7-Mar-19	59,091	10,909	70,000
8	Manager Media - Domestic & High Performance	15-Jul-19	75,455	14,546	90,001
9	ASST. MANAGER ACCOUNTS	30-Dec-19	59,091	10,909	70,000
10	Assistant Manager Special Projects	7-Apr-21	86,364	8,636	95,000
11	SGM Infrastructure & Projects	2-Apr-21	361,818	86,182	448,000
12	Director Human Resource	20-May-21	727,273	122,727	850,000
13	Assistant Manager Special Projects	8-Nov-21	68,182	6,818	75,000
14	GM Procurement	15-Dec-21	204,545	70,455	275,000
15	Manager Electrical	14-Dec-21	158,182	15,818	174,000
16	Accounts Officer	22-Nov-21	54,545	5,455	60,000
17	Manager HR Transformation	31-Dec-21	122,727	12,273	135,000
18	Sr. Manager Anti Corruption & Security	26-Jan-22	200,000	20,000	220,000

Annex 'B'

PCB Contractual Employees

			Terms at Time of Joining		
Sr.No	Designation	D.O.J.	Salary	Allowances	Gross Salary
1	Curator	8-Sep-17	95,000	-	95,000
2	ADMIN. OFFICER	18-Aug-17	30,000	-	30,000
3	RECEPTIONIST	25-Aug-17	24,000	-	24,000
4	Store Keeper	21-Aug-17	25,000	-	25,000
5	Security Guard	10-Jul-17	20,000	2,000	22,000
6	Security Guard	10-Jul-17	20,000	2,000	22,000
7	LIFT OPERATOR	11-Aug-17	24,000	-	24,000
8	HELPER	9-Aug-17	16,000	-	16,000
9	AM Domestic Cricket Operations	5-Sep-17	50,000	-	50,000
10	Manager Operations	7-Aug-17	100,000	-	100,000
11	Head High Performance Center	21-Aug-17	200,000	50,000	250,000
12	PLUMBER	9-Aug-17	22,000	-	22,000
13	Security Guard	5-Sep-17	20,000	2,000	22,000
14	Office Boy	9-Sep-17	16,000	-	16,000
15	EXECUTIVE ASST.	1-Nov-17	45,000	1,500	46,500
16	Head High Performance Center	1-Nov-17	250,000	50,000	300,000
17	Manager Marketing Communication	15-Nov-17	130,000	-	130,000
18	Manager Marketing Communication	14-Nov-17	95,000	30,000	125,000
19	HEAD CURATOR	30-Nov-17	50,000	-	50,000
20	GM Women Cricket	4-Dec-17	150,000	50,000	200,000
21	AM Finance & Contracts	8-Jan-18	90,000	-	90,000
22	Assistant Manager Legal	29-Jan-18	75,000	-	75,000
23	Security Guard	1-Feb-18	20,000	2,000	22,000
24	Security Guard	1-Feb-18	20,000	2,000	22,000
25	EXECUTIVE ASST.	1-Mar-18	26,000	-	26,000
26	DRIVER	1-Mar-18	24,000	-	24,000
27	DRIVER	1-Mar-18	24,000	-	24,000
28	DRIVER	1-Mar-18	24,000	-	24,000
29	DISH WASHERMAN	1-Mar-18	20,000	-	20,000
30	TANDOORI	1-Mar-18	20,000	-	20,000
31	DRIVER	1-Mar-18	24,000	-	24,000
32	MALI	1-Mar-18	20,000	-	20,000
33	MALI	1-Mar-18	20,000	-	20,000
34	Office Boy	1-Mar-18	20,000	-	20,000
35	JANITOR	1-Mar-18	20,000	-	20,000
36	JANITOR	1-Mar-18	20,000	-	20,000
37	JANITOR	1-Mar-18	20,000	-	20,000
38	JANITOR	1-Mar-18	20,000	-	20,000
39	Store Keeper	1-Mar-18	20,000	-	20,000
40	MANGER COACH EDUCATION	1-Mar-18	65,000	-	65,000
41	PHYSIOTHERAPIST	13-Mar-18	175,000	-	175,000
42	Data Entry Operator	1-Mar-18	30,000	-	30,000
43	Maintinence Incharge	2-Mar-18	25,000	-	25,000

44	RECEPTIONIST	2-Mar-18	25,000	-	25,000
45	ADMIN. OFFICER	2-Mar-18	25,000	-	25,000
46	Office Boy	2-Mar-18	15,000	-	15,000
47	Office Boy	2-Mar-18	15,000	-	15,000
48	HOUSE KEEPING STAFF	5-Mar-18	15,000	-	15,000
49	HOUSE KEEPING STAFF	2-Mar-18	15,000	-	15,000
50	HOUSE KEEPING STAFF	2-Mar-18	15,000	-	15,000
51	HOUSE KEEPING STAFF	2-Mar-18	15,000	-	15,000
52	HOUSE KEEPING STAFF	2-Mar-18	15,000	-	15,000
53	MALI	2-Mar-18	15,000	-	15,000
54	MALI	2-Mar-18	15,000	-	15,000
55	Office Boy	17-May-18	20,000	-	20,000
56	PLUMBER	16-May-18	20,000	-	20,000
57	Gardner	15-May-18	20,000	-	20,000
58	COOK	16-May-18	35,000	-	35,000
59	Office Boy	14-May-18	20,000	-	20,000
60	CHEF	16-May-18	50,000	-	50,000
61	ADMIN. OFFICER	17-May-18	35,000	-	35,000
62	Maintinence Incharge	16-May-18	35,000	-	35,000
63	Gym Attendant	14-May-18	25,000	-	25,000
64	F & B STAFF	16-May-18	20,000	-	20,000
65	F & B STAFF	16-May-18	20,000	-	20,000
66	ELECTRICIAN	16-May-18	20,000	-	20,000
67	HOUSE KEEPING STAFF	16-May-18	20,000	-	20,000
68	HOUSE KEEPING STAFF	16-May-18	20,000	-	20,000
69	HOUSE KEEPING STAFF	16-May-18	20,000	-	20,000
70	HOUSE KEEPING STAFF	29-May-18	20,000	-	20,000
71	Security Guard	2-Jul-18	25000.00	0.00	25000
72	Security Guard	2-Jul-18	25000.00	0.00	25000
73	AM Domestic Cricket Operations	27-Jul-18	55000.00	0.00	55000
74	Security Guard	2-Jul-18	25000.00	0.00	25000
75	Security Guard	2-Jul-18	25000.00	0.00	25000
76	Security Guard	1-Aug-18	25,000		25,000
77	Security Guard	2-Jul-18	25000.00	0.00	25000
78	Security Guard	2-Jul-18	25000.00	0.00	25000
79	Security Guard	2-Aug-18	25000.00	0.00	25000
80	Security Guard	2-Jul-18	25000.00	0.00	25000
81	Security Guard	2-Jul-18	25000.00	0.00	25000
82	Security Guard	2-Jul-18	25000.00	0.00	25000
83	REGIONAL HEAD COACH	3-Sep-18	80000.00	0.00	80000
84	REGIONAL HEAD COACH	3-Sep-18	70000.00	0.00	70000
85	Reg.Women Rep	3-Sep-18	80000.00	0.00	80000
86	Regional Fitness Trainer	10-Sep-18	60000.00	0.00	60000
87	REGIONAL ASST. COACH	3-Sep-18	60000.00	0.00	60000
88	REGIONAL ASST. COACH	3-Sep-18	70000.00	0.00	70000

89	REGIONAL ASST. COACH	3-Sep-18	70000.00	0.00	70000
90	REGIONAL HEAD COACH	20-Sep-18	95000.00	0.00	95000
91	REGIONAL ASST. COACH	20-Sep-18	60000.00	0.00	60000
92	Reg.Women Rep	3-Oct-18	50000.00	0.00	50000
93	Security Guard	1-Oct-18	25000.00	0.00	25000
94	Security Guard	13-Aug-18	25000.00	0.00	25000
95	Security Guard	13-Aug-18	25000.00	0.00	25000
96	Security Guard	13-Aug-18	25000.00	0.00	25000
97	Security Guard	6-Aug-18	25000.00	0.00	25000
98	Security Guard	1-Oct-18	25000.00	0.00	25000
99	Security Guard	9-Aug-18	25000.00	0.00	25000
100	Audit Officer	12-Nov-18	90000.00	0.00	90000
101	Manager Real Estate	19-Nov-18	95000.00	0.00	95000
102	COOK	1-Nov-18	30000.00	0.00	30000
103	Maid	1-Dec-18	15000.00	0.00	15000
104	Head High Performance Center	31-Dec-18	300000.00	50000.00	350000
105	Managing Director	1-Feb-19	2650000.00	0.00	2650000
106	Manager Security	25-Jan-19	95000.00	0.00	95000
107	Director Security & Anti-Corruption	15-Apr-19	385000.00	65000.00	450000
108	Director Commercial	1-Jun-19	700,000	65000.00	765,000
109	REGIONAL ASST. COACH	1-Jul-19	300000	0	300000
110	REGIONAL ASST. COACH	1-Dec-19	100000	0	100000
111	Content Writer	15-Jul-19	75000	0	75000
112	Assistant Manager Legal	1-Jul-19	50000	1500	51500
113	COORDINATOR	1-Jul-19	60000	0	60000
114	DISH WASHERMAN	1-Jul-19	22000	0	22000
115	DISH WASHERMAN	1-Jul-19	22000	0	22000
116	STEWARD	1-Jul-19	22000	0	22000
117	TANDOORI	1-Jul-19	22000	0	22000
118	Coordinator IT	1-Aug-19	45000	0	45000
119	JANITOR	1-Jul-19	22000	0	22000
120	JANITOR	1-Jul-19	22000	0	22000
121	Office Boy	1-Jul-19	22000	0	22000
122	JANITOR	1-Jul-19	22000	0	22000
123	JANITOR	1-Jul-19	22000	0	22000
124	PLUMBER	1-Jul-19	22000	0	22000
125	Manager Operations	16-Sep-19	85000	0	85000
126	PHYSIOTHERAPIST	18-Sep-19	85000	0	85000
127	PHYSIOTHERAPIST	19-Sep-19	85000	0	85000
128	PHYSICAL TRAINER	18-Sep-19	75000	0	75000
129	Kitchen Helper	1-Sep-19	27500	0	27500
130	DRIVER	5-Jul-19	26400	0	26400
131	Ground Staff	23-Aug-19	22000	0	22000
132	WATCHMAN	1-Jul-19	22000	0	22000
133	JANITOR	1-Jul-19	22000	0	22000
134	WATCHMAN	1-Jul-19	22000	0	22000
135	JANITOR	23-Aug-19	22000	0	22000

136	Office Boy	19-Aug-19	22000	0	22000
137	WATCHMAN	1-Jul-19	22000	0	22000
138	CRICKET ANALYST	24-Sep-19	60000	0	60000
139	CRICKET ANALYST	24-Sep-19	60000	0	60000
140	CRICKET ANALYST	9-Sep-19	60000	0	60000
141	CRICKET ANALYST	11-Sep-19	60000	0	60000
142	CRICKET ANALYST	25-Sep-19	60000	0	60000
143	MANAGER STADIA	26-Sep-19	85000	0	85000
144	CRICKET ANALYST	11-Sep-19	60000	0	60000
145	CRICKET ANALYST	24-Sep-19	60000	0	60000
146	CRICKET ANALYST	11-Sep-19	60000	0	60000
147	CRICKET ANALYST	1-Oct-19	60000	0	60000
148	CRICKET ANALYST	24-Sep-19	60000	0	60000
149	CRICKET ANALYST	11-Sep-19	60000	0	60000
150	CRICKET ANALYST	11-Sep-19	60000	0	60000
151	CRICKET ANALYST	9-Sep-19	60000	0	60000
152	CRICKET ANALYST	18-Oct-19	60000	0	60000
153	Manager Anti Corruption & Security	1-Nov-19	130000	0	130000
154	CRICKET ANALYST	25-Sep-19	60000	0	60000
155	CRICKET ANALYST	11-Sep-19	60000	0	60000
156	CRICKET ANALYST	11-Sep-19	60000	0	60000
157	PHYSICAL TRAINER	19-Sep-19	75000	0	75000
158	PHYSIOTHERAPIST	23-Sep-19	85000	0	85000
159	CRICKET ANALYST	11-Sep-19	60000	0	60000
160	COACH	1-Dec-19	190,000	-	190,000
161	ADMIN. OFFICER	7-Jan-20	75000	0	75000
162	Project Executive, PSL	30-Dec-19	550000	0	550000
163	Manager Anti Corruption & Security	9-Dec-19	150000	0	150000
164	SECURITY SUPERVISOR	6-Dec-19	32000	0	32000
165	Sr. Security Supervisor	7-Dec-19	37000	0	37000
166	Security Guard	6-Dec-19	25000	0	25000
167	Security Guard	6-Dec-19	25000	0	25000
168	Security Guard	6-Dec-19	25000	0	25000
169	Security Guard	6-Dec-19	25000	0	25000
170	GM Domestic Cricket Operations	2-Dec-19	250000	50000	300000
171	Finance Assistant	1-Jan-20	30000	0	30000
172	SECURITY SUPERVISOR	2-Dec-19	32000	0	32000
173	DRIVER	14-Feb-20	24000	0	24000
174	Security Guard	6-Feb-20	25000	0	25000
175	Security Guard	26-Apr-20	25000	0	25000
176	Security Guard	20-Apr-20	25000	0	25000
177	Security Guard	4-Feb-20	25000	0	25000
178	High Performance Operations Manager	1-Jun-20	249,000	-	249,000
179	Manager Compliance & Contract Management	10-Aug-20	170000	0	170000
180	CHIEF FINANCIAL OFFICER	3-Aug-20	1100000	90000	1190000

181	Security Guard	1-Aug-20	25000	0	25000
182	Security Guard	20-Aug-20	25000	0	25000
183	BOWLING COACH	7-Sep-20	500000	0	500000
184	Batting Coach	7-Sep-20	800000	0	800000
185	Assistant Coach 1st XI	17-Sep-20	400000	0	400000
186	Assistant Coach 1st XI	15-Sep-20	400000	0	400000
187	Head Coach First XI	1-Sep-20	500000	0	500000
188	Head Coach First XI	1-Sep-20	500000	0	500000
189	Head Coach First XI	1-Sep-20	500000	0	500000
190	Head Coach 2nd XI	1-Sep-20	400000	0	400000
191	Head Coach 2nd XI	1-Sep-20	400000	0	400000
192	Head Coach 2nd XI	15-Sep-20	400000	0	400000
193	Assistant Coach U-19	1-Sep-20	200000	0	200000
194	Assistant Coach U-19	1-Sep-20	200000	0	200000
195	Assistant Coach U-19	1-Sep-20	200000	0	200000
196	Assistant Coach U-19	1-Sep-20	200000	0	200000
197	Assistant Coach 2nd XI	1-Sep-20	300000	0	300000
198	Assistant Coach 2nd XI	1-Sep-20	300000	0	300000
199	Assistant Coach 2nd XI	20-Sep-20	300000	0	300000
200	Asst.to Chief Curator	12-Oct-20	45000	0	45000
201	OFFICE ASST.	5-Oct-20	69000	0	69000
202	AM Graphic Designer	13-Oct-20	70000	0	70000
203	SECURITY SUPERVISOR	5-Oct-20	32000	0	32000
204	Fielding Coach	10-Sep-20	600000	0	600000
205	AM Social Media	2-Nov-20	80000	0	80000
206	Manager Brand & Marketing, PSL	3-Nov-20	170000	0	170000
207	PSL Associate	20-Oct-20	80000	0	80000
208	Manager Anti Corruption & Security	11-Nov-20	170000	0	170000
209	SECURITY SUPERVISOR	5-Oct-20	32000	0	32000
210	Security Guard	5-Oct-20	25000	0	25000
211	Security Guard	5-Oct-20	25000	0	25000
212	Security Guard	5-Oct-20	25000	0	25000
213	Security Guard	1-Nov-20	25000	0	25000
214	PHYSIOTHERAPIST	1-Jan-21	90000	0	90000
215	Sr. Manager Brand	9-Feb-21	245000	0	245000
216	Manager Partnership & Sales	21-Jan-21	170000	0	170000
217	Manager Anti-Corruption	19-Jan-21	170000	0	170000
218	Security Guard	1-Jan-21	25000	0	25000
219	Security Guard	20-Jan-21	25000	0	25000
220	Security Guard	20-Jan-21	25000	0	25000
221	Security Guard	20-Jan-21	25000	0	25000
222	Security Guard	1-Jan-21	25000	0	25000
223	Security Guard	1-Jan-21	25000	0	25000
224	Security Guard	11-Dec-20	25000	0	25000
225	Security Guard	11-Dec-20	25000	0	25000
226	Security Guard	11-Dec-20	25000	0	25000

227	Security Guard	11-Dec-20	25000	0	25000
228	Store/Procurement Incharge	1-Jan-21	60000		60000
229	Housekeeping Attendant	1-Jan-21	25000	0	25000
230	Videographer	22-Apr-21	70000	0	70000
231	CEO - CA	7-May-21	450000	50000	500000
232	CEO - CA	2-Jun-21	450000	50000	500000
233	Turf Administrator	5-Jul-21	80,000	-	80,000
234	Turf Administrator	8-Jul-21	80,000	-	80,000
235	Turf Administrator	5-Jul-21	80,000	-	80,000
236	CEO - CA	6-Jul-21	450,000	50,000	500,000
237	CEO - CA	2-Aug-21	450,000	50,000	500,000
238	Head Coach- CCA	1-Jul-21	125,000	-	125,000
239	Head Coach- CCA	7-Jul-21	125,000	-	125,000
240	Head Coach- CCA	1-Jul-21	150,000	-	150,000
241	Head Coach- CCA	10-Jul-21	125,000	-	125,000
242	Head Coach- CCA	7-Jul-21	60,000	-	60,000
243	Head Coach- CCA	1-Jul-21	75,000	-	75,000
244	Head Coach- CCA	8-Jul-21	125,000	-	125,000
245	Head Coach- CCA	13-Jul-21	125,000	-	125,000
246	Head Coach- CCA	1-Jul-21	75,000	-	75,000
247	Head Coach- CCA	7-Jul-21	125,000	-	125,000
248	Head Coach- CCA	8-Jul-21	150,000	-	150,000
249	Head Coach- CCA	9-Jul-21	125,000	-	125,000
250	Head Coach- CCA	8-Jul-21	75,000	-	75,000
251	Head Coach- CCA	1-Jul-21	125,000	-	125,000
252	Head Coach- CCA	8-Jul-21	125,000	-	125,000
253	Head Coach- CCA	1-Jul-21	125,000	-	125,000
254	Head Coach- CCA	8-Jul-21	50,000	-	50,000
255	Head Coach- CCA	1-Jul-21	125,000	-	125,000
256	Head Coach- CCA	1-Jul-21	125,000	-	125,000
257	Head Coach- CCA	1-Jul-21	125,000	-	125,000
258	Head Coach- CCA	1-Jul-21	125,000	-	125,000
259	Head Coach- CCA	7-Jul-21	100,000	-	100,000
260	CEO - CA	16-Aug-21	450,000	50,000	500,000
261	Head Coach- CCA	1-Jul-21	75,000	-	75,000
262	Head Coach- CCA	8-Jul-21	150,000	-	150,000
263	Head Coach- CCA	1-Jul-21	50,000	-	50,000
264	Head Coach- CCA	1-Jul-21	125,000	-	125,000
265	Head Coach- CCA	7-Jul-21	50,000	-	50,000
266	Head Coach- CCA	15-Jul-21	60,000	-	60,000
267	Head Coach- CCA	13-Jul-21	125,000	-	125,000
268	Head Coach- CCA	16-Jul-21	150,000	-	150,000
269	Head Coach- CCA	16-Jul-21	125,000	-	125,000
270	Head Coach- CCA	17-Jul-21	100,000	-	100,000
271	Head Coach- CCA	17-Jul-21	125,000	-	125,000
272	Head Coach- CCA	16-Jul-21	100,000	-	100,000
273	Head Coach- CCA	16-Jul-21	50,000	-	50,000

274	Head Coach- CCA	8-Jul-21	150,000	-	150,000
275	Head Coach- CCA	6-Jul-21	100,000	-	100,000
276	Head Coach- CCA	8-Jul-21	75,000	-	75,000
277	Head Coach- CCA	9-Jul-21	75,000	-	75,000
278	Head Coach- CCA	17-Jul-21	100,000	-	100,000
279	Head Coach- CCA	17-Jul-21	75,000	-	75,000
280	Head Coach- CCA	16-Jul-21	75,000	-	75,000
281	Head Coach- CCA	1-Jul-21	125,000	-	125,000
282	Head Coach- CCA	8-Jul-21	75,000	-	75,000
283	Head Coach- CCA	16-Jul-21	60,000	-	60,000
284	Head Coach- CCA	8-Jul-21	125,000	-	125,000
285	Head Coach- CCA	1-Jul-21	60,000	-	60,000
286	Head Coach- CCA	16-Jul-21	75,000	-	75,000
287	Head Coach- CCA	16-Jul-21	75,000	-	75,000
288	Head Coach- CCA	16-Jul-21	125,000	-	125,000
289	Head Coach- CCA	16-Jul-21	75,000	-	75,000
290	Head Coach- CCA	17-Aug-21	50,000	-	50,000
291	Head Coach- CCA	16-Jul-21	75,000	-	75,000
292	Head Coach- CCA	16-Jul-21	75,000	-	75,000
293	Head Coach- CCA	1-Jul-21	50,000	-	50,000
294	Head Coach- CCA	17-Jul-21	50,000	-	50,000
295	Head Coach- CCA	17-Jul-21	75,000	-	75,000
296	Head Coach- CCA	16-Jul-21	75,000	-	75,000
297	Head Coach- CCA	16-Jul-21	100,000	-	100,000
298	Head Coach- CCA	7-Jul-21	100,000	-	100,000
299	Head Coach- CCA	16-Jul-21	125,000	-	125,000
300	Head Coach- CCA	10-Jul-21	50,000	-	50,000
301	Head Coach- CCA	20-Aug-21	75,000	-	75,000
302	Head Coach- CCA	16-Jul-21	50,000	-	50,000
303	Head Coach- CCA	1-Jul-21	150,000	-	150,000
304	Head Coach- CCA	17-Jul-21	100,000	-	100,000
305	Head Coach- CCA	24-Jul-21	75,000	-	75,000
306	Head Coach- CCA	7-Jul-21	125,000	-	125,000
307	Head Coach- CCA	1-Jul-21	125,000	-	125,000
308	Head Coach- CCA	1-Jul-21	125,000	-	125,000
309	Head Coach- CCA	1-Jul-21	50,000	-	50,000
310	Assistant Manager Merchandising	6-Sep-21	80,000	-	80,000
311	Physiotherapist Sindh U-19 Team	5-Oct-21	85,000	-	85,000
312	Head Coach- CCA	4-Oct-21	75,000	-	75,000
313	Head Coach- CCA	17-Sep-21	210,000	-	210,000
314	Head Coach- CCA	16-Jul-21	60,000	-	60,000
315	Head Coach- CCA	9-Jul-21	60,000	-	60,000
316	Chief Medical Officer	1-Oct-21	1,000,000	215,000	1,215,000
317	Head of Women Cricket	1-Oct-21	300,000	50,000	350,000
318	GM Cricket Operations	1-Nov-21	150,000	-	150,000

319	Head Coach- CCA	16-Jul-21	75,000	-	75,000
320	Head Coach- CCA	16-Jul-21	75,000	-	75,000
321	Head Coach- CCA	8-Jul-21	150,000	-	150,000
322	Head Coach- CCA	9-Jul-21	125,000	-	125,000
323	Head Coach- CCA	10-Nov-21	125,000	-	125,000
324	Head Coach- CCA	1-Jul-21	50,000	-	50,000
325	Strength & Conditioning Coach-CA(U-19)	2-Sep-21	80,000	-	80,000
326	Strength & Conditioning Coach-CA(U-19)	8-Oct-21	85,000		85,000
327	GM Cricket Operations	8-Oct-21	125,000	-	125,000
328	ASST. MANAGER FINANCE	1-Dec-21	80,000	-	80,000
329	HR & Admin Officer	1-Nov-21	45,000	-	45,000
330	Head Coach- CCA	13-Jul-21	125,000	-	125,000
331	Head Coach- CCA	16-Jul-21	60,000	-	60,000
332	Head Coach- CCA	8-Jul-21	75,000	-	75,000
333	Assistant Coach 2nd XI	1-Oct-21	300,000	-	300,000
334	Head Coach U-19	1-Nov-21	200,000	-	200,000
335	CRICKET ANALYST	13-Sep-21	64,000	-	64,000
336	PHYSIOTHERAPIST	8-Oct-21	100,000		100,000
337	PHYSIOTHERAPIST	8-Oct-21	100,000		100,000
338	DRIVER	11-Jan-22	24,000	-	24,000
339	Manager Finance	31-Dec-21	150,000	-	150,000
340	COORDINATOR	20-Dec-21	98,382	-	98,382
341	ASST. MANAGER FINANCE	5-Jan-22	90,000	-	90,000
342	HR & Admin Officer	3-Jan-22	55,000	-	55,000
343	Head Coach- CCA	16-Jul-21	60,000	-	60,000
344	Chief Executive Officer	27-Dec-21	2,500,000	-	2,500,000
345	Bowling Assistant	3-Jan-22	40,000	-	40,000
346	Sr. Security Supervisor	3-Jan-22	55,000	-	55,000
347	Security Guard	1-Jan-22	25,000	-	25,000
348	Jr. Sports Doctor	26-Jan-22	200,000	50,000	250,000
349	Security Guard	7-Feb-22	25,000		25,000
350	Security Guard	7-Feb-22	25,000		25,000

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر مشتاق احمد: میں نے sports کے حوالے سے سوال کیا ہے کیونکہ sports بائیس کروڑ کی آبادی کے لیے بہت ضروری بھی ہے اور soft image بھی ہے۔ بد قسمتی سے ہماری sports کے ادارے ریٹائرڈ جرنیلوں کے قبضے میں ہیں اور ان کی کوئی خاص کارکردگی نہیں ہے۔ میں نے گزشتہ پانچ سال میں PCB کے مستقل، عارضی اور ایڈہاک ملازمین کے حوالے سے پوچھا تھا۔ اس کا جواب آیا ہے کہ پانچ سالوں میں 368 بھرتیاں ہوئی ہیں جن میں 350 عارضی اور 18 مستقل ہیں۔ ایک یہ بات ہے کہ آپ اتنی بھرتیاں عارضی بنیاد پر کریں گے تو میرا یہ سوال ہے کہ اس سے ادارہ جاتی استحکام کیسے آئے گا اور institutionalization کیسے ہو گی؟

جناب! میں نے دوسرا سوال یہ پوچھا ہے کہ کتنا اضافہ ہوا ہے، مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ اضافہ ہوا ہے لیکن کتنا اضافہ ہوا ہے، اس کی تفصیل نہیں دی گئی ہے، ایڈہاک ملازمین کی نہیں دی گئی تو آپ تفصیل بتا دیں اور معلومات دے دیں کہ ایڈہاک ملازمین کی تنخواہوں میں گزشتہ پانچ سالوں

میں کتنا اضافہ ہوا ہے۔ آپ Annex-A دیکھ لیں کہ بڑی خوفناک صورت حال ہے، آپ نمبر 4 کو دیکھیں کہ Director Media and Communication کے allowances 177000 روپے ہیں اور نمبر 12 کو دیکھیں، Director Human Resource کے allowances 122000 روپے ہیں یعنی 18 مستقل ملازمین کے allowances موجود ہیں۔ 350 عارضی ملازمین میں سے صرف 24 ملازمین کے allowances موجود ہیں۔ یہ خوفناک عدم برابری ہے، ایک طبقاتی تقسیم ہے، 350 ملازمین میں صرف 18 ملازمین کو allowances ملتے ہیں اور 18 کے 18 مستقل ملازمین کو allowances ملتے ہیں اور 150000 کے allowances ملتے ہیں۔ یہ اتنی عدم برابری اور عدم مساوات کیوں ہے؟

Mr. Chairman: Honourable Federal Minister for Inter Provincial Coordination, yes, Mr. Ehsan Ur Rehman Mazari Sahib.

جناب احسان الرحمٰن مزاری (وفاقی وزیر برائے بین الصوبائی رابطہ): جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ۔ قابل احترام سینیٹر صاحب نے سوال پوچھا ہے کہ کتنے ملازمین ایڈہاک پر ہیں۔ میں سینیٹر صاحب کو بتا دوں کہ ہماری Ministry of IPC کا اس پر کوئی administrative control نہیں ہے، ان کی summaries اور سوالات ہوتے ہیں، we just answer them. میں قابل احترام سینیٹر صاحب کو بتانا چاہتا ہوں کہ PCB نے کوئی ایڈہاک basis پر ملازم نہیں رکھا اور 18 ملازمین regular basis پر ہیں اور 350 ملازمین contract پر ہیں۔ ان کا perks and privileges کے بارے میں سوال تھا تو Annexure-A میں perks and privileges کے حوالے سے ان کو بتا دیا گیا ہے اور اس میں لکھا ہوا ہے اور یہ printed ہے کہ ان کی salary میں allowances کتنے ہیں۔

جناب! ان کا دوسرا سوال تھا کہ ان کی تنخواہ میں کتنا اضافہ ہوا ہے تو ہر سال 10% ہوتا تھا اور it has mentioned over there جیسے 2017 and 2018 میں 17 جولائی کو 10% اضافہ ہوا ہے اور 2018 and 2019 میں 18 جولائی کو 10% اضافہ ہوا ہے۔ قابل احترام نے پوچھا ہے کہ جو contract basis پر تھے، ان کی salaries میں اضافہ کیوں نہیں

ہوا۔ ان کی salary میں بھی اضافہ ہوا ہے لیکن PCB نے ایڈہاک basis پر کوئی بندہ نہیں لیا، نہ کوئی بندہ ہے اور نہ ہم ان کو salary دیتے ہیں۔ آپ کا شکریہ۔

جناب چیئرمین: اگر میں آپ کو ایک مشورہ دوں کہ اس سوال کو کمیٹی میں بھیجتے ہیں، وہاں پر PCB کو بلائیں اور ان سے پوچھیں کیونکہ ان کے پاس administrative control نہیں ہے۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب! PCB اور Pakistan Olympics کس کو جواب دہ ہیں کیونکہ وزیر صاحب نے یہ کہا کہ ہماری کوئی administrative authority نہیں ہے۔ پاکستان میں sports کے ادارے سفید ہاتھی بنے ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین: ان کے boards ہیں، وہی کرتے ہیں اور associations ہیں۔

سینیٹر مشتاق احمد: آپ اس کو کمیٹی میں بھیج دیں۔

جناب چیئرمین: اس سوال کو متعلقہ کمیٹی کو بھیجا جاتا ہے۔ جی وزیر صاحب۔

جناب احسان الرحمٰن مزاری: جناب! جیسے میں نے قابل احترام سینیٹر صاحب سے پہلے عرض کیا کہ ہمارا ان پر کوئی administrative control نہیں ہے۔ ان کے جو سوالات آتے ہیں تو we are answerable اور ہم صرف سوالات کے جوابات دے سکتے ہیں۔ یہ Ministry of IPC کے under ہے، آپ یہ سمجھیں کہ 100% میں سے 5% ہمارے پاس ہے، باقی ہمارا ان پر کوئی administrative control نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی ٹھیک ہے۔ قابل احترام سینیٹر دنیش کمار صاحب! آپ ضمنی سوال پوچھیں۔

سینیٹر دنیش کمار: میں شکر گزار ہوں کہ ایک دو وزراء صاحبان آتے تو ہیں، پہلے کی نسبت اب تھوڑی بہتری آئی ہے۔

جناب چیئرمین: ماشاء اللہ سارے ministers بیٹھے ہیں۔ سینیٹر محمد طلحہ محمود صاحب بھی بیٹھے ہیں اور انہیں آپ سے گلہ ہے کہ آپ بلوچستان میں levies کے بارے میں کوئی سوال نہیں کرتے۔

سینیٹر دنیش کمار: نہیں سوال کریں گے۔ میرے Minister صاحب سے دو سوالات ہیں جب PCB میں جیسے کہا گیا کہ عارضی، ایڈہاک اور مستقل بنیاد پر ملازمین بھرتی کئے جاتے ہیں۔ آیا اس میں اقلیتوں اور خواتین کا کوٹا مد نظر رکھا جاتا ہے؟ ایک میرا یہ سوال ہے اور یقیناً یہ آپ کے علم میں بھی نہیں ہو گا کہ اس پر عمل درآمد نہیں ہوتا ہے۔ جناب! دوسرا سوال ہے کہ آپ کے علم میں ہے اور میں ایک حیرت انگیز بات بتانے چاہتا ہوں کہ ہمارے پاکستان میں جتنے boards, authorities and corporations ہیں، ان کے Act کے تحت Parliamentarians ان کے members ہیں، جہاں پر Parliamentarians members ہوتے ہیں، ان کی meeting ہی نہیں ہوتی، ان Parliamentarians کو بلایا ہی نہیں جاتا ہے جب وزیر صاحب نہیں ہوتے تو یہ ہونا چاہیے کہ اس کو Parliamentarian Chair کرے، مگر Secretary Chair کرتا ہے۔ یہ ہمارے Parliamentarians کی بے عزتی ہے۔ جناب چیئرمین! میں چاہتا ہوں کہ آپ اس پر action لیں کیونکہ اس سے ایوان بالا کا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ question hour کے بعد بات کریں تو میں کوئی ruling دیتا ہوں۔ آپ کا شکریہ۔ میں نے وہ کر دیا ہے۔

Mr. Chairman: The questions Hour is over. The remaining questions and their replies are placed on the Table of the House be treated as read.

*Question No. 52 Senator Hidayatullah Khan:

Will the Minister for Federal Education, Professional Training, National Heritage and Culture be pleased to state whether it is a fact that recently Federal Directorate of Education has directed all Heads of educational institutions in Islamabad Capital Territory to resume duties after five days of COVID-19 positive tests without waiting for their negative reports, if so, the details of precautionary measures taken to save lives of

minor children and reasons for approval and issuance of such directions by the FDE / Ministry?

Rana Tanveer Hussain: Federal Directorate of Education has issued the directions regarding Home Isolation and Discharge during COVID-19 in compliance with the guidelines issued by M/ o National Health Services, Regulation & Coordination, dated 21-01-2022 which are inter alia given below:

- People with COVID-19 should isolate for 5 days and if they are asymptomatic or their symptoms are resolving (without fever for 24 hours).
- This should be followed by strictly wearing a mask for 5 days when around others to minimize the risk of infecting people they encounter.
- The case of individuals extraordinary occurrence of symptoms after five days will be dealt in accordance with medical certificate provided by the COVID-19 infected individual.

All employees of FDE and its educational institutions have been advised to wear face mask and use hand sanitizer frequently in order to avoid infection with COVID-19.

Annex-I

GOVERNMENT OF PAKISTAN
CABINET SECRETARIAT
ESTABLISHMENT DIVISION
*****

4/3/2016-T-IV

Islamabad, the 21st October, 2020

OFFICE MEMORANDUM

Subject: **AMENDED POLICY GUIDELINES FOR FOREIGN APPOINTMENTS AND POSTINGS IN PAKISTAN MISSIONS ABROAD AND AGAINST PAKISTAN'S SEATS IN INTERNATIONAL, MULTILATERAL, BILATERAL AND REGIONAL ORGANIZATIONS, FORA AND BODIES.**

The undersigned is directed to refer to above cited subject and to say that the Prime Minister has been pleased to approve amendments in Para-1(viii, ix) of this Division's Policy circulated vide O.M No.4/3/2016-T-IV, dated 16-02-2016 for foreign appointments and postings in Pakistan Missions Abroad and against Pakistan's seats in international, Multilateral, Bilateral and regional organizations, Fora and Bodies. The amended policy is as under:

i) For the purposes of these policy guidelines, "foreign posting" means and includes, but is not limited to, foreign appointments and postings in Pakistan Missions Abroad and against Pakistan's Seats in International, Multilateral, Bilateral and Regional Organizations, Fora and Bodies; but does not include foreign postings related to defence, intelligence and security affairs and foreign posts which are the cadre posts of any service, cadre or occupational group;

ii) The services, cadres and occupational groups, eligible for selection against each foreign post, against which foreign posting is made, will be clearly defined and identified by the concerned Ministry or Division, keeping in view the job description and responsibility of each foreign post vis-a-vis services, cadres and occupational groups, the officers of which generally possess the qualification, experience and skills necessary to fulfil these responsibilities efficiently;

iii) The concerned Ministry or Division, in each case, shall ensure that selection process is completely transparent and absolutely merit-based. Such transparency and merit shall be clearly visible from the processes, procedures and practices that are adopted for selection;

iv) All foreign posts that are vacant and available or are likely to become vacant and available within one year of the date of circulation of such vacancy, will be circulated amongst the officers of the identified services, cadres and occupational groups, clearly specifying eligibility criteria in terms of educational qualifications, experience, age and so forth;

v) There shall be a precondition of passing a written qualifying test, but the test shall be organized by the concerned Ministry through the Lahore University of Management Sciences, Lahore or the Institute of Business Administration, Karachi;

vi) The minimum qualifying score in the written test will be set at 60 percent;

vii) Candidates qualifying the test will be called for an interview, which will be conducted by a committee to be constituted with the approval of the Prime Minister;

viii) Sixty percent weightage will be given to the written test scores and forty percent weightage to the interview scores;

ix) Fifty percent passing marks in the interview, and the candidates scoring less than the required threshold shall be deemed to have failed to qualify for the position;

x) Successful candidates shall be given, in order of their merit, comprising of summation of scores in written test and interview, the option to choose the station of their choice from amongst circulated stations;

xi) The tenure fixed for each foreign post shall be strictly followed and will not be extendable;

xii) An officer of identified services, cadres and occupational groups for any foreign post will be eligible for two tenures of foreign posting in his entire service, provided that there shall be an intervening period of at least three years between two such tenures;

xiii) No relaxation or exception to the above policy guidelines shall be granted without prior approval of the Prime Minister for which the concerned Ministry shall provide detailed justifications in a Summary; and,

xiv) Failure to initiate and complete the process of selection of new officers, prior to completion of tenures of incumbents shall be the personal responsibility of the concerned Secretary.

2. The Ministries/Divisions are requested to strictly follow this procedure in future while recommending officers for posting abroad in Pakistan Missions and against Pakistan's seats in International, Multilateral, Bilateral and Regional Organizations, Fora and Bodies.

21/11/2020

(Saieed Ramzan)
Joint Secretary (Training)
Ph:9103670

All the Secretaries to the Federal Government
All Chief Secretaries

CURRENT STATUS OF CWAs POSTED AT PAKISTAN MISSIONS ABROAD

Sr. No	Country	Station (Embassy/Consulate /High Commission)		Incumbent CWA
1	South Korea	Seoul	(Embassy)	Mr. Muhammad Adil Khan
2	Greece	Athens	(Embassy)	Mr. Haider Sultan
3	USA	New York	(Consulate)	Mr. M. Usman Anwar Goraya
4.	Malaysia	Kuala Lumpur	(High Commission)	Mr. Haseeb Shahbaz Amin
5	Bahrain	Bahrain	(Embassy)	Mrs. Tahira Saleem
6	Oman	Muscat	(Embassy)	Ateeq Ur Rehman Khan
7	UAE	Abu Dhabi	(Embassy)	Mr. Sami Ullah Khan
8	Kuwait	Kuwait	(Embassy)	Mr. Farrukh Amir Sial
9	Qatar	Doha-I	(Embassy)	Mr. Waheed Ullah Khan
10	Qatar	Doha-II	(Embassy)	Mr. Arsalan Khan Tanoli
11	Saudi Arabia	Riyadh-I	(Embassy)	Mr. Sohail Babar
12	Saudi Arabia	Riyadh-II	(Embassy)	Mr. Muhammad Masoom
13	Saudi Arabia	Riyadh-III	(Embassy)	Mr. Najam Nawaz Saqib
14	Saudi Arabia	Jeddah-I	(Consulate)	Mr. Saqib Ali Khan
15	Saudi Arabia	Jeddah-II	(Consulate)	Mr. Abdul Rouf Mayo
16	Saudi Arabia	Jeddah-III	(Consulate)	Mr. Shiraz Ali
17	Japan	Tokyo	(Embassy)	Aashij Luqman Hafiz
18	Iraq	Baghdad	(Embassy)	Vacant
19	U.K.	Manchester	(Consulate)	Vacant
20	UAE	Dubai-I	(Consulate)	Vacant
21	UAE	Dubai-II	(Consulate)	Vacant
22	South Africa	Pretoria	(Embassy)	Vacant
23	Spain	Barcelona	(Consulate)	Vacant
24	Italy	Milan	(Consulate)	Vacant

Occupation Status of the Posts of Officials in CW Wings Abroad (Assistant/Stenotypist/APs/Drivers)

Assistant

Sr.No	Station	Presently posted abroad	Domicile
1	Kuwait	Mr. Mahboob Alam	Punjab
2	Bahrain	Vacant	
3	Jeddah-II	Vacant	
4	Milan	Vacant	
5	Manchester	Vacant	
6	Dubai-II	Mr. Sohail Ahmed	Punjab
7	New York	Mr. Shabir Khan	KPK
8	Dubai-I	Mr. Muhammad Javed Khan	AJ&K
9	Riyadh	Mr. Farrukh Masood	Punjab
10	Jeddah-I	Syed Niaz Hussain Shah	KPK
11	Muscat	Mr. Khadim Hussain	Sindh (R)
12	Doha-I	Mr. Zaki Ahmed	Punjab
13	Abu Dhabi	Mr. Mohsin Ali Bhutto	Sindh (R)
14	Jeddah-III	Syed Munawar Ali Zaidi	ICT
15	Riyadh-I	Vacant	
16	Riyadh-III	Mr. Sagheer Ahmed	KPK
17	Tokyo	Mr. Shafique Ahmed	KPK
18	Baghdad	Vacant	
19	Barcelona	Vacant	
20	Pretoria	Vacant	
21	Doha-II	Vacant	

Assistanty Private Secretaries (APS)			
Sr.No	Station	Presently posted abroad	
1	New York	Mr. Muhammad Saqlan	ICT
2	Jeddah-II	Mr. Abdul Qadir	KPK
3	Riyadh-I	Mr. Muhammad Tariq Mahsood	KPK
4	Barcelona	Vacant	
5	Abu Dhabi	Vacant	
6	Riyadh-II	Mr. Saeed Ullah Khan	KPK
7	Manchester	Mr. Irfan Ashiq	Punjab
8	Kuala Lumpur	Mr. Muhammad Imran	ICT
	Pretoria	Vacant	
9	Dubai-I	Vacant	
10	Doha-II	Mr. Ghulam Qadir	Balichistan
11	Jeddah-III	Mr. Nasrullah Jan	KPK
12	Seoul	Mr. Aftab Ahmed	KPK
Stenotypist			
Sr.No	Station	Presently posted abroad	
1	Doha-I	Mr. Jamil Ahmed	Sindh (R)
2	Bahrain	Mr. Muhammad Khalil Khan	Balichistan
3	Jeddah-I	Mr. Muzaffar Hussain	Sindh (U)
4	Milan	Mrs. Salma	Punjab
5	Riyadh-III	Mr. Waheed Hussain Shah	KPK
6	Kuwait	Mr. Awais	Punjab
7	Baghdad	Mr. Babar Hafeez	Punjab
8	Athens	Mr. Muhammad Usman Anjum	ICT
9	Dubai-II	Mr. Zubair Ahmed	Sindh (R)
10	Muscat	Mr. Abdul Samad	Sindh (R)
11	Tokyo	Mr. Awais Ahmed	Punjab

Drivers			
1	Doha-II	Mr. Muhammad Qayum	Punjab
2	Dubai-I	Mr. Muhammad Sarfraz	AJ&K
3	Jeddah-III	Mr. Karamat Hussain	Punjab
4	Manchester	Mr. Shahnawaz Khan	Sindh (U)
5	Milan	Mr. Karamat Gul	KPK
6	Muscat	Mr. Ali Asghar	Sindh (R)
7	Pretoria	Vacant	
8	Riyadh-I	Mr. Ali Gohar Lashari	Sindh (R)
9	Riyadh-III	Mr. Muhammad Faisal	KPK
10	Tokyo	Mr. Saleem Akhtar	Punjab

Summary of the Total Posts			
Post	Filled:	Vacant	Total
Assistant	12	9	21
APS	9	4	24
Stenotypist	11		
Drivers	9	1	10

*Question No. 74 Senator Kamran Murtaza:

Will the Minister for Federal Education, Professional Training, National Heritage and Culture with reference to Question No. 18 replied on 4th January, 2022 be please to state whether it is a fact that a number of female teachers in BS-16 in Federal Directorate of Education have not yet been given time scale promotion, if so, details indicating the number of said female teachers, reasons of delay and the time by which the same will be given promotions?

Rana Tanveer Hussain:

1. School Setup

At present 1334-female teachers are working as Senior Elementary Teachers (SET) (BS-16) under Federal Directorate of Education (FDE).

- 1213-teachers have been granted time scale promotion.
- 72-teachers were not granted time scale promotion due to incomplete required length of service for time scale promotion.
- 49-teachers were not granted time scale promotion due to shortage of ACRs, disciplinary proceeding etc.

Upon completion of requisite documents and codal formalities, remaining time scale cases shall be duly processed.

2. Model Setup

212 Junior Teachers were regularized through Cabinet Sub-Committee on 01-10-2011. The case of existing 196 Junior Teachers was placed before Departmental Promotion Committee (DPC) for grant of Higher Time Scale during 2021 wherein Committee decided to seek guidance from Establishment Division regarding condition imposed by honourable Islamabad High Court that "Whether Cabinet Sub-Committee be treated as legitimate alternative forum for the prescribed recruitment procedure". Reply of the same is still awaited. The matter will be considered as & when the response is received from Establishment Division.

*Question No. 75 Senator Seemee Ezdi:

Will the Minister for Inter-Provincial Coordination be pleased to state whether there is any proposal under consideration for talent hunt program in

sports followed by proper training and support to young athletes throughout the country, if so, details thereof?

Mr. Ehsaan-ur-Rehman Mazari: M/o sports has been devolved in the wake of 18th Constitutional Amendment and resources have been shifted to provinces under NFC Award. The province have now a handsome sports budget which can be utilized for establishing academies, nurseries and making sports mandatory in schools besides development of sports infrastructure. Despite limited resources, the Pakistan Sports Board is organizing training camps, providing foreign training to athletes, hiring the services of foreign qualified coaches and providing necessary financial assistance. The provinces should play their role to prepare an athlete from grassroots level.

The NSFs are responsible for promotion of their respective sports disciplines in the country and to hunt talent at grass root level. The NSFs call for trials to the general public wherein equal opportunity is provided to all to show case their talent, besides the Universities and Educational Boards organize sporting events for hunting the talent.

Pakistan Sports Board provides all necessary administration technical and other assistance to its affiliated NSFs to carry out their activities which also includes proper training to young athletics.

*Question No. 76 Senator Seemee Ezdi:

Will the Minister for National Food Security and Research be pleased to state:

(a) the province wise details of number of registered women agripreneurs associated with dairy farming and agriculture; and

(b) the details of technical and financial assistance extended by the Government to them so far?

Mr. Tariq Bashir Cheema: (a) • In Punjab, there are around 20 commercial dairy farms and 380 small scale women agriprenuers associated with dairy farming.;

• In Sindh, under the Sindh Agricultural Growth Project with focus on establishment of dairy value chain, a total of 2719 women farmers have been registered as members in 153 Milk Producer Groups (MPGs) of ten (10) targeted districts i.e. Hyderabad, Thatta, Mirpurkhas, Umerkot, Tharparkar, Shaheed Benazirabad, Naushehroferoz, Khairpur, Sukkur & Larkana;

• The KP and Balochistan are not dealing with women agriprenuers associated with dairy farming.

(b) • The Livestock and Dairy Development Department, Government of Punjab extends cost of free services to these women agriprenuers like feasibility of dairy farms, awareness/ training in livestock management, disease control, treatment, vaccination, breed improvement, livestock marketing and Artificial Insemination with quality semen on subsidized rates.

• The Livestock & Fisheries Department; Government of Sindh under "Sindh Agricultural Growth Project" extends capacity building, direct support through establishment of milk collection centers at each Milk Producer Group on cost sharing basis (70% share by project & 30% by farmer) and delivery of animal health

services including preventive vaccination, disease diagnosis & treatment.

*Question No. 76-A Senator Seemee Ezdi:

Will the Minister for National Food Security and Research be pleased to state:

(a) the name of institutions imparting training in practicing Dairy Farming in the country; and

(b) details training plan and procedure for enrollment in trainings?

Mr. Tariq Bashir Cheema: (a) The list of institutes imparting trainings in practicing dairy farming in Pakistan is attached as Annexure-I.

(b) Since this pertains to respective institutions therefore, training plan and procedure for enrollment in trainings has been reqsuted from the institutions (Annexure-II).

ANNEXURE-I

Name of Institutions Imparting Training in Practicing Dairy Farming in the Country

	Name of Institutions	
	University of Veterinary & Animal Sciences	
	University of Agriculture	
	Sindh University of Agriculture	
	KPK University of Agriculture	
	Gomal College of Vet Sciences	D I Khan
	College of Veterinary & Animal Sciences	
	PMAS Arid Agriculture University	
	Lasbela University of Agriculture Water & Marine Sciences	
	Riphah College of Veterinary Sciences	
10.	Cholistan University of Animal & Vet Sciences	Bahawalpur
11.	Bahauddin Zakriya University	Multan
12.	University of Poonch	Rawalakot, AJ&K
13.	Baqai College of Vet Sciences (Private Sector)	Karachi
	S B B University of Veterinary & Animal Sciences	Sakrand
	KBCMA College of Veterinary & Animal Sciences, Narowal	Narowal

ISLAMABAD

Experiment Station, Fazilpur, Rajanpur.
Experiment Station, Jhangirabad, Khanewal
Experiment Station, Bahadarnager, Okara
Experiment Station, Qadirabad, Sahiwal
Experiment Station, Bhunikay, Kasur
Centre for Conservation of Indigenous Breeds
Experiment Station, Khizarabad, Sargodha
Production Unit, Qadirabad, Sahiwal
Production Unit, Karaniwala, Bahawalpur
Production Unit, Kallurkot, Bhakhar
Livestock Farm, Rakhmani, Bhakhar
Breeding and Research Centre, Rakhmani, Bhakhar
nd Development Centre (Angora Goat Farm), Rakh Khairy Wala, Layyah
ck Services Training Centre, Bahadurnagar, Okara
Services Training Centre, Sheikhupura.
Barani Livestock Production Research Institute, Kherimurat District Attock.
Livestock Paramedic School, Haroonabad.

SINDH

1. Central Veterinary Diagnostic Laboratory (CVDL), Tandojam, Sindh
2. Livestock Experimental Station, Karachi
3. Sindh Institute of Animal Health, Karachi.
4. Red Sindhi Cattle Breeding Farm, Tando Muhammad Khan
5. Livestock Experiment Station, Nabisar
6. Livestock Development and Research Farm for Kundi Buffaloes
7. Kamori Goat Farm, Khudabad, Dadu
8. Semen Production Unit, Karachi
9. Semen Production Unit, Rohri
10. Sindh Poultry Vaccine Centre, Karachi

ZAD JAMU & KASHMIR

1. Central Disease Investigation Laboratory, Muzaffarabad
2. Livestock Development & Extension Centre, Muzaffarabad
3. Government Poultry Multiplication Farm
4. Semen Production Unit, Mirpur
5. ELISA Laboratory (EMU & PPR), Mirpur

- BALUCHISTAN
  1. Beef Production Research Centre Sibi
  2. Multipurpose Sheep Research Station Yetabad
  3. Karakul Sheep Breeding Farm Maslakh
  4. Wool Research Laboratory, Mastung
  5. Rural Poultry Development Balochistan Quetta
  6. Cross Bred. Farm, Turbat
  7. Cross Bred, Farm, Kharan
  8. Cross Bred. Farm, Dera Bugti
  9. Cross Bred. Farm, Awaran
  10. Cross Bred. Farm, Gawadar
  11. Cross Bred. Farm, Bela
  12. Cross Bred. Farm, Hafizabad
  13. Feed Resources Laboratory, Quetta
  14. Government Poultry Farm, Dera Bugti
  15. Government Poultry Farm, Kharan
  16. Government Poultry Farm, Kalat
  17. Government Poultry Farm, Ziarat
  18. Government Dairy Farm, Ota
  19. Bolan Nari Cattle Farm, Usta Muhammad
  20. Red Sindhi Cattle Farm, Hub
  21. Animal Sciences Institute, Quetta
  22. Disease Investigation Lab, Quetta
  23. Semen Production Unit, Quetta
  24. Veterinary Research Institute, Quetta (CASVAB)

GILGIT BALTISTAN

1. Government Experimental Livestock Farm, Gilgit
2. Government Experimental Livestock Farm, Sakardu
3. Gilgit Baltistan Veterinary Laboratory, Gilgit
4. Government Poultry Farms, Gilgit
5. Government Training Centre, Gilgit

KHYBER PAKHTUNKHWA

1. Cattle Breeding and Dairy Farm, Harichand
2. Achai Cattle Conservation and Development Farm, Dir Lower
3. Livestock Experimentation Station, JABA, Mansehra
4. Animal Husbandry Inservice Training Institute, Peshawar
5. Semen Production Unit, Harichand

- Buffalo Breeding Farm, D.I Khan
- Veterinary Research Institute, Peshawar

UNIVERSITIES / COLLEGES

- [illegible] Veterinary & Animal Sciences, Lahore
- [illegible] of Veterinary Sciences, University of Agriculture, [illegible]
- [illegible] of Animal Husbandry & Veterinary Sciences, [illegible]
  [illegible]
- Hyderabad
- Faculty of Veterinary & Animal Sciences, PMAS Arid Agriculture [illegible]
  Rawalpindi
- Faculty of Veterinary & Animal Sciences, Lasbela University of [illegible]
  and Marine Sciences, Uthal, Baluchistan
- Faculty of Animal Husbandry & Veterinary Sciences, University of [illegible]
  Peshawar
- [illegible] of Veterinary & Animal Sciences, The University of Punjab
- [illegible] College of Veterinary & Animal Sciences, Islamia University
- [illegible] of Veterinary Sciences, Gomal Univrsity, D.I Khan
- College of Animal Husbandry & Veterinary Sciences, Abdul Wali Khan University
  Mardan
- [illegible] of Veterinary Sciences, Bahauddin Zakariya University, Multan
- [illegible] Benazir Bhutto International University of Veterinary and Animal
  [illegible]
- [illegible] College of Veterinary Sciences, Raiwind Road Campus, [illegible]
  [illegible], Lahore
- [illegible] College of Veterinary Sciences, 51-Deh Tor, Toll Plaza, Super
  Gadap Road, Karachi
- [illegible]stan University of Veterinary & Animal Sciences, Cholistan

TOP PRIORITY
SENATE BUSINESS

No. F.16-7/82-M&M
Government of Pakistan
Ministry of National Food Security & Research
(Livestock Wing)

Islamabad, the 18th May, 2022

Subject: QUESTIONS FOR ANSWERING IN SENATE.

I am directed to refer to subject captioned above and to enclose herewith a copy of the Explanatory Starred Senate Question No. 76-A received from the Senate of Pakistan, Islamabad (Copy enclosed).

2. I am therefore kindly requested to provide information asked at Para-2 of the said question on top priority by 21-05-2022 positively and enable this Ministry to forward the same to the Question Branch of the Senate of Pakistan, Islamabad.

(Dr. Khalid Waseem Chishti)
Assistant Animal Husbandry Commissioner

Distribution:

i. Vice Chancellor, University of Veterinary & Animal Sciences, Lahore.
ii. Vice Chancellor, University of Agriculture, Faisalabad.
iii. Vice Chancellor, Sindh Agriculture University, Tandojam (Sindh).
iv. Vice Chancellor, KPK University of Agriculture, Peshawar.
v. Principal, Gomal College of Veterinary Sciences, D.I.Khan.
vi. Principal, College of Veterinary Sciences, Jhang, Punjab.
vii. Vice Chancellor, Pir Mehar Ali Shah Arid Agriculture University, Rawalpindi.
viii. Vice Chancellor, Lasbela University of Agriculture, Water & Marine Sciences, Uthal, Balochistan.
ix. Principal, Riphah College of Veterinary Sciences, Lahore.
x. Vice Chancellor, Cholistan University of Veterinary & Animal Sciences, Bahawalpur.
xi. Vice Chancellor, Bahauddin Zakriya University, Multan.
xii. Vice Chancellor, University of Poonch, Rawalakot, AJ&K.
xiii. Principal, Baqai College of Veterinary Sciences, Karachi.
xiv. Vice Chancellor, Shaheed Benazir Bhutto University of Veterinary & Animal Sciences, Sakrand, Sindh.
xv. Principal KBCMA College of Veterinary & Animal Sciences, Narowal

Copy for Information to:

Mr. Faizan Ullah Khan, Section Officer (Council), Ministry of National Food Security & Research, B-Block, Pak Secretariat, Islamabad with reference to letter No. F.2-1/2022-Council dated 13-05-2022.

*Question No. 141 Senator Bahramand Khan Tangi:

Will the Minister for Communications be pleased to state whether it is a fact that GT road from

Peshawar to Islamabad is in dilapidated condition and the safety fence along the road is broken at various places, if so, the steps taken for repair & maintenance of the road and safety fence?

Mr. Asad Mahmood: Peshawar to Attock :-

The Grand Trunk Road, also Known as National Highway N-5, which is 1756 Km long 4-Lane National Highway. The G.T road traverses from Karachi passes through major cities of Thatta, Hyderabad, Sukkar, Rahim Yar Khan, Bahawalpur, Multan Lahore, Rawalpindi, Khairabad, Nowshera, Pabbi, Peshawar, and end up at Torkham Border. The Section of National Highway N-5 from Km: 1630+000 (Khairabad) to Km: 1692 (Peshawar) falls under North Region.

(a) The Detail of Various Planned/Executed Maintenance Activities on Grand Trunk Road N-5 from Km: 1630+000-1692+000 (62 Km) are as under:-

(i) The road section between Khairbad-Peshawar 4-lane (dual) carriageway having length of 62 KM is being maintained by Maintenance Unit Peshawar. NHA is maintaining the said section through various maintenance activities, the details are as under: -

(ii) 5.30 Km of North Bound Carriageway (NBC) section from Azakhel to Nasir Kaly has been improved under Annual Maintenance Plan AMP 2015-16.

(iii) 5.60 Km of South Bound Carriageway (SBC) section from Cherat Chowk to

Aurangabad has been improved under Annual Maintenance Plan AMP 2015-16.

(iv) 8.5 Km of South Bound Carriageway (SBC) section from Akora-Jehangira & Wattar to Hakimabad has been improved under Annual Maintenance Plan AMP 2016-17.

(v) 7.50 Km of North Bound Carriageway (NBC) from Shaidu to Hakimabad is being Improved under Annual Maintenance Plan AMP 2018-19.

(vi) 7 Km of North Bound Carriageway (NBC) section from Tarru to Jhagra has been taken under Annual Maintenance Plan AMP 2018-19. Letter of commencement has been issued to contractor, however due to present price hikes in the construction material throughout the country, the contractor did not mobilize on site. Subsequently the contract has been terminated and put up for Re-Tendering.

(vii) 8 Km of North Bound Carriageway (NBC) section from Khairabad to Shaidu has been taken under Annual Maintenance Plan AMP 2019-20. The tender is in procurement stage at regional office, Peshawar and shall be commence shortly.

(viii) 3 Km of North Bound Carriageway (NBC) section from Hakimabad to Nowshera and 4 Km of South Bound Carriageway from Nowshera to Khat Kaly has been taken

under Annual Maintenance Plan AMP 2019-20. The tender is in procurement stage at Regional office, Peshawar and shall be commence shortly.

(ix) 15.4 Km of South Bound Carriageway (SBC) section from Khat Kahl to Pabbi has been taken under taken under Annual Maintenance Plan AMP 2020-21. Technical sanction of the tender has been conveyed and tender has been put up for the finalization of procurement process.

(x) 1.50 Km road section on South Bound Carriageway (SBC) from LRBT to Akora Khattak has recently been improved through special maintenance scheme approved under AMP 2018-19. In addition to above 3x other Special maintenance schemes (Structural overlay) are also under progress on SBC from Tarru to Jhagra section to improve the remaining road section.

(xi) In addition to above, 5x Routine maintenance works under AMP 2019-20 from Khairabad-Peshawar are also under progress to maintain the carriageway trafficable/ potholes free.

(xii) Furthermore, highway safety maintenance works for the installation of Guard rail at high embankment to safeguard the vehicles from damages, installation of traffic road signboards for educating the

road users and refreshing of pavement marking TP for the better visibility during night time travelling have also been undertaken recently from Khairabad-Nowshera section in order to reduce the chances of fatal accidents.

(xiii) It is apprised that through execution of above mentioned schemes; 75 Km road section out of 124 Km (Dualized road) shall be improved by end of June, 2022 and the remaining 49 Kms are being regularly maintained through Routine maintenance contracts which are also in trafficable condition.

Furthermore, the safety fence have been installed at 3x location b/w Khairabad-Peshawar section of G.T road N-5, Pabbi Bazar, Akora Khattak and Jehangira Bazar. It is pertinent to mention here that Maintenance Unit, Peshawar has time and again repaired/re-installed the damaged Grill fencing through routine maintenance contractors, however damaging of steel grill fencing at aforementioned location are the common phenomenon, as the locals of the area and motorbike commuters damaged the safety fence for the easy access to their destination. It is further added that the safety fence at Pabbi and Akora Bazar have recently been repaired/reinstalled through a special maintenance contract and an Engineer's estimate for the Jehangira Bazar has been furnished by the field formation and under

process of approval. The damaged/missing safety fence at Jehangira Bazar shall be repaired/reinstalled after approval of the Engineer's estimate, please.

Attock to Rawalpindi:

It is apprised that GT Road, N-5 from Rawalpindi to Attock (Punjab-North jurisdiction) has been improved in 2011 under National Highway Improvement Programme (NHIP). The road has outlived its design service life and required complete rehabilitation which involves massive allocation of funds & other recourses thus; cannot be undertaken in one go. Therefore keeping in view of available resources, NHA is trying its best to keep the road trafficable through different maintenance schemes i.e Periodic Maintenance, Special Maintenance and Routine Maintenance. However; the development of potholes, patches, etc is a routine matter which are being attended through Routine Maintenance work to keep it trafficable.

However, safety fence along the N-5 is not installed as it is not a controlled access road.

*Question No. 143 Senator Mushtaq Ahmed:

Will the Minister for Overseas Pakistanis and Human Resource Development be pleased to state the total number of educational institutions under the control of the Ministry of Overseas Pakistanis, indicating the number of employees the salaries, perks and privileges admissible to them?

Mr. Sajid Hussain Turi: Overseas Pakistanis Foundation (OPF), an autonomous body under Administrative control of Ministry of Overseas Pakistanis & Human Resource Development is running educational institutions. Details are as follows:

Total number of educational Institutes	26	**Annex-I**
Total number of regular employees	1035	**Grand Total 1404**
Total number of contractual employees	369	
Salaries perks and privileges		**Annex-II**

Further added that Workers Welfare Fund (WWF) is also autonomous organization under the administrative control of this ministry. It does not run any educational institution at Federal level. However, educational expenses of children of Islamabad based industrial workers including fee and transport charges, books, note books, stationery, uniform for (under matric level) and hostel charges (for post matric level) are borne by WWF.

Moreover, the schools have been established and being run by Provincial Workers Welfare Boards, managed by respective Provincial Governments and funded by Workers Welfare Fund against the budget allocation approved by the Governing Body, WWF.

Annex-I

Overseas Pakistanis Foundation

****

INSTITUTION / REGIONAL WISE DETAIL OF EMPLOYEES OF OPF EDUCATIONAL INSTITUTIONS

Sr. No.	School / College	Total Staff	
		Regular	Contract
OPF EDUCATIONAL INSTITUTIONS IN PUNJAB			
1	OPF Public School, Bhalwal	29	08
2	OPF Public School, Depalpur	14	08
3	OPF Public School, Gujrat	14	05
4	OPF Public School, Kallar Syedan	42	15
5	OPF Public School, Multan	29	04
6	OPF Public School, Pakpattan	18	04
7	OPF Public School, Sheikhupura	35	10
8	OPF Public School, Sialkot	27	07
9	OPF Girls Higher Secondary Schoo , Rawalpindi	31	19
OPF EDUCATIONAL INSTITUTIONS IN KHYBER PAKHTUNKHWA			
10	OPF Public School, D.I. Khan	32	07
11	OPF Public School, Hangu	15	11
12	OPF Public School, Mansehra	14	09
13	OPF Public School, Peshawar	00	16
OPF EDUCATIONAL INSTITUTIONS IN SINDH			
14	OPF Public School, Badin	14	19
15	OPF Public School, Dadu	20	20
16	OPF Public School, Larkana	21	08
17	OPF Public School, Sanghar	25	26
18	OPF Public School (GoS), Karachi	16	08
OPF EDUCATIONAL INSTITUTIONS IN BALOCHISTAN			
19	OPF Public School, Quetta	36	12
20	OPF Public School, Turbat	25	07
OPF EDUCATIONAL INSTITUTIONS IN AZAD KASHMIR (AJ&K)			
21	OPF Public School, Kotli (AJ&K)	23	06
22	OPF Public School, Mirpur (AJ&K)	41	04
23	OPF Public School, Muzaffarabad (AJ&K)	20	16
OPF EDUCATIONAL INSTITUTIONS IN ISLAMABAD CAPITAL TERRITORY (ICT)			
24	OPF Boys College H-8/4, Islamabad	111	26
25	OPF Girls College F-8/2, Islamabad	383	94
26	OPF College, F-11/2 Campus, Islamabad		
GRAND TOTAL		**1035**	**369**

Annex-II

REVISED PAY SCALES

OPF BOYS COLLEGE, H-8/4, ISLAMABAD

W.E.F July, 2022

DESIGNATION	GRADE	PAY SCALE	BASIC PAY	HOUSE RENT	CONVEYENCE ALLOWANCE	25% MEDICAL ALLOWANCE	10%ADHOC ALLOWANCE 2017	UTILITY ALLOWANCE	WASHING ALLOWANCE	TEA ALLOWANCE	10%ADHOC ALLOWANCE 2016	5% & 10%ADHOC ALLOWANCE 2019	10%ADHOG ALLOWANCE 2018	10%ADHOG ALLOWANCE 2022	GROSS PAY
Principal	11	66100-5295-140230	66,100	32,072	-	3,000	6,610	7,000	4,512	2,000	5,550	3,305	6,610	6,610	**143,369**
Vice Principal / Associate Professor	9	54350-3325-120850	54,350	25,213	2,670	1,500	5,435	750	-	105	4,559	2,718	5,435	5,435	**108,170**
Asst. Professor	8	42175-2850-99175	42,175	19,958	2,670	1,500	4,218	750	-	108	3,549	2,109	4,218	4,218	**85,471**
Sr. Lecturer, Medical Officer	7	34150-2280-79750	34,150	18,964	2,670	1,500	3,415	750	-	108	2,861	1,708	3,415	3,415	**72,956**
Lecturer, Admin Officer, Accounts Officer, Librarian, Exam. Supdt, D.P.E, PA to Principal / Steno Grapher	6	23765-1800-77765	23,765	16,142	2,425	1,500	2,377	550	-	125	1,988	2,377	2,377	2,377	**56,001**
Account Assistant & Admin Officer (up-graded)	5	22220-1615-70670	22,220	15,341	2,425	1,125	2,222	550	-	125	1,860	2,222	2,222	2,222	**52,534**
Jr. Lecturer/Teaching, P.T.I, Lab Assistant, Lib Assistant, Exam.Assistant, Admin Assistant, Accounts Assistant, Office Assistant	4	19400-1330-59300	19,400	13,117	2,425	1,125	1,940	550	-	125	1,623	1,940	1,940	1,940	**46,125**
D.E.O, Clerk/Typist, Male Nurse	3	16865-1135-50915	16,865	11,101	2,425	1,125	1,687	450	-	125	1,414	1,687	1,687	1,687	**40.251**
Band Master, Driver, Qasid	2	13465-945-41815	13,465	8,870	2,425	1,125	1,347	450	150	125	1,128	1,347	1,347	1,347	**33.124**
Security Guard, Naib Qasid, Lab. Attendant, Library Attendant, Mali, Carpenter, Tubewell Operator/Electrician, Sweeper	1	11525-760-34325	11,525	7,265	2,425	1,125	1,153	450	150	125	964	1,153	1,153	1,153	**29,639**

***Rs. 5000/- per month as special teaching allowance is allowed to all teaching staff.

REVISED PAY SCALES

OPF GIRLS COLLEGE, F-8/2, ISLAMABAD

W.E.F July, 2022

DESIGNATION	GRADE	PAY SCALE	BASIC PAY	HOUSE RENT	CONVEYENCE ALLOWANCE	25% MEDICAL ALLOWANCE	10%ADHOC ALLOWANCE 2017	UTILITY ALLOWANCE	WASHING ALLOWANCE	TEA ALLOWANCE	10%ADHOC ALLOWANCE 2016	5% & 10%ADHOC ALLOWANCE 2019	10%ADHOC ALLOWANCE 2018	10%ADHOC ALLOWANCE 2022	GROSS PAY
Principal	11	66100-5295-140230	66,100	32,072	-	3,000	6,610	7,000	4,512	2,000	5,550	3,305	6,610	6,610	**143,369**
Vice Principal & Associate Professor	9	54350-3325-120850	54,350	25,213	2,670	1,500	5,435	750	-	108	4,559	2,718	5,435	5,435	**108,173**
Vice Principal, Assistant Professor & Coordinator & Senior Lecturer	8	42175-2850-99175	42,175	19,958	2,670	1,500	4,218	750	-	108	3,541	2,109	4,218	4,218	**85,463**
Medical Officer, Section Head, Accounts Officer, Senior Lecturer & PEI	7	34150-2280-79750	34,150	18,964	2,670	1,500	3,415	750	-	108	2,861	1,708	3,415	3,415	**72,956**
Lecturer, Music Teacher, Computer Teacher, P.E.Instructor, Librarian & Accountant / Bursar.	6	23765-1800-77765	23,765	16,142	2,425	1,500	2,377	550	-	125	1,988	2,377	2,377	2,377	**56,001**
Hostel Warden, Accountant / Bursar, P.A to Principal, Stenographer & Admin Officer	5	22220-1615-70670	22,220	15,341	2,425	1,125	2,222	550	-	125	1,860	2,222	2,222	2,222	**52,534**
Assistant Supdt. , Accounts Assistant, Assistant Hostel Warden, Assistant, Lib. Assistant Junior Lecturer & P.E.I	4	19400-1330-59300	19,400	13,117	2,425	1,125	1,940	550	-	125	1,623	1,940	1,940	1,940	**46.125**
Nurse, Assistant, Lib Assistant, Computer Operator	3	16865-1135-50915	16,865	11,101	2,425	1,125	1,687	450	-	125	1,414	1,687	1,687	1,687	**40,251**
Band Master, PT Master, Musician, Senior Clerk. Electrication, Plumber,Lab. Assistant, Driver, Naib Qasid, Mali, Bus Cleaner, Aya	2	13465-945-41815	13,465	8,870	2,425	1,125	1,347	450	150	125	1,128	1,347	1,347	1,347	**33,124**
Lib Attendant,Lab. Attendant, Plumber, carpenter, Lab Assistant, Jr. Clerk, Driver, Dispatch Rider, Machine Operator, Head Cook, Head Sanitary Worker, Head Mali, Head S/Guard, Aya, Sanitary Worker, Mali, S/Guard, Naib Qasid, Musalchi, Cook, washerman & Bus Cleaner	1	11525-760-34325	11,525	7,265	2,425	1,125	1,153	450	150	125	964	1,153	1,153	1,153	**28,639**

***Rs. 5000/- per month as special teaching allowance is allowed to all teaching staff.

REVISED PAY SCALES

OPF GIRLS SECONDARY SCHOOL RAWALPINDI

W.E.F July, 2022

DESIGNATION	GRADE	PAY SCALE	BASIC PAY	HOUSE RENT	CONVEYENCE ALLOWANCE	25% MEDICAL ALLOWANCE 2015	10%ADHOC ALLOWANCE 2017	TEA ALLOWANCE	10%ADHOC ALLOWANCE 2016	5% & 10%ADHOC ALLOWANCE 2019	10%ADHOC ALLOWANCE 2018	10%ADHOC ALLOWANCE 20122	GROSS PAY
Principal	9	53605-3295-119505	53,605	21,914	2,700	1,000	5,361	125	4,485	2,680	5,361	5,361	**102,591**
Vice Principal	8	41395-2840-98195	41,395	17,370	1,920	875	4,140	125	3,463	2,070	4,140	4,140	**79,636**
Medical Officer	7	34150-2280-79750	34,150	6,900	1,920	875	3,415	125	2,861	1,708	3,415	3,415	**58,784**
Senior Teacher / ScienceTeacher	5	22145-2395-93995	22,145	13,326	1,420	875	2,215	125	1,853	2,215	2,215	2,215	**48,602**
DPE, Assistant Librarian	5	22145-1615-70595	22,145	4,4[illegible]	[illegible]	875	2,215	125	1,853	2,215	2,[illegible]	2,215	**39,718**
Computer Teacher, Junior Teacher	4	19400-2275-87665	19,400	11,438	1,420	875	1,940	125	1,623	1,940	1,940	1,940	**42,641**
Accounts Assistant/ Lab Assistant	4	19400-1335-59450	19,400	3,890	1,420	875	1,940	125	1,623	1,940	1,940	1,940	**35,093**
Jr. Teacher, Qaria, Music Teacher	3	16650-2190-82350	16,650	9,643	1,420	875	1,665	125	1,393	1,665	1,665	1,665	**36,766**
Account Clerk, Lab Assistant, PTI, Clerk/Typist, Nurse	3	16650-1095-49500	16,650	3,334	1,420	875	1,665	125	1,393	1,665	1,665	1,665	**30,457**
Driver	2	13325-915-40775	13,325	2,675	1,420	875	1,333	125	1,115	1,333	1,333	1,333	**24,865**
S/Guard, Aya, Mali, Naib Qasid, Sweeper, Lab Attendent	1	11555-735-33605	11,555	2,675	1,420	875	1,156	125	967	1,156	1,156	1,156	**22,23[illegible]**

***Rs. 5000/- per month as special teaching allowance is allowed to all teaching staff.**

REVISED PAY SCALES
OPF Public Schools
W.E.F July, 2022

DESIGNATION	GRADE	PAY SCALE	BASIC PAY	HOUSE RENT	CONVEYENCE ALLOWANCE	25% MEDICAL ALLOWANCE	10 % ADHOC ALLOWANCE 2017	UTILITY ALLOWANCE	WASHING ALLOWANCE	TEA ALLOWANCE	10% ADHOC ALLOWANCE 2016	5% & 10% ADHOC ALLOWANCE 2019	10% ADHOC ALLOWANCE 2018	10% ADHOC ALLOWANCE 2022	GROSS PAY
Principal	8	34595-2715-88895	34,595	4,460	1,260	800	3,460	-	-	125	3,460	1,730	3,460	3,460	**56,808**
Principal	7	28305-2260-73505	28,305	4,210	1,260	800	2,831	-	-	125	2,368	1,415	2,831	2,831	**46,975**
Vice Principal	6	17695-1735-69745	17,695	3,270	925	800	1,770	-	-	125	1,481	1,770	1,770	1,770	**31,374**
Section Head	5	17140-1475-61390	17,140	3,020	925	800	1,714	-	-	125	1,434	1,714	1,714	1,714	**30,300**
Sr.Teacher, Science Teacher, Computer Teacher	4	15930-1095-48780	15,930	2,780	925	800	1,593	-	-	125	1,334	1,593	1,593	1,593	**28,266**
Accounts Assistant	4	19435-1315-58885	19,435	4,000	1,325	910	1,944	550	-	125	1,626	1,944	1,944	1,944	**35,745**
Jr.Teacher, P.T.I. Qaria	3	14210-915-41660	14,210	1,730	925	800	1,421	-	-	125	1,189	1,421	1,421	1,421	**24,663**
Accounts Clerk	3	16635-1095-49485	16,635	3,430	1,140	820	1,664	550	-	125	1,393	1,664	1,664	1,664	**30,747**
Driver, Library Assistant, Lab. Assistant	2	13330-915-40780	13,330	2,750	900	700	1,333	550	150	125	1,115	1,333	1,333	1,333	**24,952**
S/Guard, N/Qasid, Mali , Sweeper, Aya	1	11560-735-33610	11,560	2,380	790	640	1,156	550	150	125	967	1,156	1,156	1,156	**21,760**

*****Rs. 5000/- per month as special teaching allowance is allowed to all teaching staff.**

@*Question No. 152 Senator Mushtaq Ahmed:

Will the Minister for Communications be pleased to state whether it is a fact that route for Motorway link via Bahawal Nagar under the CPEC project has been changed, if so, the reasons thereof?

Mr. Asad Mahmood: It is apprised that route for Motorway Link via Bahawalnagar under CPEC project has never remained under consideration in NHA.

Therefore, Bhawalnagar is not located on the alignment of routes originally envisaged under CPEC Initiative.

The development of link is under jurisdiction of - Punjab Government.

Mr. Chairman: We now take up leave applications.

Leave of Absence

جناب چیئرمین: سینیٹر نزہت صادق صاحبہ بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 30 مئی اجلاس میں شرکت نہیں کر سکی تھی۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر دنیش کمار صاحب بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 23 مئی، 2022 کواجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر عون عباس صاحب بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 30 مئی اور 02 جون، 2022 کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: .Order No.3 جناب میں صرف ایک عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ صرف پانچ منٹ کا کام ہے۔ پانچ منٹ سے زیادہ نہیں لگیں گے، یہ بات ہماری طے ہو چکی ہے۔ کوئی calling attention notice وغیرہ کچھ بھی نہیں ہے۔ سب پہلے انہیں سنیں گے۔ آپ تشریف رکھیں۔

Honourable Senator Rubina Khalid *Sahiba,* Chairperson, Standing Committee on Maritime Affairs, please move Order No.3. On her behalf, Senator Abida Muhammad Azeem *Sahiba.*

Presentation of Report of the Standing Committee on Maritime Affairs regarding details of Gwadar Port Development Plan

Senator Abida Muhammad Azeem: I, Senator Abida Muhammad Azeem on behalf of Senator Rubina Khalid, Chairperson, Standing Committee on Maritime Affair, present report of the Committee on the subject matter of Starred Question No. 29 asked by Senator Palwasha Mohammed Zai Khan on 21st January, 2022, regarding details of Gwadar Port Development Plan during next five years.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.4. Senator Saifullah Abro, Chairman, Standing Committee on Power, on his behalf Senator Zeeshan Khanzada, please move Order No.4.

Presentation of Report of the Standing Committee on Power regarding increase in fuel price adjustment on electricity bills

Senator Zeeshan Khanzada: I, Senator Zeeshan Khanzada on behalf of Senator Saifullah Abro, Chairman, Standing Committee on Power, present report of the

Committee on a point of public importance raised by Senator Fida Muhammad on 27th December, 2021, regarding increase in fuel price adjustment on electricity bills.

Mr. Chairman: Report stands laid. Senator Zeeshan Khanzada, please move Order No.5.

Presentation of Report of the Standing Committee on Commerce regarding the number of delegations that visited abroad for promotion of trade during last three years

Senator Zeeshan Khanzada: I, Senator Zeeshan Khanzada, Chairman, Standing Committee on Commerce, present report of the Committee on the subject matter of Starred Question No. 95, asked by Senator Faisal Saleem Rehman, on 25th January, 2022, regarding the number of delegations that visited abroad for promotion of trade during the last three years with country-wise break up.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.6. Senator Muhammad Tahir Bizinjo, Chairman, Standing Committee on Rules of Procedure and Privileges, please move Order No.6.

Presentation of Report of the Standing Committee on Rules of Procedure and Privileges regarding the breach of privilege by CDA on account of non-compliance to the directions of the Senate Standing Committee on Interior

Senator Muhammad Tahir Bizinjo: I, Senator Muhammad Tahir Bizinjo, Chairman, Standing Committee on Rules of Procedure and Privileges, present report of the Committee on a Privilege Motion moved by Senator

Atta-ur-Rehman, regarding the breach of privilege by CDA on account of non-compliance to the directions of the Senate Standing Committee on Interior concerning allotment of residence to Khateeb and Imam Masjid of F-6/1, Islamabad.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.7. Senator Walid Iqbal, Chairman, Standing Committee on Human Rights, please move Order No.7.

Presentation of Report of the Standing Committee on Human Rights regarding The National Commission on the Rights of Child (Amendment) Bill, 2022

Senator Walid Iqbal: Thank you, Mr. Chairman! I, Senator Walid Iqbal, Chairman, Standing Committee on Human Rights, do hereby present report of the Committee on the Bill further to amend the National Commission on the Rights of Child Act, 2017 [The National Commission on the Rights of Child (Amendment) Bill, 2022], introduced by Senator Faisal Javed on 27th July, 2020.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.8. Senator Mohammad Humayun Mohmand, Chairman, Standing Committee on National Health Services, Regulations and Coordination, on his behalf Senator Sana Jamali, please move Order No.8.

Presentation of Report of the Standing Committee on National Health Services, Regulations and Coordination regarding non-implementation of quota in medical colleges for the students of Balochistan and erstwhile FATA

Senator Sana Jamali: I, Senator Sana Jamali on behalf of Senator Mohammad Humayun Mohmand,

Chairman, Standing Committee on National Health Services, Regulations and Coordination, present report of the Committee on a Point of Public Importance raised by Senators Mushtaq Ahmed and Anwaar-ul-Haq Kakar, on 22nd December, 2021, regarding non-implementation of quota in medical colleges for the students of Balochistan and erstwhile FATA.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.9. Senator Mohammad Humayun Mohmand, Chairman, Standing Committee on National Health Services, Regulations and Coordination, on his behalf Senator Sana Jamali, please move Order No.9.

Presentation of Report of the Standing Committee on National Health Services, Regulations and Coordination regarding steps taken by the Government to substantially increase the number of seats in the medical colleges for the students of erstwhile FATA

Senator Sana Jamali: I, Senator Sana Jamali on behalf of Senator Mohammad Humayun Mohmand, Chairman, Standing Committee on National Health Services, Regulations and Coordination, present report of the Committee on the subject matter of Starred Question No. 59, asked by Senator Mushtaq Ahmad on 19th November, 2021, regarding steps taken by the Government to substantially increase the number of seats in the medical colleges for the students of erstwhile FATA.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.10. Senator Mohammad Humayun Mohmand, Chairman, Standing Committee on National Health Services,

Regulations and Coordination, on his behalf Senator Sana Jamali, please move Order No.10.

Presentation of Report of the Standing Committee on National Health Services, Regulations and Coordination regarding observance of hunger strike by the students in Balochistan

Senator Sana Jamali: I, Senator Sana Jamali on behalf of Senator Mohammad Humayun Mohmand, Chairman, Standing Committee on National Health Services, Regulations and Coordination, present report of the Committee on a point of public importance raised by Senator Anwaar-ul-Haq Kakar, on 17th February, 2022, regarding observance of hunger strike by the students in Balochistan due to policies of Pakistan Medical Commission in terms of their admissions.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.11, honourable Senator Irfan-Ul-Haq Siddiqui, Chairman, Standing Committee on Federal Education and Professional Training, National Heritage and Culture, please move Order No.11.

Presentation of Report of the Standing Committee on Federal Education and Professional Training, National Heritage and Culture regarding The Smart University of Sciences and Technology Bill, 2022

Senator Irfan-ul-Haq Siddiqui: I, Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui, Chairman, Standing Committee on Federal Education and Professional Training, National Heritage and Culture, hereby present report of the Committee on the Bill to provide for the establishment of the Smart University of Sciences and Technology [The Smart University of Sciences and Technology Bill, 2022],

introduced by Senators Naseebullah Bazai, Prince Ahmed Umer Ahmedzai and Dilawar Khan on 23rd May, 2022.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.12, Mr. Miftah Ismail, Minister for Finance and Revenue....

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب چیئرمین! اسے منگل والے روز move کریں گے۔۔۔

جناب چیئرمین: کوئی بھی وزیر اسے move کر دے کیونکہ اسے تو کمیٹی کو ہی جانا ہے۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب چیئرمین! اس میں ان کی طرف سے کوئی چیز آئی تھی، شاید وہ اس میں کچھ کرنا چاہتے ہیں۔ اس لیے گزارش ہے کہ اسے آج defer کر دیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی، اسے defer کر دیں۔ جی جناب ابھی اسی point پر آ رہے ہیں، اور کوئی business نہیں ہے۔ صرف ایک item move کرنا ہے اور ایک منٹ کا بھی کام نہیں ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ میں سے کسی نے اس پر تقریر نہیں کرنی ہے۔

Order No.17, relates for further discussion on the following motion moved on 1st October, 2021:-

> "This House expresses its deep gratitude to the President of Pakistan for his address to both the Houses assembled together on 13th September, 2021."

جی جناب، اب کون بات شروع کرے گا؟

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ایک منٹ، دنیش آپ بیٹھ جائیں۔ دنیش کمار صاحب۔ دنیش صاحب، ایک منٹ سنیں۔ تشریف رکھیں۔ دنیش صاحب، آپ بیٹھ جائیں، خورشید شاہ صاحب آ رہے ہیں، میں وہ لے لوں گا، آپ بیٹھ جائیں۔ آپ سے commitment ہے اسے لے لیں گے۔ آپ بیٹھ جائیں۔ Leader of the Opposition بات کریں گے یا آغا صاحب بات کریں گے؟ براہ مہربانی، آپ لوگ تشریف رکھیں۔ آپ لوگ ایوان کو کیوں منڈی بنا رہے ہیں، آپ سب تشریف رکھیں۔ سینیٹر صاحبان، آپ تشریف رکھتے ہیں یا میں House adjourn کر دوں۔ تشریف رکھیں، ایک منٹ تشریف رکھیں، میں سب کو time دے رہا ہوں۔ میں نے وہی

point اٹھایا ہے، ابھی آپ کے اس طرح کھڑے رہنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ براہ مہربانی تشریف رکھیں۔ Leader of the Opposition پھر میں آپ کی طرف آتا ہوں۔ اسی پٹرول پر ہی بات کرنی ہے۔ جناب آغا صاحب، صبح والی تو میں ابھی نہیں لے سکتا ہوں، آغا صاحب آپ سے زیادہ rule کو کون جانتا ہے۔ آپ تو خود rule بنانے والے ہیں۔ میں ابھی لے رہا ہوں۔ آپ پہلے سن لیں، میں نے rule suspend کر دیا ہے، ابھی Leader of the Opposition شروع کریں گے پھر میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی Leader of the Opposition.

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب چیئرمین! آپ سے بات ہوئی تھی کہ رات کو جو پاکستانی عوام پر شب خون مارا گیا، ایوان میں اس سے زیادہ ضروری اور کوئی بات نہیں ہو سکتی ہے۔ میری آپ سے گزارش ہو گی کہ اس adjournment motion کو آپ ابھی لیں۔ میں چاہوں گا کہ آپ پہلے شوکت ترین صاحب کو سن لیں کیونکہ یہ پہلے وزیر خزانہ بھی رہے ہیں۔

(مداخلت)

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: آغا صاحب آپ بسم اللہ کریں۔

جناب چیئرمین: چلیں آغا صاحب آپ بسم اللہ کریں۔ جی آغا صاحب۔

Discussion on the Adjournment Motion regarding the unprecedented increase in fuel prices and other utilities by the Government

Senator Kamil Ali Agha

سینیٹر کامل علی آغا: تارڑ صاحب آپ بیٹھ جائیں، آپ تشریف رکھیں، آپ نے بہت اذیت پہنچائی ہے۔ بیٹھ جائیں۔ سننے والی بات نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی آغا صاحب۔

سینیٹر کامل علی آغا: کتنا اذیت ناک اقدام ہے اس حکومت کا، میں حیران ہوں کہ یہ کس طریقے سے اور میرا خیال ہے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ یہ بیرونی سازش کے تحت ہی آئے ہیں۔ میں ثابت کروں گا کہ مجھے یہ باور کیسے ہوا، پچھلی حکومت پر یہ الزام ہے کہ اس حکومت نے عوام کو سہولت دینے کے لئے اور وسائل ملک کے اندر پیدا کئے۔ شوکت ترین صاحب تشریف فرما ہیں انہوں نے 466

ارب روپے ملکی وسائل سے مختص کئے اور اس کے بعد عوام سکون کی نیند سو رہی تھی، ملک کے اندر بیرونی دباوء کی وجہ سے مہنگائی آ گئی اس کو سنبھالا دیا اور عوام کو سہولت ملی۔ عوام اس بات پر اس لئے satisfied تھی کیونکہ ان کو نظر آ رہا تھا کہ حکومت ان کے لئے مزید بہتری کے اقدامات اٹھائے گی۔ IMF کے ذریعے نہیں، ملکی وسائل سے ان کے لئے سہولت جاری رکھے گی لیکن یہ عجیب طریقہ کار انہوں نے نکالا ہے اور میں جو کہتا ہوں کہ یہ بیرونی سازش کے ذریعے مسلط کئے گئے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے جو کچھ کیا یہ پاکستان کی تاریخ میں اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا۔ اس سے پہلے کبھی بھی اس قسم کے اقدامات سوچے بھی نہیں گئے یعنی شب خون، رات کے اندھیرے میں دو ایٹم بم انہوں نے عوام کے اوپر پھینکے۔

چند دن پہلے انہوں نے 3.99 روپے بجلی کی قیمت میں اضافہ کیا، کل انہوں نے 8 روپے اضافہ کر دیا۔ یہ ظلم اور زیادتی اور بربریت کبھی کسی حکومت نے عوام پر نہیں ڈھائے ہوں گے، جو انہوں نے کل کر دیا اور اس کے بعد ایک ہفتے کے اندر 60 روپے petrol کی قیمت اور ظالموں نے یہ سوچا نہیں ہے کہ اس فیصلے کے کتنے دوررس نتائج آئیں گے۔ عوام پس جائے گی، ان کے لئے سانس لینا مشکل ہو جائے گا۔ ہر چیز مہنگی ہو گی، کوئی بھی چیز پاکستان میں ایسی نہیں ہے جس کی قیمت نہ بڑھی ہو۔ آج ہی بڑھ گئی ہے اور وہ ان حالات میں کہ انہوں نے عوام کو ایسا کوئی ذریعہ مہیا نہیں کیا کہ جس سے ان کی آمدنی میں کوئی اضافہ ہو۔ عوام کے اوپر ظلم پر ظلم اور وہ بھی رات کے اندھیرے میں۔

انہوں نے ایسا بندہ لگا دیا ہے Mr. Miftah Ismail ان کو تو معصوم بچوں پر بھی رحم نہیں آتا۔ جس نے تین سال کے اندر پانچ روپے والی dairy milk 20 روپے کی کر دی اور 20 روپے والی 60 روپے کی کر دی اس ظالم کے ہاتھ میں انہوں نے finance دے دیا ہے۔ وہ تو مار دے گا، وہ تو گلا دبا دے گا عوام کا یعنی جس کو معصوم بچوں پر ترس نہیں آتا اور ایک factory owner کو انہوں نے Finance Minister بنا دیا ہے۔ کمال ہو گئی، اور پھر وہ ڈالر اسحاق بیٹھا ہوا ہے جو تواتر کے ساتھ اس کی نفی کر رہا ہے اور مقابلہ اور تماشہ لگا ہوا ہے۔ دو دو تین تین Finance Minister ہیں یہ سازش کے تحت ملک کے اندر ہیں۔ یہ بات alarming ہے، تشویش ناک ہے۔ یہ وہ ہی سازش ہے جو dawn leaks کی سازش تھی کہ عوام کو ریاست

کے خلاف نفرت زدہ کیا جائے اور یہ اس کی تکمیل کے لئے آئے ہیں اور بیرونی agenda کے تحت آئے ہیں۔ ان کو کبھی بھی یہ بات نظر نہیں آئے گی کہ عوام کیا سوچ رہی ہے اور ان کو کیا چاہیے؟ یہ ظلم پر ظلم ڈھائے چلے جائیں گے اور رات کو Finance Minister نے جو کہا وہ تشویش ناک ہے انہوں نے فرمایا کہ گھی کی قیمتیں ہم نے بڑھانی ہیں۔ ایک ہی press conference میں انہوں نے یہ نیا تماشہ کھڑا کر دیا۔ حکومت تو ہمیشہ manage کرتی ہے کہ اگر ایک روپیہ بڑھا تو عوام کے اوپر کتنا بوجھ پڑے گا۔ Industry بیٹھ جائے گی، transport نے رات سے ہی ہڑتال کر دی ہے اور اس ہڑتال کی وجہ سے میں آپ کو ایک تشویش ناک بات بتاؤں دو ماہ کے اندر Karachi to Lahore container کا کرایہ 80000 روپے پہلے ہی بڑھ چکا تھا، ان کے اقدامات کی وجہ سے اور oil and diesel کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے یہ دو لاکھ روپے بڑھے گا۔ آپ اندازہ لگالیں کہ تین لاکھ اضافہ چالیس ٹن کے اوپر ہوا تو کتنا بوجھ پڑے گا، 30 rupees per kg price میں اضافہ ہو گا۔

یہ کیا سوچ رہے ہیں، یہ بڑے کماؤ پوت ہیں ایک طرف جو حمزہ ککڑی ہے وہ چکن کی قیمتیں بڑھائی چلا جا رہا ہے اور ایک طرف یہ عیاشی پر اترے ہوئے ہیں بیرونی دوروں پر نکلے ہوئے ہیں اور وہاں پر اشتہاریوں اور مفروروں کو وفد میں شامل کر کے بیٹھے ہوئے ہیں۔ کیا ہماری عزت ہو گی اس دنیا کے اندر جب اشتہاری بیٹھے ہوں گے

(مداخلت)

سینیٹر کامل علی آغا: اس House کے اندر ایسے اقدامات اٹھانے پڑیں گے جن سے ان کی اذیت ناک حرکتوں کا ازالہ عوام کو نہ اٹھانا پڑے۔

جناب چیئرمین: .Thank you sir میری ایک اور گزارش ہے کہ پانچ منٹ سے زیادہ اس لئے نہیں دے سکتے کیونکہ جمعہ کی نماز کا وقت ہونے والا ہے۔ جی Leader of the House کھڑے ہیں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: اس یوان کی کچھ روایات ہیں اور ان ہی روایات کی پاسداری کرتے ہوئے آج میری قائد حزب اختلاف سے بات ہوئی، آپ بھی موجود تھے ہم نے کہا یہ issue ایسا ہے اس پر ضرور بات کریں لیکن جب ہم نے موضوع سے ہٹ کر۔۔۔

اس ایوان کو اگر آپ نے جلسہ گاہ بنانا ہے اور پھر وہ ہی باتیں کرنی ہیں۔ زبان ہماری بھی چلتی ہے، باتیں ہم بھی کر سکتے ہیں، دامن آپ کا بھی صاف نہیں ہے یہ جو پونے چار سال IMF کی غلامی کا طوق ڈال کر گئے ہیں جنہوں نے دو ہفتوں یا دو ماہ میں اتارنا تھا۔ آج یہ ہمیں درس دیں گے کہ ملکی معیشت کی حالت کیا ہے، یہ ہمیں بتائیں گے کہ آپ 60 days میں معیشت ٹھیک نہیں کر سکے۔ آپ کے پاس تو چار سال تھے آپ نے کیا کیا ہے؟ آپ اس ملک کو at the verge of default چھوڑ کر گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: محسن عزیز صاحب قائد ایوان کھڑے ہیں اگر آئندہ آپ نے یا کسی نے بھی بات کی قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کی speech میں تو میں seriously House سے باہر نکال دوں گا۔ میں بتا دوں آج آپ کو۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: یہ ہمیں درس نہ دیں کہ معیشت کا بیڑا غرق کس نے کیا ہے پونے چار سال حکومت آپ نے کی ہے۔ اسی ایوان میں IMF کی زنجیریں آپ نے ڈالیں، آپ نے opposition کو احتجاج کا حق تک نہ دیا۔

ہم تو آپ کے ساتھ بات کرنے کے لیے بیٹھے ہیں۔ میرے تو وزیر اعظم نے آپ کو کہا ہے کہ آپ بگوڑے ہو گئے ہیں۔ آپ بھاگے کیوں ہیں۔ ہمارے ساتھ بیٹھ کر بات کریں۔ اس ملک کو اس وقت اتحاد کی ضرورت ہے۔ انتشار کی ضرورت نہیں ہے۔ خدا کے لیے اس ملک کے 22 کروڑ عوام پر رحم کریں۔ پاکستان کی معیشت کسی ایک سیاسی جماعت کا مسئلہ نہیں ہے۔ یہ پاکستان کے 22 کروڑ عوام کی survival کا مسئلہ ہے۔ میں آپ سے یہ التجاء کروں گا کہ آپ سیاسی نعرے لگانے کی بجائے حل کی بات کریں۔ آپ way forward suggest کریں۔ آپ یہ سوچیں کہ اس ملک کو ہم نے آگے کیسے لے کر جانا ہے۔ یہ جو اشتہاری باتیں ہیں۔ یہ جو بناوٹی باتیں ہیں ہمیں ان سے نکل کر اب mature سیاسی approach کے ساتھ آگے چلنا ہوگا۔ اگر ہم نے پاکستان کی سالمیت اور معیشت کی بحالی کی بات کرنی ہے جو کہ دونوں ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں تو ہمیں انتشار چھوڑ کر ٹھنڈے دل کے ساتھ ایک دوسرے کی بات سننی ہے۔

جناب چیئرمین! میں economist نہیں ہوں۔ کل شوکت ترین صاحب اور عائشہ غوث پاشا صاحبہ نے اس ایوان کو address کیا۔ انہوں نے باتیں کیں۔ ہم ہر روز Cabinet

and committees کے علاوہ اسمبلی کے فلور پر اور سینیٹ میں، مذاکروں اور مباحثوں میں یہ باتیں سنتے ہیں۔ کس شخص کو یہ معلوم نہیں ہے کہ یہ جو سارے قرضوں اور default کے معاملات ہیں یہ پچھلے سالہا سال سے چل رہے ہیں۔ کس کو شک ہے کہ پچھلے پونے چار سال میں معیشت کا بیڑا غرق نہیں ہوا۔ میں نہیں کہتا کہ پہلے جنت تھی۔ میں نہیں کہتا کہ پہلے دودھ کی نہریں بہہ رہی تھیں لیکن آپ facts and figures کے ساتھ بات کریں۔ اگر آپ کا خیال ہو کہ 55 روز کے اندر ہزارہا ارب کے قرضہ جات کوئی جیب سے ادا کر کے سارا کچھ ٹھیک کر دے گا۔ ہم سب نے مل کر اس ملک کو ٹھیک کرنا ہے۔ یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ آپ کا جو current account خسارہ ہے وہ کس حد تک آپ چھوڑ کر گئے ہیں۔ یہ بات بھی کسی سے ڈھکی چھپی بات نہیں ہے کہ IMF کی غلامی کا نعرہ ہم سارے لگاتے ہیں اس سے راتوں رات نکلنا ممکن نہیں ہے۔ اس بات سے بھی کسی کو انکار نہیں ہے کہ subsidy واپس لینے کی وجوہات کیا ہیں۔ 110 یا 112 ارب روپے آپ ماہانہ پٹرولیم پر subsidy دیں گے۔ شوکت ترین صاحب آپ کو بتائیں گے کہ ایک سال میں ان 1200 ارب روپے کا حساب کس نے دینا ہے۔ جو انٹرنیشنل مالیاتی ادارے ہیں وہ آپ سے کہتے ہیں کہ آپ اس کو balance کریں۔ وزیر اعظم پاکستان نے کابینہ میں بیٹھ کر یہ طے کر لیا ہے کہ ہم غریب آدمی کو اس مہنگائی سے بچانے کے لیے targeted subsidies جس میں ان کے لیے کھانے پینے کی اشیاء شامل ہیں دیں گے۔ جو موٹر سائیکل اور چھوٹی سواریاں استعمال کرتے ہیں ان کے لیے بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے تحت subsidies دیں گے۔ Public Transport میں subsidy کیسے دی جا سکتی ہے۔ اس کے لیے بھی ہے۔ یہ ساری چیزیں میز پر ہیں۔ میری استدعا یہی ہے کہ ہم جب بات معیشت کی کریں تو ہم پاکستان کی بقا اور سلامتی کی بات کرتے ہیں۔ یہ ملک ہے تو ہم سارے موجود ہیں۔ یہ ایوان بھی تب تک زندہ ہے جب تک یہ نظام چلتا رہے گا۔ خدا کے لیے انتشار کی سیاست سے اجتناب کریں۔ مانا کہ حکومت گئی ہے لیکن حکومت جانے کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ جان چلی گئی ہے۔ جان سلامت ہے۔ کل آپ یہاں پر ہوں گے اور ہم وہاں ہوں گے۔ یہ سلسلہ چلتا رہے گا لیکن خدارا! بیٹھ کر تحمل سے بات کریں۔ انصاف اور معیشت کی بات کریں۔ پاکستان کی معیشت کو مضبوط بنانے کی بات کریں۔ میں اس پر اس سے زیادہ بات نہیں کروں گا۔ جناب چیئرمین! آخری التجاء یہ ہے کہ ایک time طے کر لیں۔

جناب چیئرمین: پانچ پانچ منٹ طے ہو گیا۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: میں اس کے بعد بات نہیں کروں گا۔ شوکت ترین صاحب بات کریں۔ مانڈوی والا صاحب بیٹھے ہیں وہ ہماری نمائندگی کریں گے۔ ایک speakerادھر سے آ جائیں۔ تین چار speakersبول لیں اس کے بعد House open کر دیں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہو گیا۔ سینیٹر شوکت ترین صاحب۔

Senator Shaukat Fayyaz Ahmed Tareen

سینیٹر شوکت فیاض احمد ترین: جناب چیئرمین! ابھی Leader of the Houseنے کہا کہ IMFکے پروگرام میں انہوں نے ہمیں ڈالا۔ یہ بار بار کہہ رہے ہیں کہ IMFکا پروگرام انہوں نے ہمیں دیا ہے۔ جناب چیئرمین! PTIکی حکومت پہلی مرتبہ آئی ہے اور جو economyاس کو اس وقت ملی تھی اس کی وجہ سے وہ IMFمیں گئی تھی لیکن میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ اسی IMFپروگرام کے اندر ہم نے difficult decision بھی لیے ہیں اور COVIDمیں ہم نے لوگوں کو relief بھی دیا ہے۔ پچھلی مئی میں جب ہم نے یہ دیکھا کہ IMFکے پروگرام میں کوئی ایسی شرائط ہیں جو بہت مشکل ہیں تو ہم کھڑے ہو گئے۔ میں نے جا کر ان کو confront کیا۔ میں نے ان کو کہا کہ یہ جو آپ کہہ رہے ہیں کہ powerکے ریٹ 4روپے اور 95پیسے ہم بڑھائیں گے تو میں نے ان سے کہا کہ ہم یہ نہیں بڑھائیں گے۔ وہ کہہ رہے تھے کہ 700ارب روپے exemptionمیں جائیں گے تو آپ taxes increase کریں۔ میں نے کہا کہ ہم نہیں بڑھائیں گے۔ میں ان کے ساتھ 6مہینے تک لگا رہا۔ ہم ان کے سامنے کھڑے رہیں اور ان سے کہا کہ جب تک آپ ان چیزوں کو ٹھیک نہیں کریں گے ہم اس پر آپ کے ساتھ نہیں چل سکتے۔ انہوں نے ہماری بات مانی کیونکہ ہم اس پر ان کے سامنے کھڑے رہے۔

جناب چیئرمین! کل جو دو چیزیں بڑھائی ہیں بلکہ تیسری بھی ہے Moody'sوالی اس کو میں اس وقت touch کرتا ہوں۔ دو چیزیں ہوئی ہیں۔ ایک جس طرح آپ نے کہا کہ پٹرول کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں۔ انہوں نے عوام پر بم مار دیا ہے۔ پٹرول 30روپے اور ڈیزل 24روپے بڑھا دیا۔ Powerکے base rate کو 47%بڑھا دیا۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ چیزیں ہم IMFکی شرائط کی وجہ سے کر رہے ہیں۔ اگر یہ کر رہے ہیں تو کیوں کر رہے ہیں؟ میں PTIکی فلاسفی آپ کو

بتاتا ہوں۔ PTI کی فلاسفی یہ تھی کہ ہم نے آدمی پر بوجھ نہیں ڈالنا۔ آغا صاحب نے بڑے اچھے طریقے سے اس کو describe کر دیا ہے کہ ہم نے 466 billion ایک طرف رکھا اور پھر ہم نے یہ کہا کہ ہم آگے جا کر جون سے پہلے پہلے ہم روس کے پاس گئے تھے۔ ہم روس کے ساتھ معاہدہ کرتے اور ان سے ہم سستا تیل لیتے۔ اس کے بعد ہم targeted subsidies پر جاتے۔ چھوٹے لوگوں کو ہم protect کرتے اور پھر ایک بڑی بات میں آپ کو اس ہاؤس کے فلور پر بتانا چاہتا ہوں کہ ہم جو ڈیزل استعمال کرتے ہیں اس کی 60 فیصد ہماری مقامی refineries بناتی ہیں۔ ان کے margin ہم نے 14 روپے فی لیٹر رکھے تھے جو کہ اپریل اور مئی میں جا کر 70 روپے فی لیٹر ہو گئے ہیں۔ ان میں دو refineries تو ہماری اپنی ہیں۔ یہ ان کی نالائقی ہے کہ انہوں نے ابھی تک ادھر توجہ ہی نہیں دی۔ ہم ہوتے تو ہم جا کر ان کو ڈنڈے مارتے اور یہ margin کم کرتے اور اس پر لوگوں کو relief دیتے۔

جناب چیئرمین! میں آگے چلتا ہوں۔ تو یہ اب جو ہو رہا ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ commodity super cycle جو ہے وہ ہم ساروں کو affect کر رہا ہے۔ ہمیں بھی معلوم تھا۔ Prime Minister نے پچھلی مرتبہ decide کیا تھا کہ ہم لوگوں پر بوجھ نہیں ڈالیں گے۔ انہوں نے rate freeze کر دیے۔ دس دس روپے انہوں نے مزید کم کر دیے۔ Power tariff پانچ روپے کم کر دیا۔ ہم نے کہا کہ ہم اس پر تین چار مہینے بعد سوچیں گے۔ لیکن انہوں نے آتے ہی کیونکہ ان کو سمجھ نہیں لگ رہی تھی کہ وہ پیسے کدھر اور کیسے پڑے ہیں۔ اسی میں انہوں نے دیر لگائی اور IMF نے ان کو ڈھنڈے مارنے شروع کر دیے۔ جناب چیئرمین! میرا مطلب یہ ہے کہ جب تک یہ عوامی مفاد کے لیے کھڑے نہیں ہوں گے۔ جس طرح ہم کھڑے ہوئے تھے۔ سارے ادارے ان کو ڈھنڈا ماریں گے۔ اگر آپ دیکھیں تو پچھلے پانچ دنوں میں پٹرول کی قیمت 60 روپے بڑھ گئی ہے۔ ڈیزل 55 روپے بڑھ گیا ہے۔ 47% Electricity Charges بڑھ گئی ہیں۔ اگر edible oil دیکھا جائے تو 200 روپے فی کلو اس کا بھی ریٹ بڑھ گیا ہے۔ یہ ہمیں کہہ رہے ہیں کہ آپ معیشت کو بالکل ٹوٹا ہوا چھوڑ کر گئے تھے۔ یہ ان کے اپنے نمبرز ہیں۔ 31 مارچ کے جو ان کے نمبرز ہیں وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ ہماری GDP Growth دو سال میں ساڑھے پانچ فیصد سے زیادہ ہوئی ہے۔ ان کو پتا ہے کیونکہ یہ record exports ہیں۔ Record Revenues

Agriculture production 4.4 one ہیں اور ہماری جو and remittances industrial اس کے بعد ہماری جو of the highest in the last 10 years. at 7.2% one of the highest, LSM at 10.5 is ہیں production services sectors 6.2 is one of اس کے بعد one of the highest. the highest. تو یہ سارا ہم چھوڑ کر گئے ہیں۔ انہوں نے اس پر دستخط کیے ہیں۔ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ہم ٹوٹی ہوئی economy چھوڑ کر گئے ہیں۔

نہیں لے decision میں ہیں۔ جب سے یہ آئے ہیں یہ tailspin اس وقت یہ رہے۔ ان میں سے کوئی لندن بیٹھا ہے، کوئی ادھر بیٹھا ہے، اس کی وجہ سے عام آدمی پِس رہا ہے۔ کی کچھ سمجھ economy ان کو Sir, I have to take a couple of minutes. نہیں آ رہی۔ میں ایک معتبر شخصیت کے پاس گیا تھا، میں نے ان کو مارچ کے بیچ میں کہا تھا کہ یہ چاہیے۔ آپ continuity بڑھ رہی ہے، اچھی ہو رہی ہے لیکن economy بالکل صحیح ثابت ہوئی prophecy نہیں دیں گے تو یہ بکھر جائے گی۔ میری وہ continuity ہے۔ You will see that the economy is in a tailspin now.

جناب چیئرمین: شکریہ جناب۔ وقت ہو گیا ہے۔

سینیٹر شوکت فیاض احمد ترین: نہیں جناب۔ میں آپ سے ایک آدھا منٹ لیتا ہوں۔ یہ کیا بات ہے؟

I am speaking on behalf of the Leader of the Opposition.

Mr. Chairman: Ok, then Leader of the Opposition is not going to speak.

سینیٹر شوکت فیاض احمد ترین: اس وقت آپ کی economy, tailspin میں ہے۔ عام آدمی کو آپ prices کے ذریعے crush کر رہے ہیں اور اب hyper inflation شروع ہونے والی ہے۔ میرا اس وقت آپ کے اور قوم کے ذریعے حکومتِ وقت سے مطالبہ ہے کہ وہ استعفیٰ دیں اور الیکشن کروائیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ مشتاق صاحب کی باری ہے۔ آپ براہ کرم تشریف رکھیں۔ لیڈر آف دی اپوزیشن بات کرنا چاہتے ہیں۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب چیئرمین! میں کوئی لمبی تقریر نہیں کروں گا، صرف دو باتیں کرنا چاہ رہا ہوں۔ ابھی انہوں نے ایک observation دی جب شوکت ترین صاحب بات کر رہے تھے، انہوں نے کہا کہ ان کا ہاتھ جیب میں ہے۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ان کا ہاتھ تو اپنی جیب میں ہے[***]1۔

جناب چیئرمین: ہاؤس کے لیے یہ میں نے کہا ہے، کسی اور نے نہیں کہا۔ ڈاکٹر صاحب! یہ میں نے کہا ہے۔ یہ میں نے کہا ہے اور یہ ہاؤس میں ہونا بھی نہیں چاہیے۔ ان الفاظ کو expunge کر دیا جائے۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: [***]2 وہ تو expunge نہیں ہو سکتا، وہ تو نظر آ رہا ہے۔

Mr. Chairman: This is expunged, sir.

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: نمبر دو، پوری قوم کی جانب سے میں یہاں سے ایک مطالبہ رکھتا ہوں۔ یہ کہتے ہیں کہ مشکل وقت ہے، یہ کہتے ہیں کہ سخت وقت ہے تو آج ابھی یہاں پر منسٹر کھڑا ہو کر یہ فیصلہ کرے، یہ announce کرے کہ آج سے تمام منسٹرز، تمام سرکاری مشینری کوئی free کا پٹرول نہیں لے گی، اپنی جیب سے پٹرول ڈالیں گے۔ کوئی free کے دورے نہیں ہوں۔ اپنے اخراجات کو cut کریں گے، کوئی عیاشی نہیں ہوگی، کوئی اپنے خاندانوں کو لے کر دنیا کی picnic پر نہیں جائیں گے۔ یہ آئے تھے 70 روپے کا پٹرول کرنے، 210 روپے کا کر دیا۔ یہ آئے تھے 10 روپے کی بجلی کرنے کو، 28 روپے کی کر دی۔ یہ آئے تھے 100 روپے کا ڈالر کرنے کو، 200 روپے کا ڈالر کر دیا۔ ابھی پٹرول کی بات ہو رہی ہے، بجلی کدھر گئی جناب۔ بجلی جو تاروں میں دوڑتی تھی، وہ انہوں نے بلوں میں بھر دی ہے۔ بجلی صرف بلوں میں آتی ہے۔ یہ غلامی نامنظور۔ یہ غلامی کا شاخسانہ ہے۔ یہ ان زنجیروں کا شاخسانہ ہے، یہ IMF کا شاخسانہ ہے۔ ہم بھرپور احتجاج کرتے ہیں۔ ہم پٹرول میں اضافے کو نہیں مانتے۔

[1] *[Words expunged as ordered by the Chairman.]*

[2] *[Expunged as ordered by the Chairman.]*

جناب چیئرمین: آپ اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ اپنی نشستوں سے احتجاج کریں۔ محترم لیڈر آف دی ہاؤس۔ آپ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ ڈاکٹر زرقا صاحبہ! مہربانی کرکے اپنی نشستوں کی طرف چلیں۔ ڈاکٹر زرقا صاحبہ! اس side پر ہو جائیں۔

(اس موقع پر اپوزیشن اراکین نے اپنی نشستوں سے اٹھ کر ڈائیس کے سامنے احتجاج کرنا شروع کر دیا)

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: اگر ان کا پاکستانی عوام سے محبت کا یہ معیار ہے تو عوام انہیں دیکھ رہے ہیں۔ عوام یہ دیکھ رہے ہیں کہ یہ کیا کر رہے ہیں۔ یہ discussion کے لیے بیٹھنے کی بجائے، ایوان کی کارروائی میں رکاوٹ ڈال رہے ہیں۔ یہ خود تو سرکاری ہیلی کاپٹر استعمال کرتے ہیں جبکہ دوسروں کو بھاشن دیتے ہیں۔

(اس موقع پر اپوزیشن اراکین نعرے بلند کرتے رہے)

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحبہ! اس side پر آ جائیں۔ جی مشتاق صاحب۔ ڈاکٹر صاحب! اپنے لوگوں کو کہیں اس طرف آ جائیں۔ فیصل اپنی نشست پر چلیں۔ جی مشتاق صاحب! بولیں۔

سینیٹر مشتاق احمد: یہ کون سا طریقہ ہے؟ یہ کون سی اپوزیشن ہے؟ آپ ہمیں بات کرنے کا موقع دیں۔ خود بات کرکے دوسروں کو بات کرنے کا موقع نہیں دیتے۔ یہ غلط بات ہے۔

جناب چیئرمین: مشتاق صاحب! آپ بات کریں۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! ان کو بٹھائیں۔

جناب چیئرمین: تمام اراکین مہربانی کرکے اپنی نشستوں پر چلیں۔ لیڈر آف دی اپوزیشن! پلیز اپنے اراکین کو سمجھائیں۔ یہ فیصل صاحب کو باہر نکالیں۔ فیصل صاحب! پلیز اپنی نشستوں پر جا کر احتجاج کریں۔ ڈاکٹر شہزاد وسیم، شبلی صاحب! آپ اپنی نشستوں پر چلیں۔ فیصل! میں اراکین کو suspend کرنے لگا ہوں، میں پھر آج آپ کو بتادوں۔ اپنی نشستوں پر چلیں۔ فیصل! میری بات سنیں، میں آج ممبرز کو suspend کروں گا۔ پلیز! اپنی نشستوں پر چلیں۔ شبلی صاحب! اپنے لوگوں کو پلیز سمجھائیں، میں نے suspend کر دینا ہے۔ ڈاکٹر شہزاد وسیم صاحب! میں نے آپ کے بندے اب suspend کر دینے ہیں، میں بتادوں آج۔ ڈاکٹر صاحب! ایک بات غور سے سن لیں، آپ کا کوئی ممبر line cross کرے گا، میں نے اسے suspend کر دینا ہے۔ ڈاکٹر صاحب! ایسے نہیں چلے گا، میں آج آپ کو بتادوں۔ آپ لیڈر آف دی اپوزیشن ہیں، آپ کی ذمہ

داری ہے۔ ادھر line cross نہ کریں، پلیز اِس side پر رہیں۔ جس نے احتجاج کرنا ہے، اپنے نشستوں پر کریں۔ شبلی صاحب! میں نے membership suspend کر دینی ہے، میں بتادوں، کر دوں گا۔ آج آپ دیکھیں گے بھی کہ میں کر دوں گا۔ فیصل صاحب! تشریف رکھیں۔ آئندہ اگر آپ نے نعرے لگائے، میں بتادوں، میں membership, ECP تک خود لے کر جاؤں گا اور آپ کو نکال کر رہوں گا، یہ میں بتادوں۔

بہرہ مند تنگی صاحب آپ بھی اس بات کو note کرلیں۔ ابھی تک آپ نے میرا غصہ نہیں دیکھا ہے، براہ مہربانی تشریف رکھیں۔ اب درمیان میں کوئی بھی شور نہیں کرے گا۔ جی قائد ایوان۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ (قائد ایوان و وزیر قانون): جناب والا! میں بہت دکھ اور افسوس سے کہنا چاہتا ہوں کہ اگر اپوزیشن کا رویہ یہی ہے کہ انہیں صرف اور صرف اپنی حکومت میں interest ہے کہ وہ کب واپس آسکتی ہے جس کا اب امکان نہیں ہے تو اس طرح نہ یہ ایوان چلے گا اور نہ یہ ملک چلے گا۔ آج صبح ہم نے طے کیا، یہ ایک پارلیمانی روایت ہے کہ.. Leader of the House

(Interruption)

جناب چیئرمین: آغا صاحب! Leader of the House کھڑے ہیں، انہیں سن لیں، آپ تو senior ہیں، آپ ایسا نہ کریں۔ جی۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: سارا ملک اپوزیشن کی سنجیدگی کو دیکھ رہا ہے، حکومتی اراکین تو بیٹھے ہوئے ہیں، ان کے پاس تو ایوان چلانے کے لیے quorum نہیں ہے، یہ کس منہ سے احتجاج کر رہے ہیں، یہ بارہ آدمی اس نظام کو چلائیں گے؟ آج صبح یہ بات طے ہوئی کہ واقعی یہ قومی issue ہے، ہم آپ کی تجاویز سننا چاہتے ہیں، ہمیں way forward چاہیے، ہم آپ کو آوازیں دیتے رہے کہ آئیں، بیٹھیں۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ سن لیں پھر اپنے وقت پر بات کرلیں، میری اتنی گزارش ہے۔ آپ ماشاءاللہ سارے PTI کے leaders ہیں، ایک leader بنے اور بات کرے۔ جی۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب والا! میری صرف ایک گزارش ہو گی مشتاق صاحب میرے لیے بہت محترم ہیں، وہ بات کریں، میں نے وزیر مملکت برائے خزانہ سے گزارش کی ہے وہ اس کے لیے ہی آئی ہیں، وہ تازہ ترین صورت حال پر حکومتی موقف دیں گی۔ ہم عوام میں سے ہیں اور عوام میں رہیں گے۔ عوام کو جس کام سے تکلیف ہے تو اس پر ہمارے دل بھی دکھتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آغا صاحب! براہ مہربانی تشریف رکھیں، میری گزارش ہے کہ آپ ایوان کو چلانے میں میری معاونت کریں، اُلٹا آپ یہ کر رہے ہیں۔ جی مشتاق صاحب۔

Senator Mushtaq Ahmed

سینیٹر مشتاق احمد: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ شکریہ، جناب چیئرمین! پڑول کی قیمت میں تیس روپے کا اضافہ کیا گیا۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: شبلی صاحب! آپ لوگ کیوں interfere کرتے ہیں؟ ان لوگوں کو چھوڑیں وہ اپنی تقاریر کر رہے ہیں، دراصل آپ اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں۔ جی۔

سینیٹر مشتاق احمد: پڑول کی قیمت Rs. 209.86 اور ڈیزل کی قیمت میں تیس روپے لیٹر اضافہ ہوا اور یہ Rs. 204.15 ہو گیا ہے۔ پیٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں ایک ہفتے کے دوران دو مرتبہ اضافہ کیا گیا اور یہ ساٹھ روپے بنتا ہے۔ بجلی کی قیمت میں ایک ہفتے کے دوران دو مرتبہ اضافہ کیا گیا اور یہ اضافہ دس روپے سے زیادہ ہے۔ بجلی Rs. 16.91 per unit سے بڑھ کر basic tariff Rs. 24.82 per unit ہو گیا ہے۔ Cooking oil کی قیمت میں Rs. 213 per kg کا اضافہ کیا گیا، گھی کی فی کلو قیمت میں Rs. 208 کا اضافہ کیا۔ اس وقت Consumer Price Index پاکستان کی تاریخ کے کئی سالوں کا بلند ترین شرح پر ہے۔ جناب چیئرمین! پڑول، ڈیزل، بجلی اور مہنگائی کا بم، یہ عوام کے ساتھ ظلم ہے، بے رحمی ہے، سنگدلی ہے، معاشی دہشت گردی ہے، معاشی قتل عام ہے اور ہم موجودہ PDM حکومت کی اس عوام دشمن policy کی شدید مذمت کرتے ہیں، اسے مسترد کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین ! حکومت کہتی ہے کہ ہمارے پاس زہر کھانے کے پیسے نہیں ہیں، کاش انہیں صرف زہر کھانے کے پیسے مل جائیں تو عوام کو ان سے نجات مل جائے۔ ان کے پاس زہر کھانے کے پیسے نہیں ہیں لیکن بیرونِ ملک دورے ہو رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ زہر کھانے کے پیسے نہیں لیکن ایک درجن اخبارات میں آدھے صفحے کے اشتہارات دے رہے ہیں، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان اخبارات میں جو ذاتی تشہیر کے اشتہارات دے رہے ہیں یہ آپ کے باپ کا پیسا ہے یا قوم کا پیسا ہے؟ جناب چیئرمین ! وزیراعظم کہتے تھے کہ اگر میں نے مہنگائی ختم نہیں کی اور ارزانی نہ لایا تو میں اپنے کپڑے بیچوں گا، میں وزیراعظم سے کہتا ہوں کہ وزیراعظم صاحب اگر یہ صورت حال رہی تو کپڑے بیچنے کی ضرورت نہیں پڑے گی، لوگ خود آ کر تمہارے کپڑے نوچیں گے۔ جناب چیئرمین ! پٹرول، ڈیزل اور بجلی کی قیمتوں کے ساتھ چار سو اشیاء کی قیمتیں جڑی ہوئی ہیں جو غریب عوام استعمال کر رہے ہیں۔ اس کی وجہ سے آج مہنگائی کا ایک سیلاب اور طوفان ہے، عوام تکلیف میں ہیں۔ انہوں نے ملک کی خود مختاری کو IMF کے پاس گروی رکھ دیا کہ IMF کے احکامات کی وجہ سے انہوں نے subsidy ختم کی ہے، IMF کے پاس پاکستان کی آزادی کو گروی رکھ دیا گیا ہے۔ آج IMF کے لیے یہ پاکستان کے عوام کو نچوڑ رہے ہیں اور عوام پر مہنگائی، بجلی، پٹرول اور ڈیزل کے بم گرا رہے ہیں۔

جناب والا ! مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ حکومت اپنی مراعات ختم نہیں کر رہی، اپنا protocol culture ختم نہیں کر رہی، corruption پر ہاتھ نہیں ڈال رہی اور سارا بوجھ عوام پر منتقل کر رہی ہے۔ ایک طرف یہ صورت حال ہے تو دوسری طرف ہمارے judges, ہمارے generals, ہمارے MPAs, ہمارے MNAs, ہمارے Senators, ہمارے حکومتی وزراء خواہ وہ صوبوں میں ہیں یا وفاق میں ہیں، یہ سارے بڑے پیمانے پر مفت پیٹرول استعمال کر رہے ہیں، سرکاری خزانے اور قوم کے پیسے سے عیاشیاں کر رہے ہیں۔ اس لیے اگر آپ قوم پر بوجھ ڈال رہے ہیں، قوم پر مہنگائی کا بم گرا رہے ہیں تو elite طبقہ، اشرافیہ کے نام پر جو بدمعاشیہ ہے ان پر بھی بوجھ ڈالیں۔ جناب والا ! اگر حکومت میں انقلابیت ہے، حکومت میں عوام کے لیے اخلاص ہے تو چھ مہینوں کے لیے سرکاری گاڑیوں کے استعمال پر پابندی لگا دیں، لوگ دفاتر پیدل آئیں، لوگ سائیکلوں پر دفاتر آئیں اور کوئی چیئرمین، کوئی جج، کوئی parliamentarian, کوئی وزیر سرکاری گاڑی اور سرکاری پیٹرول استعمال نہ کرے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: براہ مہربانی، میری آپ لوگوں سے بھی گزارش ہے کہ ماحول کو خراب نہ کریں۔ جی۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب والا! یہ کہتے ہیں کہ گزشتہ حکومت نے یہ معاہدے کیے ہیں، ٹھیک ہے کہ یہ معاہدے کیے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ گزشتہ حکومت نے معیشت کی بینڈ بجادی، ٹھیک ہے کہ گزشتہ حکومت نے معیشت کو ٹھیک نہیں کیا اس کا بیڑا غرق کر دیا لیکن اگر آپ کو یہ سب کچھ معلوم تھا تو آپ نے حکومت کیوں لی؟ آپ کیوں حکومت میں آئے؟ اگر آپ بجلی، پٹرول اور ڈیزل کو سستا نہیں کر سکتے، آپ مہنگائی کو ختم نہیں کر سکتے تو آپ کو کس نے کہا تھا کہ پنگا لیں؟ آپ کو کس نے کہا تھا کہ حکومت لیں؟ جناب والا! اب ایسے کام نہیں چلے گا، بہانوں سے کام نہیں چلے گا، قوم غصے میں ہے، قوم کی آنکھوں میں خون اتر آیا ہے۔ یہ ایک طرف اشرافیہ کی، وزراء کی عیاشیاں دیکھ رہے ہیں، protocol culture دیکھ رہے ہیں، بیرونی دورے دیکھ رہے ہیں، ایک ایک صفحے کے اشتہارات دیکھ رہے ہیں تو دوسری طرف بجلی نہیں ہے، پیٹرول اور ڈیزل کی وجہ سے مہنگائی کا ایک طوفان ہے، عوام غیظ و غضب کا شکار ہیں۔ اس دن سے ڈریں جب یہ بھوکے، ننگے، مہنگائی کے مارے عوام تمہارے محلات کا رخ کریں گے، تمہیں محلات کے اندر بھی پناہ نہیں ملے گی۔

جناب چیئرمین: جی شکریہ، معزز وزیر مملکت برائے خزانہ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: وزیر صاحبہ کھڑی ہیں، براہ مہربانی تشریف رکھیں۔ آپ کو تقریر کا موقع دیں گے، اس طرح نہیں ہو گا۔ ڈاکٹر صاحب! براہ مہربانی اپنی نشستوں پر بیٹھ جائیں۔ جی وزیر صاحبہ۔

ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا (وزیر مملکت برائے خزانہ): بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ جناب چیئرمین!۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ کی باری اس کے بعد ہے۔ جی وزیر صاحبہ۔

Dr. Aisha Ghaus Pasha, MoS for Finance and Revenue

ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا: جناب چیئرمین! یہ بہت اہم معاملہ ہے، پورے پاکستان کو involve کر رہا ہے۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرنی چاہتی ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔

میں کچھ وضاحتیں کرنا چاہتی ہوں۔ میں سب سے پہلے اس سے بات شروع کروں گی کہ کل ہی کی بات ہے ہم اسی ایوان میں بات کر رہے تھے اور ہم دو چیزوں کو emphasize کر رہے تھے۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: تشریف رکھیں۔ڈاکٹر صاحب! آئندہ commitment نہیں چلے گی، جی منسٹر صاحبہ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: اس طرح ٹھیک نہیں ہے۔ پلیز آپ سنیں اور پھر اپنی باری پر بولیں۔

(مداخلت)

ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا: میں آپ کو یاد دہانی کروا رہی تھی کہ اس فلور پر کل ہی economy پر بات ہو رہی تھی۔ کل ہی اس طرف سے یہ بات آ رہی تھی کہ۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: معزز اراکین: اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا: کتنا crisis کا عالم ہے، کل ہی یہ بات کی جا رہی تھی کہ اس حکومت کو بلا تاخیر سخت اور important decisions لے لینے چاہییں، کل ہی اس طرف سے یہ بات بھی آ رہی تھی کہ ہم IMF کے بغیر آگے بڑھ ہی نہیں سکتے اور ہمارے پاس کوئی choice ہی نہیں ہے، IMF کو engage کئے بغیر اس کے پروگرام لائے بغیر ہم economy کو crisis سے نکال ہی نہیں سکتے۔ کل ہی اس طرف سے یہ بات ہو رہی تھی کہ جب تک ہم economy کو اوپر لے کر نہیں آئیں گے اس ملک کے حالات برے ہوتے جائیں گے اور آج آپ دیکھیں کہ ہم نے تو بالکل 180 degree کا angle بدل لیا، جو کل کہہ رہے تھے آج بالکل اس کے الٹ کہہ رہے ہیں۔

(مداخلت)

ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا: میری معزز سینیٹرز سے یہ گزارش ہے کہ ایک دن میں ایسا کیا ہو گیا کہ سب کچھ پلٹ گیا، ایک دن میں stand کیوں بدلا، آپ کے Former Finance Minister کی جو باتیں تھیں ہم آج اسی پر act کرتے ہوئے نظر آ رہے ہیں اور آج وہی ہمیں کھڑے ہو کر کہہ رہے ہیں کہ ہم نے کچھ غلط کر دیا۔ میں کل سے یہ بات آپ سے کہہ رہی ہوں کہ economy پر politics نہ کریں اور آج کیا ہو رہا ہے؟ کیا یہ economy پر politics ہو رہی ہے یا نہیں ہو رہی۔ میں ایک ایک سینیٹر سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: تشریف رکھیں، آپ لوگ کیوں اس ایوان بالا کی عزت نہیں رکھ رہے، میں آج آپ لوگوں کو بتا رہا ہوں کہ اس چیز سے آپ کا نام بڑھے گا نہیں۔ آپ لوگ اپنی turn پر بولیں، آپ کو ٹائم دیں گے ابھی تو آپ کے اپوزیشن ممبرز نے بات کی ہے۔ اس لیے آپ لوگ مہربانی کریں، ابھی یہ بول رہی ہیں ان کے بعد آپ کو ٹائم دیتے ہیں، تشریف رکھیں، جی۔

ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا: جناب چیئرمین! میں آپ سے یہ گزارش کر رہی تھی کہ کل ہی باتیں ہو رہی تھیں کہ economy کو بہتر کرنے کے لیے جو structural reforms چاہییں وہ مشکل reforms ہیں اور اگر ہم اس پر politics نہیں کریں گے تو ملک کو structurally reform کر پائیں گے، یہ بات کل ہی ہو رہی تھی۔ دیکھیں ہمیں آج اس کا demonstration effect نظر آ رہا ہے، آج پھر اپنی political gains کے لیے economy کو داؤ پر لگایا جا رہا ہے، آج پھر اپنی political point scoring کے لیے ملک کو غلط سمت میں دھکیلا جا رہا ہے اور پاکستانیوں کو misinform کیا جا رہا ہے، آپ صرف اس لیے ان کو غلط information دے رہے ہیں کہ آپ نے point scoring کرنی ہے۔

(مداخلت)

ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا: چیئرمین صاحب! میں کچھ final facts بتاؤں گی، کچھ حقیقتیں بتاؤں گی، دیکھیں کل تو اسی side سے کہا تھا کہ IMF programme دوبارہ revive کیا جائے ہم ان کے بغیر نہیں چل سکتے تو یہ IMF program کس نے طے کیا تھا، یہ پچھلی حکومت

نے طے کیا تھا اور میں آپ کو درجہ بدرجہ بتاؤں گی کہ مارچ 2022 تک کیا کیا ہو جانا چاہیے تھا۔ ان کے حساب سے جو agreement انہوں نے sign کیا تھا، ان کی IMF کے ساتھ understanding تھی جس میں یہ شامل تھا کہ petroleum levy four rupees per month کے حساب سے thirty rupees per litre تک پہنچ جائے گی، کیا ہم نے پہنچائی؟ نہیں۔ ہم نے تو نہیں پہنچائی، ہم نے تو ابھی تک ایک روپیا بھی petroleum levy کے مد میں نہیں لگایا، ہم نے صرف کیا کیا ہے کہ جو cost of product تھی اسی کو pass on کیا ہے یعنی deficit کم کرنے کی کوشش کی ہے، مزید revenue mobilize نہیں کیا، کوئی ٹیکس نہیں لگائے، صرف قیمت خرید کو pass on کیا ہے۔ یہ تو ٹیکس لگانے کا وعدہ کر کے آگئے تھے، دوسرا three electricity tariff rupees per kilowatt hour بڑھانے کو sign کر کے آگئے تھے اس کے علاوہ ایک چھ، سات سیریز میں اور بتا سکتی ہوں جو یہ agree کر کے آئے تھے میں بالکل clearly کہہ رہی ہوں کہ یہ agree کر کے آئے تھے پھر agree کرنے کے بعد انہوں نے یہ کیا کر دیا۔ انہوں نے آنے کے ساتھ ہی کیونکہ یہ دیکھ رہے تھے کہ ان کی حکومت جا رہی ہے، انہوں نے اس کے بالکل الٹ کر دیا، کیوں؟ انہوں نے پٹرولیم پر subsidy دے دی، انہوں نے amnesties دے دیں جو کہ یہ کہتے تھے کہ کبھی نہیں دیں گے، انہوں نے بجٹ میں جو increases تھے وہ سب ختم کر دیے، ان کو پتا تھا کہ یہ IMF کے لیے acceptable نہیں ہے۔ ہم جب IMF کے پاس گئے ہیں تو ہمیں ان کے wrong actions کا خمیازہ بھگتنا پڑا ہے۔ جناب چیئرمین! اس کے باوجود ہم کھڑے رہے، ہم نے۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: زرقا صاحبہ! اپنی نشست پر چلی جائیں، شاباش اپنی نشست پر چلی جائیں، پلیز۔ جی۔

ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا: میں آپ سے یہ گزارش کر رہی ہوں کہ ہم کھڑے رہے، ہم نے ابھی تک کوئی ٹیکس نہیں لگایا، ہم نے تو صرف ان کو خرید دی ہے، میری گزارش ہے کہ یہ غریب عوام پر رحم کریں۔ یہاں کون کون کھڑا ہے جو غریب ہے، یہ ٹیکس غریبوں پر نہیں لگائے، یہ جو قوت

خرید ہم واپس مانگ رہے ہیں یہ ہم امیروں سے مانگ رہے ہیں۔ میں آپ کو دو، تین چیزیں دوں گی جس سے اپنی بات واضح کروں گی۔ 80 فیصد پٹرولیم امیر طبقہ استعمال کرتا ہے، یہ جو general subsidy ہے یہ غریب نہیں لے رہے ہیں، وہ 80 فیصد امیر لے رہے ہیں، تارڑ صاحب لے رہے ہیں، آپ لے رہے ہیں، میں لے رہی ہوں اور یہاں پر جو بھی بیٹھے ہوئے ہیں یہ سب avail کر رہے ہیں۔ ان کا احتجاج یہ ہے کہ ہماری گورنمنٹ سے قرضہ لے کر ہمیں سہولت دو، ہمارے لیے آسانیاں پیدا کر دو، ہمارے لیے موٹر گاڑیاں چلانا سستا کر دو، یہ احتجاج ہے، کیوں؟ کیونکہ غریب کو تو ہم نے بچا ہی لیا ہے، ہم نے ایک targeted subsidy کا پروگرام بنایا ہے جس کے تحت ہم 2 ہزار روپے ماہانہ کے اعتبار سے غریبوں کو دے رہے ہیں basically وہ 14 ملین گھرانے ہیں جن کو ہم وہ 2 ہزار روپے دیں گے تاکہ اگر پٹرولیم کا کوئی اثر ان پر پڑتا ہے تو وہ اس کو finance کر سکیں۔ اگر inflation سے عام اشیاء کی قیمتوں میں فرق پڑتا ہے تو ان کو income supplementation ملے اور یہ ہم قسطوں میں دے رہے ہیں۔ جناب چیئرمین! 14 ملین لوگوں کو یہ 2 ہزار روپے دے رہے ہیں یعنی 84 ملین غریب لوگوں میں سے 14 ملین households کو یہ subsidy دے دی۔ ہم نے ان سے یہ کہا ہے کہ جس کی بھی income 40 thousand per month سے کم کی ہے وہ 786 پر فون کریں اور ہمیں بتائیں کہ ہماری آمدنی 40 ہزار سے کم ہے تو ہم ان کو وہ subsidy دے دیں گے، وہ subsidy نہ صرف یہ کہ ان کے پٹرول کو cover up کر لے گی بلکہ اگر کچھ اشیاء خورونوش کی قیمتیں زیادہ ہوتی ہیں تو اسے بھی cover کر لے گی۔ Basically میری گزارش یہ ہے کہ غریب آدمی کا پیٹرولیم پر 5 فیصد expenditure ہوتا ہے۔ یہ ان کی subsidy withdraw ہوئی ہے جس پر یہ شور ہو رہا ہے، یہ غریب آدمی کی subsidy withdraw نہیں ہوئی ہے، ہم نے تو انہیں targeted subsidy دے دی ہے تو خدارا اپنی privileges کو خود کم کرنے کے لیے بات کریں، پاکستانیوں کو misguide مت کریں، اپنی politics چمکانے کے لیے economy کے ساتھ کھلواڑ نہ کریں، بس بہت ہو گیا۔ اب ہم نے بھی سخت ایکشن لینے ہیں، آپ پاکستانی ہیں آپ ہماری help کریں۔ میں کل آپ سے گزارش کر کے گئی ہوں۔

یہ economy بائیس کروڑ عوام کی دن اور رات خراب کر رہی ہے۔آپ ہمیں help کریں کہ ہم اسے کیسے بہتر کریں۔ہم کس طرح Charter of Economy بنائیں۔ہم آپ سے بھی مشورہ مانگتے ہیں۔ کس طرح اسے right footing پر ڈالیں، یہ بھی آپ سے پوچھنا چاہتے ہیں۔ ہماری مدد کیجئے۔ Politics مت کریں۔آپ کے اس رد عمل سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کا مقصد پاکستان کی economy کو ٹھیک کرنا نہیں ہے۔آپ کا مقصد حکومت چلانا اور power میں آنا ہے۔بس کریں۔22 کروڑ لوگوں پر رحم کریں۔ اپنی حکومت کے لئے غلط بیانیہ پر مت کھڑے ہوں۔بس میں یہی کہنا چاہتی ہوں، شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔جی سینیٹر سلیم مانڈوی والا۔سینیٹر فیصل جاوید آپ احتجاج کرتے رہیں۔میں آپ کو بعد میں موقع دوں گا۔

سینیٹر سلیم مانڈوی والا: شکریہ، جناب چیئرمین! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جس طرح ہم ان کی بات چپ کر کے سنتے ہیں، اسی طرح وہ بھی ہمیں سنیں۔

جناب چیئرمین: آپ بسم اللہ کریں۔On record آپ کی بات چل رہی ہے۔اذان ہو رہی ہے۔براہ مہربانی اس کا احترام کریں۔سواتی صاحب اذان کا احترام کریں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: میں رات تک بیٹھوں گا۔انہوں نے رات تک احتجاج جاری رکھنا ہے۔میں کہیں نہیں جاؤں گا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: احتجاج ضرور کریں لیکن اس کے لئے کوئی طریقہ کار بھی تو اپنائیں۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Yes, Chief Whip, Senator Saleem Mandiwalla.

سینیٹر سلیم مانڈوی والا: جناب! میری Leader of the Opposition سے یہی request ہے کہ ہم بڑے تحمل کے ساتھ ان کی باتیں سنتے ہیں۔

جناب چیئرمین: وہ سننے کی موڈ میں نہیں ہیں۔آپ اپنی تقریر کریں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم صاحب آپ لوگوں نے سینیٹر صاحب کو سننا ہے یا نہیں۔اچھا نہیں سننا ہے۔جی سینیٹر انجینئر رخسانہ زبیری۔

Senator Engineer Rukhsana Zuberi

سینیٹر انجینئر رخسانہ زبیری: شکریہ، جناب چیئرمین! یہ جو petroleum prices increase ہوئی ہیں، حقیقت یہی ہے کہ یہ ایک serious معاملہ ہے۔یہ international market کی price تھی۔اسے تین مہینے پہلے بڑھنا چاہیے تھا لیکن انہوں نے یہ دیکھ کر کہ ان کے خلاف no-confidence motion move ہوئی ہے، اسے suspend کیا۔اس سے public exchequer پر 120 ارب روپے کا اضافی بوجھ پڑا۔ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم کس طرح پٹرول کے استعمال کو کم کر سکتے ہیں۔کیسے ہم اپنے ملک کی حالت بہتر بنا سکتے ہیں۔بہت سارے ممالک نے یہ ساری چیزیں بہت پہلے کر لی تھیں اور ہم آج بھی وہ نہیں کر پا رہے ہیں حالانکہ وہ ہمارے اختیار میں ہیں۔ہم صرف شور شرابے میں لگے ہیں۔

(مداخلت)

سینیٹر انجینئر رخسانہ زبیری: بنیادی بات یہ ہے کہ پٹرول پر subsidy دی گئی تھی، یہی subsidy Mercedes and Range Rover والے کو بھی حاصل ہے اور اس subsidy سے عام لوگوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا۔

(مداخلت)

سینیٹر انجینئر رخسانہ زبیری: ہمیں subsidy انہیں دینی چاہیے جو both ends meet نہیں کر سکتے اور جو موٹر سائیکل اور رکشے پر سفر کرتے ہیں۔جس طرح ہم اپنی گاڑیاں استعمال کر رہے ہیں اور ادھر ادھر سفر کرتے ہیں اور جس طرح ہمارے ساتھ public transport کا کوئی نظام نہیں ہے، ہم اس کی وجہ سے odd and even numbers میں بھی نہیں گئے ہیں۔Morgan Stanley نے predict کی ہے کہ international market میں پٹرول فی بیرل 175 ڈالر سے 200 ڈالر تک پہنچ جائے گی۔ابھی ہم 200 روپے لیٹر کی بات کر رہے ہیں۔ہم 300 سے 350 روپے تک جانے والے ہیں۔اللہ نہ کرے وہ وقت آئے لہٰذا بہتر یہ ہے کہ ہم اپنے فضول اخراجات کم کریں۔ We should not be driving such big cars. We should not be wasting our money and

energy. ہمیں car pool پر جانا چاہیے۔ ہمیں اخراجات کم اور petrol کی saving زیادہ کرنی ہے۔ یہ saving ایسے ہو سکتی ہے کہ ہم بجلی ضائع نہ کریں۔ ابھی energy prices بھی بڑھیں گی اور اس سے ایک بار پھر سب پر اثر پڑے گا۔

So, what are we going to do? We must find a solution. This is not going to help. We have to serve our country.

لوگوں نے ہمیں یہاں بھیجا ہے۔

(مداخلت)

سینیٹر انجینئر رخسانہ زبیری: یہ وہ وقت ہے کہ ہم بیٹھ کر ان لوگوں کی مصیبتوں کا اندازہ لگائیں جن سے ہم indirect tax لیتے ہیں۔ Majority of tax امیروں اور industry سے نہیں مل رہا۔ یہ indirect taxation ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ جس آدمی کے پاس کھانے کے پیسے نہیں ہیں، اگر وہ کوئی چیز خریدتا ہے تو وہ بھی tax pay کرتا ہے۔ یہ ان کے لئے بہت مشکل condition ہے کیونکہ ان کے پاس basic necessities کے لئے پیسے نہیں ہیں۔

So, we have to find ways and means to serve our people, to give them direct subsidies and not for those who are driving their own personal cars. They should pay for it themselves, thank you.

جناب چیئرمین: نوابزادہ خالد خان مگسی، میر احسان ریکی اور عفت اورنگزیب صاحبہ ایوان میں موجود ہیں۔ ہم انہیں welcome کرتے ہیں۔ جی سینیٹر دنیش کمار۔

سینیٹر دنیش کمار: شکریہ، جناب چیئرمین! سینیٹر شہزاد وسیم صاحب براہ مہربانی ہمیں بھی سنیں۔

(مداخلت)

سینیٹر دنیش کمار: اپوزیشن والوں براہ مہربانی بیٹھ جاؤ۔ ہمیں بھی تو سنو۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: The House stands adjourned to meet again on Monday, the 6th June, 2022, at 4:00 p.m.

[The House was then adjourned to meet again on Monday, the 6th June, 2022, at 4:00 p.m.]

Index

Mr. Asad Mahmood 10, 25, 65, 76
Mr. Ehsaan-ur-Rehman Mazari 36, 57
Mr. Sajid Hussain Turi 4, 31, 70
Mr. Tariq Bashir Cheema 58, 59
Rana Tanveer Hussain..... 7, 15, 19, 49, 55
Senator Abida Muhammad Azeem 19, 77
Senator Bahramand Khan Tangi 10, 14, 64
Senator Dr. Zarqa Suharwardy Taimur..... 4
Senator Fawzia Arshad..... 7
Senator Hidayatullah Khan 48
Senator Irfan-ul-Haq Siddiqui 81
Senator Kamran Murtaza..... 55
Senator Mohsin Aziz 25
Senator Muhammad Tahir Bizinjo..... 78
Senator Mushtaq Ahmed.....36, 69, 75
Senator Sana Jamali 79, 80, 81
Senator Seemee Ezdi 56, 57, 59
Senator Walid Iqbal..... 79
Senator Zeeshan Khanzada.....31, 77, 78
جناب احسان الرحمٰن مزاری 46, 47
جناب مرتضیٰ جاوید عباسی..... 13, 14, 29, 30, 33, 34
ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا 96, 97, 98, 99
رانا تنویر حسین 8, 9, 17, 18, 22, 23, 24, 25, 35, 36
سینیٹر اعظم نذیر تارڑ 7, 82, 83, 85, 86, 88, 92, 93, 94
سینیٹر انجینئر رخسانہ زبیری..... 6, 18, 102, 103
سینیٹر بہرہ مند خان تنگی 11, 12, 13, 16
سینیٹر دنیش کمار 29, 30, 34, 47, 48, 103
سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم 3, 83, 91
سینیٹر ذیشان خانزادہ..... 33
سینیٹر رانا مقبول احمد..... 9
سینیٹر روبینہ خالد 34
سینیٹر زرقا سہروردی تیمور..... 4, 9
سینیٹر سلیم مانڈوی والا..... 101
سینیٹر شہادت اعوان 5, 6, 12
سینیٹر شوکت فیاض احمد ترین 88, 90
سینیٹر عابدہ محمد عظیم..... 22
سینیٹر عرفان الحق صدیقی..... 22

سینیٹر فدا محمد 8
سینیٹر قراۃ العین مری 17
سینیٹر کامل علی آغا 83, 85
سینیٹر کیشو بائی 24
سینیٹر محسن عزیز 25, 27, 28
سینیٹر محمد اعظم خان سواتی 5, 6, 13
سینیٹر مشتاق احمد 36, 45, 47, 92, 94, 96
سینیٹر نزہت صادق 29
سینیٹر نصیب اللہ بازئی 30
سینیٹر ہدایت اللہ خان 7